نقیض کو اصل قضیہ کے جزء ثانی کے ساتھ ملائیں گے اس سے بھی ایک نتیجہ نکلے گا، اور یہ نتیجہ پہلے والے نتیجے کے منافی ہوگا، پس اجتماع متنافیین لازم آیا اور اجتماع متنافیین محال ہے، اور مستلزم محال محال ہوتا ہے پس وہ نقیض یعنی دائمہ مطلقہ محال ہوگی، جب نقیض محال ہے تو عکس مطلقہ عامہ صادق ہوگا۔ تو جزء ثانی بھی ثابت ہوگئی۔

مثلًا كلما صدَقَ بالضرورةِ اوبالدوامِ كلُّ كاتبٍ متحركُ الاصابعِ مادامَ كاتبًالادائمًاصدَقَ في العكسِ بعضُ متحركِ الاصابعِ كاتبٌ بالفعلِ حينَ هو متحرّكُ الاصابعِ لادائمًا امَّاصدقُ الجزءِ الاوَّلِ فقد ظَهَرَ مماسبَقَ واماصدقُ الجزءِ الثانِي اى اللادوامِ ومعناه ليس بعضُ متحركِ الاصابعِ كاتباًبالفعلِ فلانه لو لم يصدُقْ لصدَقَ نقيضُه وهو قولنا كلُّ متحركِ الاصابعِ كاتبٌ دائمًا فنضُمُّه معَ الجزءِ الاولِ من الاصلِ ونقولُ كلُّ متحركِ الاصابعِ كاتبٌ دائمًاوكلُّ كاتبٍ متحركُ الاصابعِ مادامَ كاتبًا يُنتِجُ كلَّ متحرّكِ الاصابعِ متحركُ الاصابعِ دائمًا ثم نَضُمُّه مع الجزءِ الثانِي من الاصلِ ونقولُ كلُّ متحركِ الاصابعِ كاتبٌ دائمًا ولاشئَ من الكاتبِ بمتحركِ الاصابعِ بالفعلِ يُنتِجُ لاشئَ من متحركِ الاصابعِ بمتحركِ الاصابعِ بالفعلِ وهذا يُنَافِي النتيجةَ السابقةَ فيلزَمُ من صدقِ نقيضِ لادوامِ العكسِ اجتماعُ المتنافيينِ فيكون باطلًا فيكونُ اللادوامُ حقًا وهو المطلوبُ

ترجمہ:۔ مثلاً جب بھی صادق ہو بالضرورۃ یا بالدوام کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا لا دائما تو صدق ہوگا عکس میں بعض متحرک الاصابع کاتب بالفعل حین ہو کاتب لا دائما بہرحال جزء اول کا صادق آنا پس تحقیق ظاہر ہو چکا ہے ماقبل سے اور بہرحال جزء ثانی یعنی لا دوام کا صادق آنا اور اس کا معنی ہے لیس بعض متحرک الاصابع کاتبا بالفعل اس لیے کہ اگر وہ صادق نہ ہو تو اس کی نقیض صادق ہوگی اور وہ ہمارا قول کل متحرک الاصابع کاتب دائما ہے پس ہم اس کو ملائیں گے اصل قضیہ کی جزء اول کے ساتھ اور کہیں گے کل متحرک الاصابع کاتب دائما و کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا تو نتیجہ دے گا کل متحرک الاصابع متحرک الاصابع دائما پھر ہم اس کو ملائیں گے اصل قضیہ کی جزء ثانی کے ساتھ اور کہیں گے کل متحرک الاصابع کاتب دائما ولاشئی من الکاتب بمتحرک الاصابع بالفعل تو نتیجہ دے گا لاشئی من متحرک الاصابع بمتحرک الاصابع بالفعل اور یہ منافی ہے پچھلے نتیجے کے پس لازم آئیگا عکس کے لا دوام کی نقیض کے صادق آنے سے متنافیین کا اجتماع، پس یہ باطل ہوگا اور لا دوام حق ہوگا اور یہی مطلوب ہے

﴿تشریح﴾ مثلا الخ :۔ یہاں سے مثال سے اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ مشروطہ خاصہ کی مثال ہے بالضرورۃ کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا لا دائما اور عرفیہ خاصہ کی مثال ہے بالدوام کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا لا دائما، ان دونوں کا

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

عکس حینیہ مطلقہ لا دائمہ آتا ہے یعنی بعض متحرک الاصابع کاتب بالفعل حین ہو متحرک الاصابع لا دائما، اس کی جزءاول کا صادق آنا تو ماقبل کے اسباق سے ظاہر ہو چکا ہے اس لیے کہ معلوم ہو چکا ہے کہ مشروطہ عامہ اور عرفیہ عامہ کا عکس حینیہ مطلقہ آتا ہے۔ جزء ثانی یعنی لا دائما سے جس کیطرف اشارہ ہے وہ یہ ہے لیس بعض متحرک الاصابع کاتبا بالفعل اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر یہ صادق نہ ہو تو اس کی نقیض دائمہ مطلقہ صادق ہوگی اور وہ یہ ہے کل متحرک الاصابع کاتب دائما۔ اب اس نقیض کو ہم اصل قضیہ کے جزءاول کے ساتھ ملائیں گے اور یوں کہیں گے کل متحرک الاصابع کاتب دائما وکل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا تو نتیجہ ہوگا کل متحرک الاصابع متحرک الاصابع دائما۔ اب ہم نقیض کو اصل قضیہ کے جزو ثانی کے ساتھ ملائیں گے، جزءثانی وہ ہے جس کی طرف لا دائما سے اشارہ ہے اور وہ یہ ہے لاشئی من الکاتب بمتحرک الاصابع بالفعل اب ہم نقیض کو اصل قضیہ کی اس جزءثانی کے ساتھ ملائیں گے اور یہ کہیں گے کل متحرک الاصابع کاتب دائما ولاشئی من الکاتب بمتحرک الاصابع بالفعل تو نتیجہ ہوگا لاشئی من متحرک الاصابع بمتحرک الاصابع بالفعل، یہ نتیجہ پچھلے نتیجہ کے منافی ہے اور اجتماع متنافیین محال ہے اور مستلزم محال محال ہوتا ہے لہذا نقیض دائمہ مطلقہ محال ہوگی جب نقیض محال ہے تو مطلقہ عامہ حق ہوگا اور یہی مطلوب ہے۔

متن : والوقتيانِ والوجوديتانِ والمطلقةُ العامةُ مطلقةً عامةً ولاعكسَ للممكنتينِ

اور وقتیہ مطلقہ، وقتیہ منتشرہ اور وجودیہ لا دائمہ وجودیہ لاضروریہ اور مطلقہ عامہ کا عکس مطلقہ عامہ آتا ہے اور ممکنہ عامہ اور ممکنہ خاصہ کا کوئی عکس نہیں آتا

قوله والوقتيانِ والوجوديتانِ والمطلقةُ العامةُ مطلقةً عامةً اى القضايا الخمسُ ينعكِسُ كلُّ واحدٍ منهاالى المطلقةِ العامةِ فيقال لوصدَقَ كلُّ ج بٓ باحدَى الجهاتِ الخمسِ لَصَدَقَ بعضُ بٓ ج بالفعلِ والالَصَدَقَ نقيضُه وهو لاشئىَ من بٓ ج دائماً وهو معَ الاصلِ ينتِجُ لاشئىَ من ج ج هذا خلافُ المفروضِ

ترجمہ :۔اور دونوں وقتیوں اور دونوں وجودیوں اور مطلقہ عامہ کا عکس مطلقہ عامہ آتا ہے یعنی پانچوں قضایا میں سے ہر ایک کا عکس مطلقہ عامہ آتا ہے پس کہا جائیگا کہ اگر صادق ہو ہر ج ب ہے پانچ جہات میں سے کسی ایک جہت کے ساتھ تو صادق آئیگا کہ بعض ب ج ہیں بالفعل، ورنہ صادق آئے گی اس کی نقیض اور وہ ہے کہ کوئی ب ج نہیں دائمی طور پر، اور یہ اصل قضیہ کے ساتھ نتیجہ دے گی اس بات کا کہ کوئی ج ج نہیں اور یہ خلاف مفروض ہے

﴿تشریح﴾ **والوقتيان الخ** : ۔وقتیہ مطلقہ، وقتیہ منتشرہ، وجودیہ لا دائمہ وجودیہ لاضروریہ اور مطلقہ عامہ ان تمام کا عکس مطلقہ عامہ آتا ہے اس لیے کہ اگر ان کا عکس مطلقہ عامہ صادق نہ ہو تو اس کی نقیض دائمہ مطلقہ صادق ہوگی، اس نقیض کو جب اصل قضیہ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

کے ساتھ ملائیں گے تو جو نتیجہ حاصل ہوگا وہ سلب الشئی عن نفسہ پر مشتمل ہوگا جو کہ محال ہے، مستلزم محال محال ہوتا ہے لہذا نقیض محال ہوگی اور مطلقہ عامہ حق ہوگا۔ مثلاً کل قمر منخسف بالفعل مطلقہ عامہ ہے اس کا عکس ہے بعض المنخسف قمر بالفعل۔ اگر یہ صادق نہ ہو تو اس کی نقیض دائمہ مطلقہ صادق ہوگی اور وہ ہے لاشئی من المنخسف بقمر دائما، اب اس کو اصل قضیہ کے ساتھ ملائیں اور یوں کہیں گے کل قمر منخسف بالفعل ولاشئی من المنخسف بقمر دائما تو نتیجہ ہوگا لاشئی من القمر بقمر، یہ سلب الشئی عن نفسہ ہے جو کہ محال ہے، اور مستلزم محال محال ہوتا ہے لہذا نقیض محال ہوئی پس مطلقہ عامہ حق ہوا۔

سوال یہ ہوتا ہے شارح نے کوئی اور مثال ذکر کرنے کے بجائے کل ج ب کیوں ذکر کیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا کیا دو وجہوں سے (۱) پہلی وجہ یہ ہے کہ تا کہ اختصار حاصل ہو جائے، اس لیے کہ کل جب ب مختصر ہے۔(۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی اور مثال انسان اور حیوان ذکر کر دیتے تو اس سے وہم پیدا ہوتا کہ موجبہ کلیہ کا یہ حکم صرف اسی مادہ خاصہ کے ساتھ خاص ہے حالانکہ یہ اسی مادہ کے ساتھ خاص نہیں، دوسرے مواد میں بھی یہ حکم پایا جا سکتا ہے۔

قوله ولاعكسَ لِلممكنتينِ اعلَمْ انَّ صدقَ وصفِ الموضوعِ على ذاتِه في القضايا المعتبرةِ في العلومِ بالامكانِ عندَ الفارابيّ وبالفعلِ عندَ الشيخِ فمعنٰى كلُّ جٓ بٓ بالامكانِ على رايِ الفارابيّ هو ان كلَّ ماصدَقَ عليه جٓ بالامكانِ صدَقَ عليه بٓ بالامكانِ ويلزمُه العكسُ حينئذ وهو انَّ بعضَ ماصَدَقَ عليه بٓ بالامكانِ صدَقَ عليه جٓ بالامكانِ وعلى رايِ الشيخِ معنٰى كلُّ جٓ بٓ بالامكانِ هو انَّ كلَّ ماصَدَقَ عليه جٓ بالفعلِ صدَقَ عليه بٓ بالامكانِ فيكونُ عكسُه على اُسلوبِ الشيخِ هو انَّ بعضَ ماصَدَقَ عليه بٓ بالفعلِ صدَقَ عليه جٓ بالامكانِ ولاشكَّ انه لايلزَمُ من صدقِ الاصلِ حينئذ صِدْقُ العكسِ مثلًا اذا فُرِضَ انَّ مركوبَ زيدٍ بالفعلِ منحصِرٌ في الفرسِ صدَقَ كلُّ حمار بالفعلِ مركوبُ زيد بالامكانِ ولم يصدُقْ عكسُه وهو انَّ بعضَ مركوبِ زيدٍ بالفعل حمارٌ بالامكانِ فالمصنفُ لمَّااختَارَ مذهبَ الشيخِ اذهو المتبادِرُ في العرفِ واللغةِ حَكَمَ بانَّه لاعكسَ لِلممكنتينِ

ترجمہ:. مصنف کا قول ولاعکس، جان تو کہ وصف موضوع کا ذات موضوع پر صادق آنا ان قضایا میں جو علوم میں معتبر ہیں، امکان کے ساتھ ہے فارابی کے نزدیک اور بالفعل ہے شیخ بوعلی سینا کے نزدیک، پس کل ج ب بالامکان کا معنی فارابی کے نزدیک یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس پر ج امکان کے ساتھ صادق ہے اس پر ب امکان کے ساتھ صادق ہے اور اس کو لازم ہے عکس اس وقت اور وہ یہ ہے کہ بعض وہ چیزیں جن پر ب امکان کے ساتھ صادق ہے ان پر ج امکان کے ساتھ صادق ہے اور شیخ کی رائے کے مطابق کل ج ب بالامکان کا معنی ہے کہ ہر وہ چیز جس پر ج بالفعل صادق ہے اس پر ب بالامکان صادق ہے پس اس کا عکس شیخ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

کے اسلوب کے مطابق یہ ہوگا کہ بعض وہ چیزیں جن پر ب بالفعل صادق ہے ان پر ج امکان کے ساتھ صادق ہے اور کوئی شک نہیں اس بات میں کہ لازم نہیں آتا اس وقت اصل کے صادق آنے سے عکس کا صادق آنا۔ مثلا جب فرض کرلیا جائے کہ زید کی بالفعل سواری فرس میں منحصر ہے تو صادق ہوگا یہ کہ ہر وہ جانور جو بالفعل حمار ہے وہ زید کی سواری ہے بالامکان اور اس کا عکس صادق نہیں اور وہ یہ ہے کہ بعض وہ جانور جو زید کی بالفعل سواری ہیں وہ حمار ہیں امکان کے ساتھ۔ پس مصنف نے جب شیخ کے مذہب کو اختیار کیا اس لیے کہ یہی متبادر ہے عرف اور لغت میں تو حکم لگا دیا کہ کوئی عکس نہیں دونوں ممکنتین کا۔

﴿تشریح﴾ اعلم الخ:۔ اس بات میں اختلاف ہے کہ وصف موضوع کا ذات موضوع پر صادق آنا کیسے ہے؟ ابونصر فارابی کہتے ہیں کہ وصف موضوع کا ذات موضوع پر صدق بالامکان ہے اور شیخ بوعلی سینا کہتے ہیں کہ بالفعل ہے۔ مثلا کل انسان حیوان میں انسان ذات موضوع ہے اور انسانیت وصف موضوع ہے، فارابی کے نزدیک انسانیت کا ذات انسان پر صادق آنا بالامکان ہے اور شیخ کے نزدیک وصف انسانیت کا انسان پر صادق آنا بالفعل ہے۔

فمعنی الخ :۔ اس اختلاف پر تفریع ذکر کرتے ہیں کہ کل انسان حیوان بالامکان کا معنی فارابی کے نزدیک یہ ہوگا کہ ہر وہ فرد جس پر انسان بالامکان صادق ہے اس پر حیوان بالامکان صادق ہے، اور یہ صحیح ہے اور اس کا عکس بھی صحیح ہے، اس کا عکس اس طرح ہوگا کہ بعض وہ افراد جن پر حیوان بالامکان صادق ہے ان پر انسان بالامکان صادق ہے۔ جبکہ شیخ بوعلی سینا کے نزدیک کل انسان حیوان بالامکان کا معنی اس طرح ہوگا کہ ہر وہ فرد جس پر انسان بالفعل صادق ہے اس پر حیوان بالامکان صادق ہے، اس کا عکس شیخ ابوعلی سینا کے طریقے کے مطابق اس طرح ہوگا کہ بعض وہ افراد جن پر حیوان بالفعل صادق ہے ان پر انسان بالامکان صادق ہے اب اس عکس کا صادق آنا ضروری نہیں اس کی مثال ایسے ہے جیسے ہم فرض کرلیں کہ زید کی سواری فرس میں بالفعل منحصر ہے تو یہ بات صادق ہوگی کہ کل حمار بالفعل مرکوب زید بالامکان (ہر وہ جانور جو بالفعل حمار ہو اس کا زید کی سواری ہونا ممکن ہے) لیکن اس کا عکس صادق نہیں اور وہ یہ ہے کہ بعض وہ جانور جو زید کی بالفعل سواری ہیں ان کا حمار ہونا ممکن ہے کیونکہ یہ خلاف مفروض ہے مفروض یہ ہے کہ زید کی بالفعل سواری صرف فرس ہے۔ شیخ بوعلی سینا کے مذہب کو مدنظر رکھتے ہوئے اس تقریر سے معلوم ہوا کہ ممکنہ عامہ کا عکس ممکنہ عامہ نہیں آسکتا ہے، جب عکس ممکنہ عامہ نہیں آسکتا تو معلوم ہوا ممکنہ عامہ کا کوئی عکس بالکل آ ہی نہیں سکتا، اس لیے کہ ممکنہ عامہ باقی قضایا سے اعم ہے، اور قاعدہ ہے اعم کی نفی اخص کی نفی کو مستلزم ہوتی ہے، جب ممکنہ عامہ کا عکس ممکنہ عامہ نہیں آسکتا تو معلوم ہوا اس کا عکس کوئی قضیہ بھی نہیں بن سکتا۔ اسی طرح ممکنہ خاصہ کا عکس بھی نہیں آسکتا کیونکہ ممکنہ خاصہ دو ممکنہ عامہ ہوتے ہیں

فالمصنف الخ: ۔شارح کہتے ہیں کہ چونکہ مصنف کے نزدیک شیخ بوعلی سینا کا مذہب راجح تھا اس لیے انہوں نے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

کہہ دیا ولاعکس للممکنتین ، کہ ممکنہ عامہ اور ممکنہ خاصہ کا کوئی عکس نہیں آتا۔

اذھو المتبادر الخ :۔شیخ کے مذہب کے راجح ہونے کی وجہ کا بیان ہے کہ شیخ کا مذہب متبادرالی العرف واللغۃ ہے ،اس لیے کہ عرف اور لغت میں متبادر یہی ہے کہ وصف موضوع کا ذات موضوع پر صادق آنا بالفعل ہوتا ہے مثلا کل اسود جسم کا مطلب یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو سواد کے ساتھ بالفعل متصف ہو وہ جسم ہے۔

متن :**ومِنَ السوالِبِ تنعَكِسُ الدائمتانِ دائمةً مطلقةً والعامتانِ عرفيةً عامةً**
اور سوالب میں سے دائمتان کا عکس دائمہ مطلقہ آتا ہے اور عامتان کا عکس عرفیہ عامہ آتا ہے

قولہ تنعَكِسُ الدائمتانِ دائمةً اى الضروريةُ المطلقةُ والدائمةُ المطلقةُ تنعكِسَانِ دائمةً مطلقةً مثلًا اذا صدَقَ قولُنا لاشئَ من الانسانِ بحجر بالضرورةِ اوبالدوامِ صَدَقَ لاشئَ من الحجرِ بانسان دائمًا والالَصَدَقَ نقيضُه وهو بعضُ الحجرِ انسانٌ بالفعلِ وهو مَعَ الاصلِ يُنتِجُ بعضُ الحجرِ ليس بحجر دائماً هذا خلافُ المفروضِ

ترجمہ :. مصنف کا قول تنعکس الخ ،یعنی ضروریہ مطلقہ اور دائمہ مطلقہ کا عکس دائمہ مطلقہ آتا ہے مثلا جب صادق ہو یہ بات کہ کوئی انسان پتھر نہیں بالضرورۃ یا بالدوام تو صادق ہوگا یہ کہ کوئی پتھر انسان نہیں دائمی طور پر ،ورنہ البتہ صادق ہوگی اس کی نقیض اور وہ بعض پتھر انسان ہیں بالفعل ، ہے۔اور وہ نقیض اصل کے ساتھ نتیجہ دے گی کہ بعض پتھر پتھر نہیں دائمی طور پر یہ خلاف مفروض ہے

﴿تشریح﴾ اى الضرورية الخ :۔مصنف موجہات میں سے سوالب کا عکس بیان کرتے ہیں کہ سوالب میں سے ضروریہ مطلقہ اور دائمہ مطلقہ کا عکس دائمہ مطلقہ آتا ہے،اس لیے کہ اگر دائمہ مطلقہ صادق نہ ہو تو اس کی نقیض مطلقہ عامہ صادق ہوگی ، جب اس نقیض کو اصل قضیہ کے ساتھ ملائیں گے تو جو نتیجہ حاصل ہوگا وہ سلب الشئی عن نفسہ پر مشتمل ہوگا جو کہ محال ہے اور مستلزم محال محال ہوتا ہے،لہذا نقیض محال ہوگی اور دائمہ مطلقہ صادق ہوگا۔مثلا ضروریہ مطلقہ کی مثال لاشئی من الانسان بحجر بالضرورۃ ہے، اور دائمہ مطلقہ کی مثال لاشئی من الانسان بحجر بالدوام ہے ان دونوں کا عکس دائمہ مطلقہ یعنی لاشی من الحجر بانسان دائما ہے۔کیونکہ اگر یہ صادق نہ ہو تو اس کی نقیض مطلقہ عامہ صادق ہوگی یعنی بعض الحجر انسان بالفعل ،اب اس نقیض کو اصل قضیہ کے ساتھ ملا کر یوں کہیں گے بعض الحجر انسان بالفعل ولاشئی من الانسان بحجر بالضرورۃ او بالدوام تو نتیجہ ہوگا بعض الحجر لیس بحجر دائما یہ سلب الشئی عن نفسہ ہے جو کہ محال ہے اور مستلزم محال محال ہوتا ہے لہذا یہ نقیض مطلقہ عامہ محال ہوگی پس دائمہ مطلقہ صادق ہوگا اور یہ مطلوب ہے

قولہ والعامتانِ عرفيةً عامةً اى المشروطةُ العامةُ والعرفيةُ العامةُ تنعكِسَانِ عرفيةً عامةً مثلًا اذاصَدَقَ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

بالضرورۃِ اوبالدوامِ لاشئیَ من الکاتبِ بساکنِ الاصابعِ مادَامَ کاتبًا لصَدَقَ بالدوامِ لاشئیَ من ساکنِ الاصابعِ بکاتبٍ مادَامَ ساکنَ الاصابعِ والافیصدُقُ نقیضُہ وھو قولُنا بعضُ ساکنِ الاصابعِ کاتبٌ حینَ ھوساکنُ الاصابعِ بالفعلِ وھو مَعَ الاصلِ ینتِجُ بعضُ ساکِنِ الاصابعِ لیسَ بساکنِ الاصابعِ حینَ ھو ساکنُ الاصابعِ وہ محالٌ

ترجمہ :۔مصنف کا قول والعامتان الخ ،یعنی مشروطہ عامہ اورعرفیہ عامہ کاعکس عرفیہ عامہ آتا ہے مثلا جب صادق ہو یہ بات کہ بالضرورۃ یابالدوام کوئی کاتب ساکن انگلیوں والانہیں جب تک وہ کاتب ہوتو صادق ہوگا یہ بالدوام کوئی ساکن انگلیوں والا کاتب نہیں جب تک وہ ساکن انگلیوں والا ہوورنہ پس صادق ہوگی اس کی نقیض اوروہ ہماراقول ہے کہ بعض ساکن انگلیوں والے کاتب ہیں جب وہ ساکن انگلیوں والے ہوں بالفعل ،اوروہ اصل کے ساتھ نتیجہ دے گی کہ بعض ساکن انگلیوں والے ساکن انگلیوں والے نہیں جب وہ ساکن انگلیوں والے ہوں اور یہ محال ہے

﴿تشریح﴾ ای المشروطۃ الخ : ۔سوالب میں سے مشروطہ عامہ اورعرفیہ عامہ کاعکس عرفیہ عامہ آتا ہے،اس لیے کہ اگر عرفیہ عامہ صادق نہ ہوتواس کی نقیض حینیہ مطلقہ صادق ہوگی ،اس نقیض کو جب اصل قضیہ کے ساتھ ملائیں تو جونتیجہ ہوگا وہ سلب الشئ عن نفسہ پرمشتمل ہوگا اور یہ محال ہے اورمستلزم محال محال ہوتا ہے لہذا نقیض محال ہوگی پس عرفیہ عامہ صادق ہوگا مثلامشروطہ عامہ کی مثال ہے بالضرورۃ لاشئ من الکاتب بساکن الاصابع مادام کاتبا،اورعرفیہ عامہ کی مثال ہے بالدوام لاشئ من الکاتب بساکن الاصابع مادام کاتبا۔ان کاعکس عرفیہ عامہ آتا ہے یعنی بالدوام لاشئ من ساکن الاصابع بکاتب مادام ساکن الاصابع ، کیونکہ اگر یہ صادق نہ ہوتواس کی نقیض یعنی حینیہ مطلقہ صادق ہوگی اوروہ ہے بعض ساکن الاصابع کاتب حین ہوساکن الاصابع بالفعل ،اس نقیض کو اصل قضیہ کے ساتھ ملائیں گے اور یہ کہیں گے بعض ساکن الاصابع کاتب حین ہوساکن الاصابع بالفعل وبالدوام اوبالضرورۃ لاشئ من الکاتب بساکن الاصابع مادام کاتبا تو نتیجہ ہوگا بعض ساکن الاصابع لیس بساکن الاصابع حین ہو ساکن الاصابع ،یہ سلب الشئ عن نفسہ ہے جوکہ محال ہے اورمستلزم محال محال ہوتا ہے لہذا نقیض یعنی حینیہ مطلقہ محال ہوگی پس عرفیہ عامہ صادق ہوگا اوریہی مطلوب ہے۔

متن:**والخاصتانِ عرفیۃً لادائمۃً فی البعضِ**
اورمشروطہ خاصہ اورعرفیہ خاصہ کاعکس عرفیہ لادائمہ فی البعض آتا ہے

قولہ والخاصتان ای المشروطۃُ الخاصۃُ والعرفیۃُ العامۃُ تنعَکِسَانِ عرفیۃً ای عرفیۃً عامۃً سالبۃً کلیۃً مَقیدۃً باللادوامِ فی البعضِ وھو اشارۃٌ الی مطلقۃٍ عامۃٍ موجبۃٍ جزئیۃٍ فنقولُ اذا صَدَقَ لاشئَی من الکاتبِ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

بساكنِ الاصابعِ مادامَ كاتبًا لادائمًا صدَقَ لاشئَى من الساكنِ بكاتبٍ مادا مَ ساكنًا لادائماًفى البعضِ اى بعضُ ساكنِ الاصابعِ كاتبٌ بالفعلِ

ترجمہ :۔مصنف کاقول والخاصتان ،یعنی مشروطہ خاصہ اورعرفیہ خاصہ کاعکس عرفیہ آتا ہے یعنی عرفیہ عامہ سالبہ کلیہ جومقید ہو لا دوام فی البعض کے ساتھ ،اور یہ اشارہ ہے مطلقہ عامہ موجبہ جزئیہ کی طرف ،پس ہم کہتے ہیں کہ جب صادق ہو لاشئی من الکاتب بساکن الاصابع مادام کاتبا لا دائما تو صادق ہوگا لاشئی من الساکن بکاتب مادام ساکنا لا دائما فی البعض یعنی بعض ساکن الاصابع کاتب بالفعل

﴿تشریح﴾ **اى المشروطة الخ** :۔مشروطہ خاصہ سالبہ اورعرفیہ خاصہ سالبہ کاعکس عرفیہ عامہ سالبہ لادائمہ فی البعض آتا ہے، لا دائمہ فی البعض سے اشارہ ہے مطلقہ عامہ موجبہ جزئیہ کی طرف ۔مثلا مشروطہ خاصہ کی مثال لاشئی من الکاتب بساکن الاصابع مادام کاتبا بالضرورۃ لا دائما ہے اورعرفیہ خاصہ کی مثال لاشئی من الکاتب بساکن الاصابع مادام کاتبا بالدوام لا دائما ہے،ان دونوں کاعکس ہے لاشئی من الساکن بکاتب مادام ساکنا لا دائما فی البعض ہے، لا دائما فی البعض سے اشارہ ہے بعض الساکن کاتب بالفعل کی طرف۔

امـاالـجـزءُ الاولُ فـقـد مرَّ بيانُه من انَّه لازمٌ لِلعامتينِ همالازِمتَانِ لِلخاصتَينِ ولازمُ اللازمِ لازمٌ واَمَّاالجزءُ الثـانِي فلانَّه لو لم يصدُقْ لَصدَقَ نقيضُه وه لاشئَى من الساكنِ بكاتبٍ دائماً فهذ امعَ الادوامِ الاصلِ وهو كلُّ كاتبٍ ساكنُ الاصابعِ بالفعلِ يُنتِجُ لاشئَى من الكاتِبِ بكاتبٍ دائمًا هذاخلافُ المفروضِ.

ترجمہ :بہرحال جزءاول پس تحقیق گزرچکا ہے اس کا بیان کہ وہ لازم ہے عامتین کو اور عامتین لازم ہیں خاصتین کو اور لازم کا لازم لازم ہوتا ہے اور بہرحال جزء ثانی پس اس لیے کہ اگر وہ صادق نہ ہو تو صادق ہوگی اس کی نقیض اور وہ ہے لاشئی من الساکن بکاتب دائما پس یہ اصل کے لا دوام کے ساتھ جو کہ کل کاتب ساکن الاصابع بالفعل ہے نتیجہ دے گی لاشئی من الکاتب بکاتب دائما کا یہ خلاف مفروض ہے

﴿تشریح﴾ **اماالجزء الخ** :۔ اس عکس کے دو جزء ہیں ایک ہے عرفیہ عامہ سالبہ کلیہ اور دوسرا ہے مطلقہ عامہ موجبہ جزئیہ۔ پہلے جزء کی دلیل یہ ہے کہ عرفیہ عامہ مشروطہ عامہ اور عرفیہ عامہ کو لازم ہے اور عرفیہ عامہ اور مشروطہ عامہ مشروطہ خاصہ اور عرفیہ خاصہ کو لازم ہیں ،اور قاعدہ ہے شئی کے لازم کا لازم اس شئی کا لازم ہوتا ہے، پس عرفیہ عامہ یہ عرفیہ خاصہ اور مشروطہ خاصہ کو لازم ہوگا۔ لہذا پہلی جزء ثابت ہوگئی۔

واماالجزء الخ :۔ یہ دوسرے جزء کی دلیل ہے کہ مطلقہ عامہ موجبہ جزئیہ اس لیے صادق ہے کہ اگر وہ صادق نہ ہو

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

تو اس کی نقیض یعنی دائمہ مطلقہ سالبہ کلیہ صادق ہوگی ، اس نقیض کو جب اصل قضیہ کے جزء ثانی کے ساتھ ملائیں تو جو نتیجہ حاصل ہوگا وہ سلب الشئ عن نفسہ پر مشتمل ہوگا جو کہ محال ہے اور مستلزم محال محال ہوتا ہے لہذا نقیض محال ہوگی ، پس مطلقہ عامہ موجبہ جزئیہ صادق ہوگا۔ مثلا ہم کہتے ہیں کہ اس مثال میں مطلقہ عامہ موجبہ جزئیہ یعنی بعض الساکن کاتب بالفعل صادق ہے اگر یہ صادق نہ ہوتو اس کی نقیض یعنی دائمہ مطلقہ سالبہ کلیہ یعنی لاشئ من الساکن بکاتب دائما صادق ہوگی ، اس نقیض کو جب اصل قضیہ کے جزء ثانی کے ساتھ ملائیں اور یہ کہیں کل کاتب ساکن الاصابع بالفعل ولاشئ من الساکن بکاتب دائما تو نتیجہ ہوگا لاشئ من الساکن بکاتب دائما۔ یہ سلب الشئ عن نفسہ ہے جو کہ محال ہے اور مستلزم محال محال ہوتا ہے لہذا نقیض دائمہ مطلقہ سالبہ کلیہ محال ہوگی پس مطلقہ عامہ موجبہ جزئیہ حق ہوگا اور یہی مطلوب ہے۔

وانَّما لَمْ يلزَمِ اللادوامُ فى الكلِّ لانه يكْذِبُ فى مثالِنا هذا كلُّ ساكنٍ كاتبُ بالفعلِ لصَدَقَ قولُنا بعضُ الساكنِ ليس بكاتبٍ دائمًا كالارضِ قال المصنِّفُ السِّرُفى ذالكَ انَّ لادوامَ السالبةِ موجبةٌ وهى انما تنعَكِسُ جزئيةً وفيه تَاَمَّلٌ اذليسَ انعكاسُ المجموعِ الى المجموعِ مَنُوطًا بانعكاسِ الاجزاءِ الى الاجزاءِ كمايشهَدُ بذالك ملاحظةُ انعكاسِ الموجَّهَاتِ الموجبةِ على مامر فان الخاصتينِ الموجبتينِ تنعَكِسَانِ الى الحينيةِ اللادائمةِ معَ انَّ الجزءَ الثانِى منهما وهو المطلقةُ العامةُ االسالبةُ لاعكسَ لها فتدَبَّرُ

ترجمہ :۔ اور نہیں ہے سوائے اس کے کہ لازم نہیں ہے لادوام فی الکل اس لیے کہ یہ کاذب ہے ہماری مثال کل ساکن کاتب بالفعل میں بوجہ صادق ہونے ہمارے قول بعض الساکن لیس بکاتب دائما کے ، جیسے زمین ، مصنف نے کہا اس میں راز یہ ہے کہ سالبہ کالادوام موجبہ ہے اور اس کا عکس جزئیہ ہی آتا ہے ، اور اس میں غور والی بات ہے اس لیے کہ نہیں انعکاس المجموع الی المجموع موقوف انعکاس الاجزاء الی الاجزاء پر جیسا کہ شاہد ہے اس پر موجہات موجبہ کے عکس کا معاملہ ، جیسا کہ گزرا۔ اس لیے کہ خاصتان موجبتان کا عکس حینیہ لادائمہ آتا ہے حالانکہ ان کی جزء ثانی جو کہ مطلقہ عامہ سالبہ ہے اس کا کوئی عکس نہیں ، پس غور کر لے۔

تشریح وانمالم یلزم الخ :۔ یہ ایک سوال کا جواب ہے کہ چاہیے کہ عکس کی جزء ثانی لادوام فی الکل ہو یعنی مطلقہ عامہ موجبہ کلیہ نہ کہ لادوام فی البعض اس لیے کہ جزء اول عرفیہ عامہ سالبہ کلیہ ہے ، اور لادوام سے جس قضیہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے وہ کم میں جزء اول کے موافق ہوتا ہے (یعنی جزواول اگر کلیہ ہو تو جزء ثانی بھی کلیہ ہوتا ہے) جب جزء اول یہاں کلیہ ہے تو جزء ثانی بھی لادوام فی الکل یعنی کلیہ ہو؟ اس کا جواب دیا کہ یہاں جزوثانی مطلقہ عامہ موجبہ کلیہ نہیں ہوسکتا اس لیے کہ وہ کاذب ہوگا مثلا یہاں اس طرح ہوگا کل ساکن کاتب بالفعل ، یہ کاذب ہے اس لیے کہ اس کی نقیض صادق ہے یعنی بعض الساکن لیس بکاتب دائما (کچھ ساکن کاتب نہیں بالدوام) جیسے زمین ، کہ یہ ساکن ہے لیکن کاتب نہیں۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

قال المصنف الخ:. یہاں سے جزء ثانی کے لا دوام فی البعض ہونے کا راز بیان کرتے ہیں کہ مصنف نے کہا اس میں راز یہ ہے کہ جزء اول سالبہ ہے، (یعنی عرفیہ عامہ سالبہ کلیہ ہے) اور سالبہ کا لا دوام موجبہ ہوتا ہے اور موجبہ خواہ کلیہ ہو یا جزئیہ اس کا عکس موجبہ جزئیہ ہی آتا ہے، پس جزء ثانی مطلقہ عامہ موجبہ جزئیہ ہوگا۔

وفیہ تامل الخ:. یہاں سے اس راز پر اعتراض ذکر کرتے ہیں کہ یہ راز تب صحیح ہوتا جب انعکاس المجموع الی المجموع (یعنی مرکبہ کا عکس مرکب) موقوف ہوتا انعکاس الاجزاء الی الاجزاء پر، جیسے کہ مصنف کو وہم ہوا ہے، مصنف نے سمجھا کہ عکس کا لا دوام وہ اصل کے لا دوام کا عکس ہوتا ہے اور عکس کا جزء اول وہ اصل کے جزء اول کا عکس ہوتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بسا اوقات انعکاس المجموع الی المجموع آتا ہے (یعنی قضیہ موجہہ مرکبہ کا عکس تو آجاتا ہے) لیکن انعکاس الاجزاء الی الاجزاء نہیں نہیں آتا (یعنی اس مرکبہ کے اجزاء کا عکس نہیں آتا) مثلاً عرفیہ خاصہ موجبہ اور مشروطہ خاصہ موجبہ کا عکس حینیہ لا دائمہ آتا ہے جیسا کہ گزرا۔ لیکن ان کی جزء ثانی جو کہ مطلقہ عامہ سالبہ ہوتی ہے اس کا عکس بالکل نہیں آتا۔

متن: **والبیانُ فی الکلِّ ان نقیضَ العکسِ معَ الاصلِ یُنتِجُ المحالَ ولاعکسَ لِلبواقِی بالنَّقُضِ**   اور ان تمام میں دلیل یہ ہے کہ عکس کی نقیض اصل قضیہ کے ساتھ محال کا نتیجہ دیتی ہے اور باقیوں کا کوئی عکس نہیں۔

قولہ ینتج الخ فھذاالمحالُ اِمَّا ان یکونَ ناشِیًا عن الاصلِ اوعن نقیضِ العکسِ اوعن ھیئۃِ تالیفِھا لکن الاوَّلَ مفروضُ الصدقِ والثالثُ ھو الشکل الاوَّلُ المعلومُ صحتُہ وانتاجُہ فتعیَّنَ الثانَی فیکونُ النقیضُ باطِلًا فیکونُ العکسُ حقًا.

ترجمہ:۔ مصنف کا قول ینتج الخ، پس یہ محال یا تو پیدا ہونے والا ہوگا اصل قضیہ سے یا عکس کی نقیض سے اور ان دونوں کی ترکیب کی ہیئت سے لیکن پہلے کا صدق مفروض ہے اور تیسرا احتمال وہ شکل اول ہے جس کا صحیح ہونا اور اس کا نتیجہ دینا معلوم ہے پس متعین ہو گیا دوسرا احتمال پس نقیض باطل ہوگی پس عکس حق ہوگا۔

﴿تشریح﴾ **فھذا الخ**:۔ مصنف کی عبارت کا حاصل یہ ہے کہ ان تمام موجہات کے عکس کی دلیل یہ ہے کہ اگر عکس صادق نہ ہو تو اس کی نقیض صادق ہوگی، جب اس نقیض کو اصل قضیہ کے ساتھ ملائیں گے تو جو نتیجہ ہوگا وہ سلب الشئی عن نفسہ پر مشتمل ہوگا جو کہ محال ہے۔ اس محال لازم آنے کی کیا وجہ ہے؟ اس میں تین احتمال ہیں (۱) اصل قضیہ (۲) نقیض (۳) اصل قضیہ اور نقیض کو ملانے کی ترکیب کی ہیئت، اصل قضیہ تو اس کی وجہ نہیں بن سکتا کیونکہ اس کے صدق کو فرض کر گیا ہے اور اسی طرح ہئیت ترکیبی بھی وجہ نہیں ہے اس لیے کہ وہ شکل اول ہے جو صحیح ہے اور اس کے نتیجہ دینے کی شرائط موجود ہیں، پس معلوم ہوا کہ اس محال کی وجہ نقیض ہے، لہذا نقیض باطل ہوگی اور عکس حق ہوگا۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

قولہ ولاعکسَ لِلبواقِی ای السوالبِ الباقیۃِ وھی تسعۃٌ الوقتیۃُ المطلقۃُ والمنتشرۃُ المطلقۃُ والمطلقۃُ العامۃُ والممکنۃُ العامۃُ من البسائِطِ والوقتیانِ والوجودیتانِ والممکنۃِ الخاصۃِ من المرکباتِ

ترجمہ: مصنف کا قول ولاعکس للبواقی ، یعنی باقی سوالب ، اور وہ نو ہیں وقتیہ مطلقہ ، منتشرہ مطلقہ ، مطلقہ عامہ اور ممکنہ عامہ بسائط میں سے اور وہ وقتیتان ، وجودیتان اور ممکنہ خاصہ ہیں مرکبات میں سے ۔

﴿تشریح﴾ ای السوالب الخ : ۔متن کی وضاحت کرتے ہیں کہ موجہات میں سے جو باقی سوالب ہیں ان کا عکس نہیں آتا ، ان میں سے چار بسائط میں سے ہیں اور وہ یہ ہیں ، وقتیہ مطلقہ ، منتشرہ مطلقہ ، مطلقہ عامہ اور ممکنہ خاصہ اور پانچ مرکبات میں سے ہیں اور وہ یہ ہیں وقتیہ ، منتشرہ ، وجودیہ لاضروریہ ، وجودیہ لادائمہ اور ممکنہ خاصہ ۔

قولہ بالنقضِ ای بدلیلِ التَّخَلُّفِ فی مادۃٍ بمعنٰی انَّہ یصدُقُ الاصلُ فی مادۃٍ بدونِ العکسِ فیعلَمُ بذالِکَ ان العکسَ غیرُ لازمٍ لھذَا الاصلِ وبیانُ التخلفِ فی تلکَ القَضَایا انَّ اخصَّھا وھی الوقتیۃُ قد تصدُقُ بدونِ العکسِ فانَّہ یصدُقُ لاشیَ من القَمَرِ منخسفٌ وقتَ التربیعِ لادائِمًا معَ کذبِ بعضُ المنخسفِ لیس بقمرٍ بالامکانِ العامِ لِصِدُقِ نقیضِہ وھو کلُّ منخسفٍ قمرٌ بالضرورۃِ

ترجمہ : ۔مصنف کا قول بالنقض ، یعنی کسی مادہ میں دلیل تخلف کے ساتھ بایں معنیٰ کہ اصل صادق آجاتا ہے کسی مادہ میں عکس کے بغیر پس اس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ عکس لازم نہیں اس اصل کے لیے ، اور تخلف کا بیان ان قضایا میں یہ ہے کہ ان میں سے اخص جو کہ وقتیہ ہے کبھی عکس کے بغیر صادق آتا ہے اس لیے کہ صادق ہے لاشئی من القمر بمخسف وقت التربیع لادائما مع جھوٹا ہونے کے بعض القمر لیس بمخسف بالامکان العام کے بوجہ اس کی نقیض کے صادق آنے کے جو کہ کل قمر مخسف بالضرورۃ ہے

﴿تشریح﴾ ای بدلیل الخ : ۔ یہاں سے اس بات کی دلیل بیان کرتے ہیں کہ باقی نو سوالب موجہات کا عکس کیوں نہیں آتا ، حاصل یہ ہے کہ اس کی دلیل دلیل تخلف ہے اور وہ یہ ہے کہ بسا اوقات اصل قضیہ بغیر عکس کے صادق آتا ہے ، اگر عکس لازم ہوتا تو کبھی اصل عکس کے بغیر صادق نہ آتا ، مثلا وقتیہ عکس کے بغیر کبھی صادق ہوتا ہے جیسے وقتیہ سالبہ کلیہ کی مثال لاشئی من القمر بمخسف وقت التربیع صادق ہے حالانکہ اس کا عکس صادق نہیں اس لیے کہ اگر اس کا عکس آتا ، تو ممکنہ عامہ سالبہ جزئیہ ہوتا یعنی بعض المخسف لیس بقمر بالامکان العام ۔ اور یہ کاذب ہے اس لیے کہ اس کی نقیض صادق ہے ۔ اور وہ ضروریہ مطلقہ موجبہ کلیہ ہے یعنی کل قمر مخسف بالضرورۃ ۔ جب نقیض صادق ہے تو عکس صادق نہ ہوگا ۔

واذاتحقَّقَ التَّخلُّفُ وعدمُ الانعکاسِ فی الاخصِّ تحقَّقَ فی الاعَمِّ اذِالعکسُ لازمٌ للقضیۃِ فلوانعَکَسَ الاعمُّ انعَکَسَ الاخصُّ لانَّ العکسَ یکونُ لازماً لہ والاعمُّ لازمٌ للاخَصِّ ولازمُ اللازمِ لازمٌ فیکون العکسُ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

لازماً لِلاخَصِّ ایضاً وقد بَیَّنَّا عدمَ انعکاسِه هذا خلافُ المفروضِ وانَّما اختَرْنَا فی العکسِ الجزئیةَ لانَّها اعمُّ والممکنةُ العامةُ لانَّها اعمُّ من سائرِ الموجَّهَاتِ واذالم یصدُقِ الاعَمُّ لم یصدُقِ الاخصُّ بالطریقِ الاولٰی بخلافِ العکسِ الکلیةِ

ترجمہ: اور جب ثابت ہے تخلف اور عدم انعکاس اخص میں تو ثابت ہے اعم میں، اس لیے کہ عکس قضیہ کولازم ہوتا ہے پس اگر اعم کا عکس ہوتو اخص کا عکس ہوگا اس لیے کہ عکس اس کو لازم ہے اور اعم اخص کو لازم ہے اور لازم کالازم لازم ہوتا ہے پس عکس اخص کو بھی لازم ہوگا حالانکہ ہم بیان کر چکے ہیں اخص کا عدم انعکاس، یہ خلاف مفروض ہے، اورنہیں ہے سوائے اس کے کے ہم نے اختیار کیا عکس میں جزئیہ کواس لیے کہ وہ کلیہ سے اعم ہے، اور (اختیار کیا) ممکنہ عامہ کواس لیے کہ وہ اعم ہے تمام موجہات سے ، پس جب اعم صادق نہیں تو اخص بطریق اولی ثابت نہ ہوگا بخلاف کلیہ کے عکس ہونے کے۔

﴾تشریح﴿ **واذا تحقق الخ**:۔ یہ ایک سوال کا جواب ہے کہ اس دلیل سے صرف اتنا معلوم ہوا کہ وقتیہ کا عکس نہیں آتا، باقی آٹھ موجہات کا عکس نہیں آتا اس کی دلیل کیوں ذکر نہیں کی؟ اس کا جواب دیا کہ وقتیہ تمام موجہات سے اخص ہے، جب یہ معلوم ہوگئی کہ وقتیہ کا عکس نہیں آتا ہے تو ثابت ہوا کہ باقی موجہات جو کہ اس سے اعم ہیں ان کا عکس بھی نہیں آتا، اس لیے کہ اگر اعم کا عکس آتا تو اخص کا عکس بھی آتا کیونکہ اعم کا عکس اعم کو لازم ہوتا ہے اور اعم اخص کو لازم ہوتا ہے اور لازم کالازم لازم ہوتا ہے لہذا اعم کا عکس اخص کو لازم ہوگا، اگر اعم کا عکس آتا تو اخص کا عکس بھی آتا، حالانکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ وقتیہ جو کہ اخص ہے اس کا عکس نہیں آتا۔

وانما اخترناالخ:۔ یہ دوسوالوں کا جواب ہے پہلا سوال یہ ہے کہ یہ کہنا درست نہیں کہ اگر وقتیہ سالبہ کلیہ کا عکس آتا تو ممکنہ عامہ سالبہ جزئیہ ہوتا، اس لیے کہ اصل قضیہ سالبہ کلیہ ہے اور سالبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ آتا ہے۔ تو کلیہ کی بجائے جزئیہ کو کیوں اختیار کیا؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ وقتیہ کے عکس میں ممکنہ عامہ کو کیوں فرض کیا مطلقہ عامہ کو فرض کیوں نہ کیا؟ ان دونوں سوالوں کا جواب دیا کہ جزئیہ کواس لیے اختیار کیا کہ وہ کلیہ سے اعم ہے اور ممکنہ عامہ کواس لیے اختیار کیا کہ وہ تمام موجہات سے اعم ہے، پس جب یہ کہا کہ وقتیہ سالبہ کلیہ کا عکس ممکنہ عامہ سالبہ جزئیہ نہیں آتا تو یہ بات معلوم ہوگئی کہ اس کا عکس کوئی بھی نہیں آتا اس لیے کہ اعم صادق نہ ہوتو اخص صادق نہیں ہوتا، اگر کہہ دیتے کہ اسکا عکس مطلقہ عامہ سالبہ کلیہ نہیں آتا تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ ٹھیک ہے اس کا عکس مطلقہ عامہ سالبہ کلیہ نہیں آتا، لیکن اس کا عکس ممکنہ عامہ سالبہ جزئیہ آسکتا ہے، اس لیے کہ اگر اخص صادق نہ ہوتو ضروری نہیں کہ اعم بھی صادق نہ ہو۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

متن: فصلٌ عکسُ النقیضِ تبدیلُ نقیضَیِ الطرفینِ معَ بقاءِ الصدقِ والکیفِ اوجعلُ نقیضِ الثانِی اولاً مع مخالفةِ الکیفِ

یہ فصل ہے، عکس نقیض طرفین کی نقیضوں کوتبدیل کرنا ہےصدق اور کیف کی بقاء کے ساتھ یا جزءثانی کی نقیض کو جزءاول بنانا ہے کیف کی مخالفت کے ساتھ

قوله تبدیلُ نقیضَیِ الطرفینِ ای جعلُ نقیضِ الجزءِ الاولِ من الاصلِ جزءً ثانیًا ونقیضِ الثانِی اولًا قوله معَ بقاءِ الصدقِ ای ان کانَ الاصلُ صادقًاکانَ العکسُ صادِقًا قولُه والکیفِ ای ان کانَ الاصلُ موجِبًا کانَ العکسُ موجِبًا وان کانَ سالباً کانَ سالباً مثلًا قولُنا کلُّ جۡ بۡ ینعَکِسُ بعکسِ النقیضِ الی قولِنا کلُّ مالیسَ بۡ لیسَ جۡ وهذا طریقُ القدماءِ .

ترجمہ: ۔مصنف کا قول تبدیل نقیضی الطرفین،یعنی اصل قضیہ کے جزءاول کی نقیض کو جزءثانی بنادینااور جزءثانی کی نقیض کو جزءاول بنادینا مصنف کا قول مع بقاءالصدق،یعنی اگر اصل صادق ہوتو عکس صادق ہومصنف کا قول والکیف،یعنی اگر اصل موجبہ ہوتو عکس موجبہ ہواوراگر اصل سالبہ ہوتو عکس سالبہ ہومثلا ہماراقول کل ج ب کا عکس نقیض ہے ہماراقول کل مالیس ب لیس ج،اور یہ متقدمین کا طریقہ ہے۔

﴿تشریح﴾ ای جعل الخ:۔متن کی وضاحت کرتے ہیں کہ عکس نقیض کی تعریف ہے کہ اصل قضیہ کے جزاول کی نقیض کو جزءثانی بنادینااور جزءثانی کی نقیض کو جزواول بنادینا اصل قضیہ کے صدق اور کیف کو باقی رکھتے ہوئے ،بقاءصدق کا مطلب ہے اگر اصل قضیہ سچا ہوتو عکس نقیض بھی سچا ہواور بقاء کیف کا مطلب ہے کہ اگر اصل قضیہ موجبہ ہوتو عکس نقیض بھی موجبہ ہواوراگر اصل قضیہ سالبہ ہوتو عکس نقیض بھی سالبہ ہو۔جیسے ہر انسان حیوان ہے،اس کا عکس نقیض ہوگا ہرلاحیوان لاانسان ہے۔

وامَّا المتاخِّرون فقَالُوا انَّ عکسَ النقیضِ هو جعلُ نقیضِ الجزءِ الثانِی اولًا وعینِ الاولِ ثانیًا معَ مخالفةِ الکیفِ ای ان کانَ الاصلُ موجبًا کانَ العکسُ سالِبًاوبالعکسِ ویعتَبَرُ بقاءُ الصدقِ کمامرَّ فقولُنا کلُّ جۡ بۡ ینعَکِسُ الی قولِنا لاشئَی ممالیس بۡ جۡ .

ترجمہ: ۔اور بہرحال متاخرین پس انہوں نے کہا کہ عکس نقیض وہ جزءثانی کی نقیض کو جزواول بنادینا ہےاور جزواول کے عین کو جزوثانی بنادینا مخالفت کیف کے ساتھ یعنی اگر اصل موجبہ ہوتو عکس سالبہ ہواوراس کے عکس کے ساتھ اوراعتبار کیا جائیگا بقاء صدق کا جیسے کہ گزرا پس ہماراقول کل ج ب کا عکس ہماراقول لاشی ممالیس ب ج ہے۔

﴿تشریح﴾ واما المتاخرون الخ:۔ عکس نقیض کی پچھلی تعریف متقدمین کے مذہب کے مطابق تھی،اب متاخرین کے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

نزدیک عکس نقیض کی تعریف کرتے ہیں کہ جزءثانی کی نقیض کو جزءاول بنادینااور جزءاول کو جزءثانی بنادینامخالفت کیف اور بقاء صدق کے ساتھ،مخالفت کیف کا مطلب ہے کہ اگر اصل قضیہ موجبہ ہوتو عکس نقیض سالبہ ہواور اگر اصل قضیہ سالبہ ہوتو عکس موجبہ ہوگا اور بقاءصدق کا مطلب ہے اگر اصل قضیہ سچا ہوتو عکس بھی سچا ہو۔مثلا ہر انسان حیوان ہے اس کا عکس نقیض ہوگا کوئی لاحیوان انسان نہیں۔(اس میں دیکھیں کہ حیوان جو کہ جزءثانی ہے اس کی نقیض کو جزءاول بنادیا گیا اور انسان جو کہ جزءاول ہے اس کو جزءثانی بنادیا گیا اور اصل قضیہ موجبہ تھا عکس سالبہ ہے

والمصنّفُ لم يُصَرّحْ بقولِهم وعينِ الاولِ ثانياً للعلمِ به ضمنًا ولاباِعتبارِ بقاءِ الصدقِ فی التعريفِ الثانِی لِذكرِه سابقًا فحيثُ لم يُخَالِفْه فی هذاالتعريفِ عُلِمَ اعتبارُه ههناايضًا ثم انَّه بيَّنَ احكامَ عكسِ النقيضِ على طريقةِ القدماءِ اذُفيه غنيةٌ لِطالبِ الكَمَالِ وتركُ مااورَدَه المتاخرونَ اذُتفصيلُ القولِ فيه وفيمافيه لايَسَعُه المجالُ

ترجمہ :۔اور مصنف نے ان کے قول وعین الاول ثانیا کی تصریح نہیں کی بوجہ ضمنا اس کے معلوم ہوجانے کے اور نہ(ہی تصریح کی)بقاءصدق کا اعتبار کرنے کی دوسری تعریف میں بوجہ سابق میں اسکے مذکور ہونے کے پس اس طور پر کہ مصنف نے اس کی مخالفت نہیں کی اس تعریف میں تو اس کا معتبر ہونا یہاں بھی معلوم ہوگیا پھر مصنف نے بیان کیے عکس نقیض کے احکام متقدمین کے طریقے پر،اس لیے کہ اسی میں کفایت ہے کمال کے طالب کے لیے،اور چھوڑ دیا ان مباحث کو جن کو متاخرین نے ذکر کیا ہے اس لیے کہ ان قول کی تفصیل ان مباحث میں اور ان مباحث کی مباحث میں،(اتنی ہے کہ)طاقت اس کی گنجائش نہیں رکھتی۔

﴿تشریح﴾ والمصنف الخ :۔یہ ایک سوال کا جواب ہے کہ متاخرین کے نزدیک عکس نقیض کی تعریف میں یہ بات بھی ملحوظ ہے کہ جزءاول کو ثانی بنادیا جائے،تو مصنف نے اس کو متن میں ذکر کیوں نہ کیا؟اس کا جواب دیا کہ اس کو اسلیے ذکر نہ کیا اس کا علم ضمنا ہو چکا ہے،کیونکہ مصنف نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی،تو سمجھ میں آ گیا کہ جزواول کے عین کو جزءثانی بنادیا جائے۔

ولاباعتبار الخ :. ایک سوال کا جواب ہے کہ عکس نقیض کی تعریف ثانی میں بقاءصدق بھی معتبر ہے،مصنف نے اس کو ذکر کیوں نہ کیا؟اس کا جواب دیا کہ بقاءصدق کا ذکر تعریف اول میں ہو چکا ہے،اور مصنف نے اس کی یہاں مخالفت نہ کی تو یہ بات معلوم ہوگئی بقاءصدق بھی یہاں(تعریف ثانی)میں معتبر ہے۔

ثم انه بين الخ :۔ایک فائدہ بیان کیا کہ مصنف نے قدماء کے طریقہ کے مطابق عکس کے نقیض کے احکام بیان کیے ،اور متاخرین کی ذکر کردہ مباحث کو چھوڑ دیا،دووجہوں سے۔(ا)متقدمین کی بیان کردہ تفصیل طالب علموں کے لیے کافی ہے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

۔(۲)متاخرین کی بیان کردہ مباحث میں تفصیل بہت زیادہ ہے جس کی یہاں گنجائش نہیں۔

متن:وحكمُ الموجِبَات ههناحكمُ السوالِبِ فى المستَوِى وبِالعكسِ
اورموجبات کاحکم یہاں سوالب کےحکم کی طرح ہےعکس مستوی میں اورعکس کے ساتھ

قوله ههنا اى فى عكسِ النقيضِ قولُه فى المستَوِى يعنِى كماانَّ السالبةَالكليةَ تنعَكِسُ فى العكسِ المستَوِى كنفسِها والجزئيةُ لاتنعكسُ اصلًا كذالكَ الموجبةُ الكليةُ فى عكسِ النقيضِ تنعَكِسُ كنفسِها والجزئيةُ لاتنعَكِسُ اصلاً لِصدقِ قولِنا بعضُ الحيوانِ لاانسانٌ وكذبِ بعضُ الانسانِ لاحيوانٌ وكذالك التِّسُعُ من الموجَّهَات اعنِى الوقتيتينِ المطلقتينِ والوقتيتينِ والوجوديتينِ والممكنتينِ والمطلقةِ العامةِ لاتنعَكِسُ اصلًا والبواقِى تنعَكِسُ على سبقِ تفصيلِه فى السوالِبِ فى العكسِ المستَوِىُ

ترجمہ :۔مصنف کا قول ہہنا یعنی عکس نقیض میں مصنف کا قول فی المستوی یعنی جس طرح سالبہ کلیہ کا عکس مستوی اسی کی طرح آتا ہے اور جزئیہ کا عکس بالکل نہیں آتا اسی طرح موجبہ کلیہ کا عکس نقیض اسی کی طرح ہوتا ہے اور جزئیہ کا عکس بالکل نہیں آتا۔بوجہ صادق ہونے ہمارے قول بعض الحیوان لاانسان کے اور بوجہ کاذب ہونے بعض الحیوان لاانسان کے۔اوراسی طرح نوموجہات یعنی وقتیتین مطلقتین ،وقتیتین ، وجودیتین ،ممکنتین اور مطلقہ عامہ کا عکس نہیں آتا اور باقیوں کا عکس نقیض اسی تفصیل پرآتا ہے جو گزرچکی ہے سوالب کے عکس مستوی میں۔

﴿تشریح﴾ یعنی کماان الخ:. متن کی وضاحت کرتے ہیں کہ موجبات کاحکم عکس نقیض میں ایسے ہیں جیسے سوالب کاحکم عکس مستوی میں ہے یعنی جس طرح سالبہ کلیہ کا عکس مستوی سالبہ کلیہ آتا ہے اورسالبہ جزئیہ کا عکس نہیں آتا،اسی طرح موجبہ کلیہ کاعکس نقیض موجبہ کلیہ آتا ہے اور موجبہ جزئیہ کا عکس نقیض نہیں آتا۔مثلاموجبہ جزئیہ کی مثال بعض الحیوان لاانسان، یہ صادق ہے لیکن اس کا عکس نقیض نہیں آتا،اسلیے کہ اگراس کا عکس نقیض آئے تو وہ موجبہ جزئیہ بعض الانسان لاحیوان ہوگا جو کہ کاذب ہے۔

وکذالک الخ:. نوموجہات موجبات کا عکس نہیں آتا،اوروہ نو یہ ہیں۔وقتیہ مطلقہ،منتشرہ مطلقہ،وقتیہ، منتشرہ،وجودیہ لاضروریہ،وجودیہ لادائمہ،ممکنہ عامہ،ممکنہ خاصہ اورمطلقہ عامہ۔اوران کے علاوہ جو باقی موجبات ہیں ان کا عکس نقیض اسی تفصیل کے ساتھ آتا ہے جوتفصیل سوالب کے عکس مستوی میں گزری،یعنی دائمہ مطلقہ،ضروریہ مطلقہ کا عکس نقیض دائمہ مطلقہ آتا ہے،عرفیہ عامہ اورمشروطہ عامہ کا عکس نقیض عرفیہ عامہ آتا ہے،عرفیہ خاصہ اورمشروطہ خاصہ کا عکس نقیض عرفیہ دائمہ فی البعض آتا ہے۔

قوله بالعكسِ اى حكمُ السوالِبِ ههناحكمُ الموجِباتِ فى المستَوِى فكمَا انَّ الموجبةَ لاتنعَكِسُ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

الاجزئيةً فكذالك السالبةُ ههنا لاتنعكِسُ الاجزئيةً لِجوازِ ان يكونَ نقيضُ المحمولِ فى السالبةِ اعمَّ من الموضوعِ ولايجوزُ سلبُ نقيضِ الاخصِّ من عينِ الاعمِّ كليًا مثلًا يَصِحُّ لاشئىَ من الانسانِ بلاحيوان ولاتصِحُّ لاشئىَ من الحيوانِ بلاانسان لِصدقِ بعضُ الحيوانِ لاانسانٌ كالفرس

ترجمہ :۔مصنف کا قول بالعکس یعنی سوالب کا حکم یہاں موجبات کے حکم طرح ہیں عکس مستوی میں پس جس طرح موجبہ کا عکس نہیں آتا مگر موجبہ پس اسی طرح سالبہ کا عکس یہاں نہیں آتا مگر جزئیہ بوجہ جائز ہونے اس بات کے کہ محمول کی نقیض سالبہ میں اعم ہو موضوع سے اور جائز نہیں ہے اخص کی نقیض کا سلب عین اعم سے کلی طور پر مثلاً صحیح ہے لاشئی من الانسان بلاحیوان اور صحیح نہیں لاشئی من الحیوان بلاانسان بوجہ صادق ہونے بعض الحیوان لاانسان کے مثلاً فرس۔

تشریح ای حکم الخ:. متن کی وضاحت کرتے ہیں کہ عکس نقیض میں سوالب کا حکم اسی طرح ہے جس طرح عکس مستوی میں موجبات کا حکم ہے یعنی جس طرح موجبہ خواہ کلیہ ہو یا جزئیہ اس کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے، اسی طرح سالبہ خواہ وہ کلیہ ہو یا جزئیہ اس کا عکس نقیض سالبہ جزئیہ آتا ہے سالبہ کلیہ نہیں آتا۔ اس لیے کہ ہوسکتا ہے سالبہ میں محمول کی نقیض موضوع سے اعم ہو اور موضوع اخص ہو، اب اگر سالبہ کلیہ کی نقیض سالبہ کلیہ آئے تو نقیض اخص کا عین اعم سے کلی طور پر مسلوب ہونا لازم آئیگا، اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اخص اعم کے تمام افراد پر صادق ہے، اعم کا اخص کے تمام افراد پر صادق آنا تو مسلم ہے لیکن اگر اخص بھی اعم کے تمام افراد پر صادق آئے تو اعم اور اخص کے درمیان تساوی کی نسبت ہوجائیگی حالانکہ ان کے درمیان عموم خصوص کی نسبت ہوتی ہے، پس معلوم ہوا نقیض اخص کا عین اعم سے کلی طور پر مسلوب ہونا محال ہے، اور مستلزم محال محال ہوتا ہے لہذا سالبہ کلیہ کے عکس نقیض کا سالبہ کلیہ ہونا محال ہوگا، پس نقیض سالبہ جزئیہ ہوگی۔ مثلاً سالبہ کلیہ کی مثال ہے لاشئی من الانسان بلاحیوان، یہ صادق ہے اس کا عکس نقیض سالبہ جزئیہ ہوگا اور وہ ہے بعض الحیوان لیس بلاانسان یہ صادق ہے اگر اس کا عکس نقیض سالبہ کلیہ لائیں یعنی لاشئی من الحیوان بلاانسان تو یہ کاذب ہے اس لیے کہ اس کی نقیض صادق ہے یعنی بعض الحیوان لاانسان۔ جیسے گھوڑا۔ جب نقیض صادق ہے تو سالبہ کلیہ باطل ہوگا۔ لہذا ثابت ہوا کہ سالبہ کلیہ کا عکس نقیض سالبہ جزئیہ آئیگا۔

وكذالِكَ بحسبِ الجِهَةِ الدائمتانِ والعامتانِ تنعَكِسُ حينيةً مطلقةً والخاصتانِ حينيةً لادائمةً والوقتيتانِ والوجوديتانِ والمطلقةِ العامةِ مطلقةً عامةً ولاعكسَ لِلمكنتينِ على قياسِ العكسِ فى الموجبَاتِ

ترجمہ :۔اور اسی طرح جہت کے لحاظ سے دائمتان اور عامتان کا عکس حینیہ مطلقہ آتا ہے، اور خاصتان کا عکس حینیہ لا دائمہ آتا ہے اور وقتیتان، وجودیتان اور مطلقہ عامہ کا عکس مطلقہ عامہ آتا ہے اور ممکنتین کا کوئی عکس نہیں موجبات میں عکس کے قیاس پر۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

تشریح وكذالك الخ :۔ایک فائدہ بیان کیا کہ موجہات موجبہ کا جو عکس مستوی آتا ہے، موجہات سالبہ کا وہی عکس نقیض آتا ہے چنانچہ دائمہ مطلقہ سالبہ اور ضروریہ مطلقہ سالبہ اور عرفیہ عامہ سالبہ اور مشروطہ عامہ سالبہ کا عکس نقیض حینیہ مطلقہ آتا ہے اور عرفیہ خاصہ سالبہ اور مشروطہ خاصہ سالبہ کا عکس نقیض حینیہ لا دائمہ آتا ہے اور وقتیہ ، اور منتشرہ اور وجودیہ لاضروریہ، وجودیہ لا دائمہ اور مطلقہ عامہ (سوالب) کا عکس نقیض مطلقہ عامہ آتا ہے۔اور ممکنہ عامہ سالبہ اور ممکنہ خاصہ سالبہ کا کوئی عکس نہیں آتا۔

متن:. والبيانُ البيانُ والنَّقضُ النقضُ
اور دلیل وہی دلیل ہے دلیل تخلف وہی دلیل تخلف ہے

قوله والبيانُ البيانُ يعني كماانَّ المطالِبَ المذكورةَ في العكسِ المستَوِى كانت تثبُتُ بالخُلفِ المذكورِ فكذاههنا قوله والنقضُ النقضُ اى مادةُ التخلّفِ ههنا هي مادةُ التخلفِ ثَمَّهُ

ترجمه :۔مصنف کا قول والبیان یعنی وہ دعاوی جو عکس مستوی میں مذکور ہوئے جو ثابت ہیں دلیل خلف کے ساتھ جو مذکور ہے پس اسی طرح یہاں پر ہے۔مصنف کا قول والنقض یعنی یہاں مادہ تخلف وہ ہے جو وہاں مادہ تخلف تھا۔

تشریح يعني الخ :۔متن کی وضاحت کی کہ جن موجہات کا عکس مستوی دلیل خلف کے ساتھ ثابت تھا انہی موجہات کا عکس نقیض بھی دلیل خلف کے ساتھ ثابت ہے، اور وہ دلیل خلف یہ ہے کہ اگر عکس نقیض صادق نہ ہو تو عکس نقیض کی نقیض صادق ہوگی ، اس نقیض کو جب اصل قضیہ کے ساتھ ملائیں گے تو جو نتیجہ حاصل ہوگا وہ محال ہوگا ، اور مستلزم محال محال ہوتا ہے لہذا عکس نقیض کی نقیض محال ہوگی پس عکس نقیض حق ہوگا۔

اى مادة الخ :. متن کی وضاحت کی کہ جن موجہات کا عکس مستوی دلیل تخلف کی وجہ سے نہیں آتا تھا انہی موجہات کا عکس نقیض بھی دلیل تخلف کی وجہ سے ثابت نہ ہوگا۔ وہ دلیل تخلف یہ ہے ان موجہات کا عکس نقیض اس لیے نہیں آتا کہ بسا اوقات اصل قضیہ بغیر عکس نقیض کے صادق آجاتا ہے، اگر عکس نقیض لازم ہوتا تو وہ قضیہ کبھی بھی عکس نقیض کے بغیر صادق نہ آتا۔

متن: وقد بُيّنَ انعكاسُ الخاصتينِ من الموجبةِ الجزئيةِ ههُنا ومنَ السالبةِ الجزئيةِ ثَمَّهُ الى العرفيةِ الخاصةِ بدليلِ الافتراضِ
اور تحقیق بیان کیا گیا خاصتان موجبتان جزئیتان کا انعکاس یہاں (عکس نقیض) اور خاصتان سالبتان جزئیتان کا انعکاس وہاں (عکس مستوی) عرفیہ خاصہ کی طرف دلیل افتراض کے ساتھ۔

قوله وقد بين الخ ، اَمَّا بيانُ انعكاسِ الخاصتينِ من السالبةِ الجزئيةِ في العكسِ المستَوِى الى العرفيةِ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

الخاصةِ فهو ان يقالَ متٰى صَدَقَ بالضرورةِ اوبالدوامِ بعضُ جٰ ليس بٰ مادامَ جٰ لادائماً اى بعضُ جٰ بٰ بالفعلِ صَدَقَ بعضُ بٰ ليس جٰ مادَامَ بٰ لادائمًا اى بعضُ بٰ جٰ بالفعلِ وذالِكَ بدليلِ الافتراضِ وهو ان يُفرَضَ ذاتُ الموضوعِ اعنِى بعضُ جٰ دٰ فدٰبٰ بحكمِ لادوامِ الاصلِ ودٰ جٰ بالفعلِ بحكمِ لادوامِ الاصلِ ودٰجٰ بالفعلِ لِصدقِ الوصفِ العنوانِيّ على ذاتِ الموضوعِ بالفعلِ على ماهو التحقِيقُ فيصدُقُ بعضُ بٰ جٰ بالفعلِ وهو لادوامُ العكسُ

ترجمہ:۔مصنف کا قول وقد بین الخ، بہرحال خاصتان سالبتان جزئیتان کا عکس مستوی عرفیہ خاصہ ہونے کا بیان پس یہ ہے کہ کہا جائے جب صادق ہو بالضرورۃ یا بالدوام بعض ج لیس ب مادام ج لا دائما یعنی بعض ج ب بالفعل تو صادق ہوگا بعض ب لیس ج مادام ب یعنی بعض ب ج بالفعل اور یہ دلیل افتراض کی وجہ سے ہے اور وہ یہ ہے کہ ذات موضوع یعنی بعض ج کو د فرض کرلیا جائے پس د ب ہوگا اصل کے لا دوام کے حکم کے مطابق اور د ج ہوگا بالفعل بوجہ وصف عنوانی کے ذات موضوع پر بالفعل صادق آنے کے جیسا کہ وہ تحقیق ہے پس صادق ہوگا بعض ب ج بالفعل اور یہی لا دوام کا عکس ہے۔

﴿تشریح﴾ امابیان الخ:۔ یہاں سے عرفیہ خاصہ سالبہ جزئیہ اور مشروطہ خاصہ سالبہ جزئیہ کا عکس مستوی بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں کا عکس عرفیہ خاصہ سالبہ جزئیہ آتا ہے۔ مثلا مشروطہ خاصہ ہے بالضرورۃ بعض الکاتب لیس بساکن الاصابع مادام کاتبا لا دائما، لا دائما سے اشارہ ہے بعض الکاتب ساکن الاصابع بالفعل کی طرف، اور عرفیہ خاصہ کی مثال ہے بالدوام بعض الکاتب لیس بساکن الاصابع مادام کاتبا لا دائما، لا دائما سے مراد بعض الکاتب ساکن الاصابع بالفعل۔ ہم کہتے ہیں ان دونوں کا عکس عرفیہ خاصہ سالبہ جزئیہ آتا ہے یعنی بعض الساکن لیس بکاتب مادام ساکنا لا دائما، لا دائما سے مراد بعض الساکن کاتب بالفعل۔

وذالک الخ:۔ یہاں سے اس عکس کی جزء ثانی یعنی بعض الساکن کاتب بالفعل کی دلیل بیان کرتے ہیں کہ یہ جزء ثانی دلیل افتراض سے ثابت ہے، اور وہ یہ ہے کہ ذات موضوع یعنی بعض الکاتب کو ہم زید فرض کرلیتے ہیں، اور اس کے لیے محمول ثابت کرکے ایک قضیہ بناتے ہیں اور کہتے ہیں زید ساکن الاصابع۔ یہ سکون اصابع کا حکم زید کے لیے اس وجہ سے ہے کہ اصل قضیہ کے لا دوام میں (یعنی جس کی طرف لا دوام سے اشارہ ہے جو کہ بعض الکاتب ساکن بالفعل ہے) بعض الکاتب کے لیے سکون اصابع ثابت ہے، جب بعض الکاتب کی جگہ ہم نے زید کو رکھ دیا تو اس کے لیے بھی سکون کا حکم ثابت ہوگا۔ اس کے بعد ہم وصف موضوع یعنی کتابت کو زید کے لیے بالفعل ثابت کرتے ہیں اور کہتے ہیں زید کاتب بالفعل۔ اس میں ہم نے زید کے لیے وصف کتابت کو بالفعل ثابت کیا اس لیے کہ حق مذہب جیسا کہ گزرا یہ ہے کہ وصف عنوانی کا ذات موضوع پر صدق بالفعل ہوتا ہے۔ یہ دو قضیے حاصل ہوگئے، ہم ان کو شکل ثالث کے مطابق ترتیب دیں گے اور یوں کہیں گے زید ساکن الاصابع وزید

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

کاتب بالفعل، تو نتیجہ ہوگا بعض ساکن الاصابع کاتب بالفعل۔ اور یہی عکس کا جزء ثانی ہے۔

ثم نقول ولیس ج مادام ب والا لَکانَ دٗ ج فی بعضِ اوقاتِ کونه ب فیکو نُ دٗب فی بعضِ اوقاتِ کونه ج لانَّ الوصفینِ اذَا تَقَارَنَا فی ذاتٍ واحدةٍ ثبَتَ کلٌّ واحدٍ منهما فی زمانِ الآخَرِ فی الجملةِ وقد کَانَ حکمُ الاصلِ انه لیسَ ب مادامَ ج هذاخلافُ المفروضِ فصَدَقَ بعضُ ب اعنی دٗلیس ج مادام ب وهو الجزءُ الاولُ من العکسِ فثَبَتَ العکسُ بِکَلاجزئیهِ فافْهَمْ .

ترجمہ:۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ (بعض ب) لیس بکاتب مادام ساکنا ورنہ زید کاتب ہوگا اس کے ساکن ہونے کے بعض اوقات میں پس زید ساکن الاصابع ہوگا اس کے کاتب ہونے کے بعض اوقات میں اس لیے کہ دو وصف جب ایک ذات میں جمع ہوں تو ثابت ہوتا ہے ان میں سے ہر ایک دوسرے کے زمانے میں فی الجملہ حالانکہ اصل کا حکم یہ تھا کہ وہ (یعنی بعض الکاتب یا زید) ساکن نہیں جب تک وہ کاتب ہے یہ خلاف مفروض ہے پس صادق آئی یہ بات کہ بعض ساکن یعنی زید کاتب نہیں جب تک وہ ساکن ہے اور یہ جزء اول کا عکس ہے پس ثابت ہوگا عکس اپنے دونوں جزؤں کے ساتھ پس سمجھ لے۔

﴿تشریح﴾ ثم نقول الخ:۔ یہاں سے اس عکس کی جزء اول کو ثابت کرتے ہیں کہ جزء اول یعنی بعض الساکن لیس بکاتب مادام ساکنا صادق ہے ورنہ اس کی نقیض حینیہ مطلقہ صادق ہوگی اور وہ یہ ہے زید (یعنی بعض الساکن) کاتب حین ہو ساکن۔ اور اس کے ساتھ ایک اور قضیہ بھی صادق ہوگا اور وہ یہ ہے زید (بعض الکاتب) ساکن حین ہو کاتب۔ یہ دوسرا قضیہ اس لیے صادق ہوگا کہ ضابطہ ہے جب دو وصف ایک ذات میں جمع ہو جائیں تو ہر ایک وصف دوسرے کے زمانے میں فی الجملۃ صادق ہوتا ہے، زید ایک ذات ہے جس میں کتابت اور سکون اصابع جمع ہیں، لہذا یہ دونوں ایک دوسرے کے زمانے میں فی الجملہ ثابت ہونگے، پس کتابت سکون کے زمانے میں فی الجملہ ثابت ہوگی اور سکون کتابت کے زمانے میں فی الجملہ ثابت ہوگا، یہ دوسرا قضیہ یعنی زید (بعض الکاتب) ساکن حین ہو کاتب درست نہیں اس لیے کہ یہ اصل قضیہ کے مخالف ہے، اصل قضیہ یہ تھا بعض الکاتب لیس بساکن مادام کاتبا۔ جب یہ دوسرا قضیہ باطل ہے تو نقیض حینیہ مطلقہ بھی باطل ہوگی، لہذا عکس حق ہوگا جو کہ یہ ہے بعض الساکن یعنی زید لیس بکاتب مادام ساکنا۔

واَمَّا بیانُ انعکاسِ الخاصتینِ من الموجِبَةِ الجزئیةِ فِیه فی عکسِ النقیضِ الی العرفیةِ الخاصةِ فهو اَنْ یقالَ اذاصَدَقَ بعضُ ج ب مادَامَ ج لادائماً ای بعضُ ج لیس ب بالفعلِ لَصدَقَ بعضُ مالیس ب لیس ج مادام لیس ب لادائمًا ای لیسَ بعضُ مالیس ب لیس ج بالفعلِ وذالِکَ بدلیلِ الافتراضِ وهو انْ یُفرَضَ ذاتُ الموضوعِ اعنِی بعضُ ج دٗ فدٗ ج بالفعلِ علی مذهَبِ الشیخِ وهو التحقیقُ ودٗلیس ب بالفعلِ وهو بحکمِ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

لادوامِ الاصلِ فیصْدُقُ بعضُ مالیس بٰ جٰ بالفعلِ وهو ملزومُ لادوامِ العکسِ لانَّ الاثباتَ یلزمُه نفیُ النفیِ

ترجمہ:۔اور بہرحال خاصتان موجبتان کا موجبہ جزئیہ سے عکس نقیض کا عرفیہ خاصہ آنے کا بیان پس وہ یہ ہے کہ کہا جائے جب صادق ہے بعض ج ب مادام ج لا دائما ، یعنی بعض ج لیس ب بالفعل، تو صادق آئیگا بعض مالیس ب لیس ج مادام لیس ب لا دائما، یعنی لیس بعض مالیس ب لیس ج بالفعل اور یہ دلیل افتراض کی وجہ سے ہے اور وہ یہ ہے کہ فرض کرلیا جائے ذات موضوع یعنی بعض ج کو د، پس دج ہوگا بالفعل شیخ کے مذہب کے مطابق اور یہی تحقیق ہے اور دب نہ ہوگا بالفعل اور اصل کے لادوام کے حکم کے ساتھ ہے، پس صادق ہوگا بعض مالیس ب ج بالفعل اور یہ لادوام کے عکس ملزوم ہے اس لیے کہ اثبات، لازم ہے اس کو نفی کی نفی۔

﴿تشریح﴾ یہاں سے مشروطہ خاصہ موجبہ جزئیہ اور عرفیہ خاصہ موجبہ جزئیہ کا عکس نقیض بیان کرتے ہیں، کہ ان دونوں کا عکس نقیض عرفیہ خاصہ آتا ہے۔مثلا مشروطہ خاصہ موجبہ جزئیہ اور عرفیہ خاصہ موجبہ جزئیہ کی مثال بالضرورۃ او بالدوام بعض الکاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا لا دائما، لا دائما سے اشارہ ہے بعض الکاتب لیس بمتحرک الاصابع بالفعل کی طرف، تو اس کا عکس نقیض ہوگا بعض مالیس بمتحرک الاصابع لیس کاتبا مادام لیس بمتحرک الاصابع لا دائما، لا دائما سے مراد لیس بعض مالیس متحرک الاصابع لیس کاتبا بالفعل ہے۔

وذالک الخ:۔یہاں سے عکس نقیض کے جزء ثانی کو ثابت کرتے ہیں جو کہ لیس بعض مالیس متحرک الاصابع لیس کاتبا بالفعل ہے۔حاصل یہ ہے کہ اصل قضیہ کے لادوام میں ذات موضوع یعنی بعض ج کو زید فرض کر لیتے ہیں اور اس کے لیے وصف موضوع کو بالفعل ثابت کرتے ہیں جیسا کہ شیخ بوعلی سینا کا مذہب ہے جو کہ حق ہے، اور کہتے ہیں زید کاتب بالفعل، اور پھر زید کے لیے وصف محمول کو بالفعل ثابت کرتے ہیں، اور کہتے ہیں زید لیس بمتحرک الاصابع بالفعل ہے (یہ دوسرا قضیہ اصل کے لادوام کے حکم کے مطابق ہے کیونکہ اصل کے لادوام میں لیس بمتحرک الاصابع بعض الکاتب کے لیے ثابت ہے، بعض الکاتب کو زید فرض کیا گیا تو زید کے لیے بھی لیس بمتحرک ثابت ہوگا) اب ان دونوں قضیوں کو ترتیب دیں اور کہیں گے زید لیس بمتحرک الاصابع بالفعل وزید کاتب بالفعل، نتیجہ ہوگا بعض مالیس بمتحرک الاصابع کاتب بالفعل۔ یہ عکس کا جزء ثانی تو نہیں ہے لیکن اس کا ملزوم ہے۔ کیونکہ عکس کا جزء ثانی یہ تھا لیس بعض مالیس بمتحرک الاصابع لیس کاتب بالفعل، اس میں لیس کاتب کی لیس متحرک سے نفی کی گئی ہے اس کا مطلب ہے کاتب کو لیس متحرک کے لیے ثابت کیا گیا ہے اس لیے کہ نفی کی نفی اثبات کا فائدہ دیتی ہے۔ ملزوم کا صدق لازم کو صدق کو مستلزم ہوتا ہے لہذا لازم بھی صادق ہوگا۔تو عکس نقیض کا جزء ثانی ثابت ہوگیا۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ثم نقول ولیسَ بٰ بالفعلِ مادا مَ لیس بٰ والالَکانَ جٰ فی بعضِ اوقاتِ کونِہ لیس بٰ فیکو نُ لیس بٰ فی بعضِ اوقاتِ کونِہ جٰ کمامَرَّ وقد کانَ حکمُ الاصلِ انَّہ بٰ مادامَ جٰ ھف فصَدَقَ انَّ بعضَ مالیس بٰ لیس جٰ مادام لیس بٰ وھو الجزءُ الاولُ من العکسِ فثَبَتَ العکسُ بِکِلَاجزئیہ فتَاَمَّلُ

ترجمہ :. پھر ہم کہتے ہیں کہ (بعض مالیس ب) لیس ج بالفعل مادام لیس ب ورنہ پس ہوگا وہ (بعض مالیس ب) ج حین ہولیس ب، پس ہوگا وہ (بعض الکاتب) لیس ب حین ہوج جیسا کہ گزرا، حالانکہ تحقیق اصل کا حکم یہ تھا کہ (بعض الکاتب) ب حین ہوج ۔ یہ خلاف مفروض ہے پس صادق ہے بعض مالیس ب لیس ج مادام لیس ب اور یہ عکس کی جزءاول ہے پس ثابت ہوا عکس اپنے دونوں جزؤں سمیت پس غور کر لے۔

﴿تشریح﴾ ثم نقول الخ : ۔یہاں سے عکس نقیض کے جزءاول کو ثابت کرتے ہیں کہ زید (بعض مالیس بمتحرک الاصابع) لیس بکاتب بالفعل مادام لیس بمتحرک الاصابع صادق ہے، اس لیے کہ اگر یہ صادق نہ ہوتو اس کی نقیض حینیہ مطلقہ صادق ہوگی یعنی زید (بعض مالیس بمتحرک الاصابع) کاتب حین ہولیس بمتحرک الاصابع، اوراس کے ساتھ ایک اورقضیہ بھی صادق ہوگا اور وہ یہ ہے زید (بعض الکاتب) لیس بمتحرک الاصابع حین ہوکاتب، (یہ دوسرا قضیہ اس لیے صادق ہوگا کہ ضابطہ گزرا ہے کہ جب دووصف ایک ذات میں جمع ہوجائیں تو ہرایک وصف دوسرے کے زمانے میں فی الجملہ ثابت ہوتا ہے) اور یہ دوسرا قضیہ اصل قضیہ کے جزءاول کے خلاف ہے کیونکہ اصل قضیہ کا جزءاول یہ تھا بعض الکاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا۔ یہ پہلی جزءمفروض الصدق ہے لہذا یہ دوسرا قضیہ کاذب ہے، جب دوسرا قضیہ کاذب ہے تو نقیض حینیہ مطلقہ بھی کاذب ہوگی لہذا عکس نقیض کا جزء اول حق ہوگا جو کہ یہ ہے بعض مالیس بمتحرک الاصابع لیس کاتب مادام لیس بمتحرک الاصابع ،

متن :فصلٌ القیاسُ قولٌ مولَّفٌ من قضایایَلزَمُ لِذاتِہ قولٌ آخَرُ
یہ فصل ہے، قیاس وہ قول ہے جو مرکب ہو قضایا سے کہ لازم ہو لذاتہ دوسرا قول۔

قولہ القیاس الخ ، ای مرکبٌ وھو اعمُّ من المولَّفِ اذقداعتُبِرَ فی المولَّفِ المناسبةُ بینَ اجزاءِ ہ لانَّہ ماخوذٌ من الاُلْفَةِ صرَّحَ بذالک المحقِّقُ الشریفُ فی حاشیةِ الکشافِ وح فذِکْرُ المولفِ بعد القولِ من قبیلِ ذکرِ الخاصّ بعدَ العامِ وھو متعارَفٌ فی التعریفاتِ وفی اعتبارِ التالیفِ بعدَ الترکیبِ اشارةٌ الی اعتبارِ الجزءِ الصوریِّ فی الحجةِ .

ترجمہ :. مصنف کا قول القیاس قول، یعنی مرکب، اور یہ مولف سے عام ہے اس لیے کہ تحقیق معتبر ہے اس کی اجزاء کے درمیان مناسبت کیونکہ یہ ماخوذ ہے الفت سے، اس کی تصریح کی ہے محقق شریف نے حاشیۂ الکشاف میں اوراس وقت پس

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

مولف کاذکرقول کے عام کے بعد خاص کے ذکر کی قبیل سے ہوگا۔اور یہ مشہور ہے تعریفات ہے اور ترکیب کے بعد تالیف کا اعتبار کرنے میں اشارہ ہے حجۃ میں جزءصوری کے معتبر ہونے کی طرف۔

﴿تشریح﴾ **القیاس الخ:.** مصنف کی عبارت کا حاصل یہ ہے کہ قیاس وہ قول ہے جو ایسے قضایا سے مرکب ہو کہ ان کو لذاتہ دوسرا قول لازم ہو۔

ای مرکب :۔ یہ قول کے مصداق کو ذکر کیا کہ قول سے مراد مرکب ہے۔

وھو اعم الخ :۔ یہ ایک سوال کا جواب ہے کہ قول کا معنی بھی مرکب ہے اور مولف کا معنی بھی مرکب ہے، لہذا قول کے بعد مولف کا ذکر تکرار ہوا؟ اس کا جواب دیا کہ قول یعنی مرکب عام ہے اور مولف خاص ہے، اس لیے کہ مولف الفت سے ہے، تو مولف کے اجزاء کے درمیان الفت یعنی مناسب پائی جاتی ہے، اس کی تصریح محقق شریف نے حاشیۃ الکشاف میں کی ہے ۔جبکہ مرکب عام ہے خواہ اس کے اجزاء کے درمیان مناسب ہو یا نہ ہو۔پس قول یعنی مرکب کے بعد مولف کا ذکر ذکر العام بعد الخاص کی قبیل سے ہوا۔اور تعریفات میں یہ عام ہے۔

وفی اعتبار الخ :۔ ایک سوال کا جواب ہے کہ مولف کو قول کے بعد ذکر کرنے میں کیا فائدہ ہے؟ اس کا جواب دیا جس کو سمجھنے سے پہلے یہ سمجھیں کہ قیاس کے دو جزء ہوتے ہیں جزء مادی اور جزءصوری، جزء مادی وہ قضایا ہیں جن سے قیاس مرکب ہوتا ہے اور جزءصوری وہ ہیئت ہوتی ہے جو مقدمات کو ترتیب دینے سے حاصل ہوتی ہے ۔جواب کا حاصل یہ ہے کہ مولف سے قیاس کے جزءصوری کی طرف اشارہ ہے، مصنف نے قول کے بعد مولف کو ذکر کیا تا کہ اس بات کی طرف اشارہ ہو جائے کہ جس طرح قیاس میں جزء مادی معتبر ہوتا ہے، جزءصوری بھی معتبر ہوتا ہے۔

فالقولُ يشتَمِلُ المركباتِ التامةَ وغيرَها كلَّها وبقولِه مولفٌ من قضاياخَرَجَ ماليس كذالكَ كالمركباتِ الغيرِ التامَّةِ والقضيةِ الواحدةِ المستَلْزِمَةِ لِعكسِها اوعكسِ نقيضِها اَمَّاالبسيطةُ فظاهِرٌ واَمَّا المركبةُ فَلِانَّ المتبادِرَ من القضايا القضاياالصريحةُ والجزءُ الثانِي من المركبةِ ليس كذالك اولانَّ المتبادِرَ من القضايا مَايُعَدُّ فی عرفِهِم قضايا متعددةٌ وبقولِه يلزَمُ خَرَجَ الاستقراءُ والتمثيلُ اذلايَلزَمُ منها شئٌ نَعَمْ يحصُلُ منها الظنُّ بشی وبقولِه لِذاتِه خَرَجَ مايلزَمُ منه قولٌ آخَرُ بواسطةِمقدمةٍ خارجيةٍ كقياسِ المساواتِ نحوُ آمُساوٍلبٍ وبٌ مُساوٍلجٍ فانه يلزَمُ من ذالك انَّ آمُساوٍلجٍ لكن لالِذاتِه بل بواسطةِ مقدمةٍ خارجيةٍ وهی انَّ مُساوِیَ المُساوِی مُساوٍ.

ترجمہ :۔ پس قول شامل ہے مرکبات تامہ اور غیر تامہ کو اور اس کے قول مولف من قضایا نکل گئے وہ جو اس طرح نہیں، جیسے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

مرکبات غیر تامہ اور قضیہ واحدہ جومستلزم ہو اس کے عکس مستوی یا اس کے عکس نقیض کو، بہرحال بسیطہ تو وہ ظاہر ہے، اور بہرحال مرکبہ پس اس لیے کہ قضایا سے متبادر قضایا صریحہ ہیں، اور مرکبہ کا جزءِ ثانی اس طرح نہیں ہوتا۔ یا اس لیے کہ متبادر قضایا سے وہ قضایا ہیں جو شمار ہوتے ہیں ان کے عرف میں قضایا متعددہ، اور اس کے قول یلزم سے خارج ہو گئے استقراء اور تمثیل اس لیے کہ ان دونوں سے لازم نہیں ہوتی کوئی شئی، جی ہاں ان دونوں سے کسی شئی کا گمان حاصل ہوتا ہے۔ اور اس کے قول لذاتہ سے وہ قول نکل گیا جس سے دوسرا قول لازم ہو لیکن لذاتہ نہیں بلکہ مقدمہ خارجیہ کے واسطے سے جیسے قیاس مساوات، جیسے آ مساوی ہے ب کے اور ب مساوی ہے ج کے، اس لیے کہ اس سے لازم ہے یہ بات کہ آ مساوی ہے ج کے لیکن لذاتہ بلکہ مقدمہ خارجیہ کے واسطہ سے اور وہ ہے کہ مساوی کا مساوی مساوی ہوتا ہے۔

﴿تشریح﴾ فالقول الخ :۔قیاس کی تعریف کے فوائد قیود ذکر کرتے ہیں کہ قول بمنزلہ جنس ہے جو تمام مرکبات تامہ وغیر تامہ کو شامل ہے، مولف من قضایا بمنزلہ فصل اول کے ہے جس سے مرکبات غیر تامہ خارج ہو گئے، اور وہ قضیہ واحدہ بھی خارج ہو گیا جو اپنے عکس مستوی یا عکس نقیض کو مستلزم ہوتا ہے، خواہ وہ بسیطہ ہو یا مرکبہ، بسیطہ کا خارج ہونا تو ظاہر ہے کیونکہ وہ قضایا نہیں بلکہ ایک قضیہ ہوتا ہے، اور مرکبہ اس لیے خارج ہو گیا کہ قضایا سے متبادر قضایا صریحہ ہیں، اور مرکبہ کی جزءِ ثانی قضیہ صریحہ نہیں ہوتی ۔اور یا اس وجہ کہ قضایا سے متبادر وہ قضایا ہیں جو مناطقہ کی عرف میں قضایا متعددہ میں سے شمار ہوتے ہوں، اور قضایا مرکبہ قضایا متعددہ میں سے شمار نہیں ہوتے۔ یلزم بمنزلہ فصل ثانی ہے، اس سے استقراء اور تمثیل خارج ہو گئے کیونکہ ان دونوں سے کوئی شئی لازم نہیں ہوتی، بلکہ ان سے کسی شئی کا فقط ظن حاصل ہوتا ہے اور لذاتہ بمنزلہ فصل ثالث کے ہے اس سے وہ قول خارج ہو گیا جو دوسرے قول کو لازم تو ہو لیکن لذاتہ نہیں بلکہ مقدمہ خارجیہ کے واسطے سے، جیسے قیاس مساوات۔ قیاس مساوات کہتے ہیں کہ قضیہ اولی کے محمول کے متعلق کو قضیہ ثانیہ کا موضوع بنا دیا جائے جیسے آ مساوی لب و ب مساوی لج، تو نتیجہ ہو گا آ مساو لج۔ اس میں ب قضیہ اول کے محمول کا متعلق ہے لیکن دوسرے قضیہ کا موضوع ہے۔ اور یہ جو نتیجہ ہے آ مساو لج یہ اس پہلے کو قول کو لازم تو ہے لیکن لذاتہ نہیں بلکہ ایک اور مقدمہ خارجیہ کی وجہ سے جو کہ یہ ہے کہ شئی کے مساوی کا مساوی اس شئی کا مساوی ہوتا ہے۔

وقیاسُ المساواتِ معَ هذِه المقدمةِ الخارجيةِ يَرجِعُ الى قياسينِ وبدونِها ليسَ من اقسامِ الموصِلِ بالذاتِ فاعْرِفْ ذالک والقولُ الآخَرُ اللازِمُ من القياسِ تسمّٰى نتيجةً ومطلوبًا

ترجمہ :۔اور قیاس مساوات اس مقدمہ خارجیہ کے ساتھ راجع ہوتا ہے دو قیاسوں کی طرف، اور اس مقدمہ کے بغیر یہ موصل بالذات کی اقسام میں سے نہیں ہے پس اس کو جان لے، اور قول آخر جو قیاس سے لازم ہوتا ہے اس کا نام نتیجہ اور مطلوب رکھا جاتا ہے۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

﴿تشریح﴾ وقیاس الخ :۔ یہ ایک سوال کا جواب ہے کہ قیاس مساوات کو جب اس مقدمہ خارجیہ کے ساتھ ملا کر ترتیب دیں تو یہ نتیجہ کی طرف موصل بالذات ہوتا ہے، تو پھر اس کو قیاس کی تعریف سے خارج کیوں کیا؟ اس کا جواب دیا کہ قیاس مساوات اور اس مقدمہ خارجیہ کو جب ملا کر ترتیب دیں تو درحقیقت یہ دو قیاس بن جاتے ہیں جبکہ ہماری بحث ایک قیاس میں ہے۔ وہ دو قیاس اس طرح بنتے ہیں پہلا قیاس ہے آ مساو لب وب مساو لج، اور دوسرا قیاس یہ ہے آ مساو لمساو لج ومساو المساوی مساو۔ تو نتیجہ ہے آ مساو لج۔

والقول الآخر الخ:۔ ایک اصطلاح بیان کی کہ وہ دوسرا قول جو قیاس کی وجہ سے لازم ہوتا ہے اس کو نتیجہ اور مطلوب کہتے ہیں۔

متن: فانَ کانَ مذکوراً فیہ بمادتِہ وھیئتِہ فاستثنائِیٌ والافاقترانیٌ حملیٌ اوشرطیٌ وموضوعُ المطلوبِ من الحملیِّ یسمّٰی اصغرَ ومحمولُہ اکبرَ والمتکرّرُ اوسطَ ومافیہ الاصغَرُ صغری والاکبرُ کُبریٰ
پس اگر وہ قول آخر اس میں مذکور ہوا پنے مادہ اور ہیئت کے ساتھ تو وہ قیاس استثنائی ہے ورنہ پس اقترانی ہے حملی یا شرطی۔ اور حملی سے نتیجہ کا موضوع، اس کا نام رکھا جاتا ہے اصغر اور اس کے محمول کا نام رکھا جاتا ہے اکبر اور جو مکرر ہو اس کا نام رکھا جاتا ہے حد اوسط اور جس میں اصغر ہو وہ صغری ہے اور جس میں اکبر ہو وہ کبری ہے

قولہ فان کان ، ای القولُ الآخَرُ الذی ھو النتیجۃُ والمرادُ بمادتِہ طرفَاہ المحکومُ علیہ وبِہ والمرادُ بھیئتِہ الترتیبُ الواقِعُ بینَ طرفَیہِ سواءٌ تحقَّقَ فی ضمنِ الایجابِ اوالسلبِ فانَّہ قد یکونُ المذکورُ فی الاستثنائیّ نقیضُ النتیجۃِ کقولِنا ان کان ھذا انسانًا کان حیوانًا لکنَّہ لیس بحیوان ینتِجُ انَّ ھذا لیس بانسان والمذکورُ فی القیاسِ ھذاانسانٌ وقدیکون المذکورُ فیہ عینَ النتیجۃِ کقولک فی المثالِ المذکورِ لکنَّہ انسانٌ یُنتِجُ انَّ ھذاحیوانٌ

ترجمہ :۔ مصنف کا قول فان کان، یعنی دوسرا قول جو کہ نتیجہ ہے، اور مادتہ سے مراد اس کی دونوں طرفیں محکوم علیہ اور محکوم بہ ہیں اور اس کی ہیئت سے مراد وہ ترتیب ہے جو اس کی دونوں طرفوں کے درمیان واقع ہوتی ہے برابر ہے خواہ وہ متحقق ہو ایجاب کے ضمن میں یا سلب کے ضمن میں اس لیے کہ کبھی وہ چیز جو قیاس استثنائی میں مذکور ہوتی ہے وہ نتیجہ کی نقیض ہوتی ہے جیسے ہمارا قول اگر یہ انسان ہے تو حیوان ہے لیکن یہ حیوان نہیں تو یہ نتیجہ دے گا کہ یہ انسان نہیں حالانکہ قیاس میں مذکور یہ ہے کہ یہ انسان ہے۔ اور کبھی وہ چیز جو اس میں مذکور ہوتی ہے وہ عین نتیجہ ہوتی ہے جیسے تیرا قول مثال مذکور میں لیکن یہ انسان ہے، نتیجہ دے گا کہ یہ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

حیوان ہے۔

تشریح فان کان الخ :۔مصنف کی عبارت کا حاصل یہ ہے کہ قیاس کی دو قسمیں ہیں قیاس استثنائی اور قیاس اقترانی۔ قیاس استثنائی وہ قیاس ہے جس میں نتیجہ اپنے مادہ اور ہیئت کے ساتھ اس میں مذکور ہو۔ جیسے ان کان ہذا انسان کان حیوان لکنہ انسان، تو نتیجہ ہوگا ہذا حیوان، اب ہذا حیوان جو نتیجہ ہے وہ قیاس میں اپنے مادہ اور ہیئت سمیت مذکور ہے۔

ای القول الخ :۔متن کے الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں کہ قول آخر سے مراد نتیجہ ہے، مادہ سے مراد محکوم علیہ اور محکوم بہ ہیں اور ہیئت سے مراد وہ ترتیب ہے جو نتیجہ کی دونوں طرفوں کے درمیان واقع ہوتی ہے۔

سواء الخ :۔ یہ ایک سوال کا جواب ہے کہ قیاس استثنائی کی یہ تعریف جامع نہیں اس لیے کہ یہ اس قیاس استثنائی پر تو صادق آتی ہے جس میں نتیجہ بعینہ قیاس میں مذکور ہو جیسے ان کان ہذا انسان کان حیوانا لکنہ انسان فہذا حیوان اب ہذا حیوان، نتیجہ بعینہ قیاس میں مذکور ہے۔لیکن اس قیاس استثنائی پر یہ تعریف صادق نہیں آتی جس میں نتیجہ کی نقیض مذکور ہو بعینہ نتیجہ مذکور نہ ہو جیسے ان کان ہذا انسانا کان حیوانا لکنہ لیس بحیوان تو نتیجہ ہوگا فہذا لیس بانسان۔ یہ نتیجہ بعینہ قیاس میں مذکور نہیں بلکہ اس کی نقیض یعنی ہذا انسان مذکور ہے۔اس کا جواب دیا کہ نتیجہ کے قیاس میں مذکور ہونے کا مطلب ہے اس کا مادہ اور ہیئت موجود ہو قطع نظر کرتے ہوئے خصوصیت کیفیت کے، خواہ ایجاب کی صورت ہو یا سلب کی صورت ہو، پس فہذا لیس بانسان یہ نتیجہ اپنے مادہ اور ہیئت کے ساتھ قیاس میں مذکور ہے اگرچہ یہ نتیجہ سلب کی صورت میں ہے۔

قوله فالاستثنائِیُّ لِاشتمالِه علی کلمةِ الاستثناءِ اعنِی لکن قولُه والا ای وان لم یکُنِ القولُ الآخَرُ مذکوراًفی القیاسِ بمادتِه وھیئتِه وذالک بان یکونَ مذکوراًبمادتِه لابھیئتِه اذلایعقِلُ وجودُ الھیئتِه بدونِ المادةِ وکذا لایَعقِلُ قیاسٌ لایشمَلُ علی شئی من اجزاءِ النتیجةِ المادیةِ والصوریةِ ومن ھذا یُعلَمُ انه لوحُذِفَ قولُه بمادتِه لکان اولٰی قوله فالاقترانیُّ لاقترانِ حدودِالمطلوبِ فیه وھی الاصغرُ والاکبرُ والاوسطُ

ترجمہ :مصنف کا قول فالاستثنائی، بوجہ اس کے مشتمل ہونے کے کلمۂ استثناء پر یعنی لکن پر، مصنف کا قول والا، یعنی اگر قول آخر قیاس میں مذکور نہ ہوا اپنے مادہ اور ہیئت کے ساتھ اور یہ بایں طور کہ وہ مذکور ہوا اپنے مادہ کے ساتھ نہ کہ اپنی ہیئت کے ساتھ اس لیے کہ ہیئت کا وجود متصور نہیں ہے بغیر مادہ کے، اور اسی طرح متصور نہیں ہے ایسا قیاس جو نتیجہ کے اجزاء مادیہ اور اجزاء صوریہ میں سے کسی کو شامل نہ ہو اور اسی سے معلوم ہوگئی یہ بات کہ اگر حذف کر دیا جاتا مصنف کا قول بمادتہ تو یہ بہتر ہوتا، مصنف کا قول فالاقترانی، بوجہ نتیجہ کے حدود کے اس میں مقترن ہونے کے، اور وہ حدود اصغر، اکبر اور حد اوسط ہیں۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

﴿تشریح﴾ **لاشتماله الخ:۔** قیاس استثنائی کی وجہ تسمیہ ذکر کی، کہ اس کو استثنائی اس لیے کہتے ہیں کہ یہ کلمہ استثناء یعنی لکن پر مشتمل ہوتا ہے

قولہ والا:۔ قیاس اقترانی کی تعریف کی کہ یہ وہ قیاس ہے جس میں نتیجہ اپنے مادہ اور ہیئت دونوں کے ساتھ قیاس میں مذکور نہ ہو جیسے ہر انسان جاندار ہے ہر جاندار جسم ہے نتیجہ ہر انسان جسم ہے۔ اب یہ نتیجہ اپنے مادہ کے ساتھ تو قیاس میں موجود ہے لیکن اپنی ہیئت وترتیب کے ساتھ موجود نہیں

وذالک الخ:۔ قیاس اقترانی میں نتیجہ جو اپنے مادہ اور ہیئت کے ساتھ قیاس میں مذکور نہیں ہوتا اس کی تین صورتیں ہیں۔(۱) قیاس میں نتیجہ کا مادہ مذکور ہو ہیئت مذکور نہ ہو(۲) ہیئت موجود ہو مادہ موجود نہ ہو(۳) مادہ اور ہیئت دونوں موجود نہ ہوں، فقط پہلا احتمال صحیح اور مراد ہے، دوسرا اور تیسرا احتمال غلط ہے، دوسرا اس لیے غلط ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ ہیئت ہو اور مادہ نہ ہو اس لیے کہ ہیئت مادہ سے پیدا ہوتی ہے، اور تیسرا احتمال اس لیے غلط ہے کہ ایسا کوئی قیاس متصور نہیں جس میں نتیجہ کا مادہ بھی نہ ہو اور ہیئت بھی نہ ہو۔

ومن ھذاالخ:۔ مصنف پر اعتراض ذکر کرتے ہیں کہ قیاس استثنائی اور قیاس اقترانی میں فرق صرف ہیئت کے اعتبار سے ہے، قیاس استثنائی میں نتیجہ کی ہیئت موجود ہوتی ہے قیاس اقترانی میں موجود نہیں ہوتی، باقی رہا نتیجہ کا مادہ، تو وہ دونوں میں موجود ہوتا ہے، پس مصنف کو چاہیے تھا کہ بمادتہ کے لفظ کو حذف کرتے اور یوں کہتے فان کان مذکورا بہیئتہ فاستثنائی۔

لاقتران الخ:۔ قیاس اقترانی کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہیں کہ یہ اقتران سے ہے بمعنی ملنا، قیاس اقترانی میں بھی نتیجہ کے حدود یعنی اصغر (نتیجہ کا موضوع) اکبر (نتیجہ کا محمول) اور حداوسط ملے ہوئے ہوتے ہیں اس لیے اس کو اقترانی کہتے ہیں۔

قوله حملیٌ ای قیاسُ الاقترانیّ ینقَسِمُ الی حملیٍ وشرطیٍ لانّه ان کان مرکبًا من الحملیاتِ الصرفَةِ فحملیٌ نحو العالَمُ متغیَّرٌ وکلُّ متغیرٍ حادثٌ فالعالَمُ حادِثٌ والافشرطیٌ سواءٌ تَرَکَّبَ من الشرطیاتِ الصرفَةِ نحو کلما کانت الشمسُ طالعةً فالنهارُ موجودٌ وکلماکانَ النهارُ موجودًا فالعالَمُ مضیٔیٌ فکلما کانَتِ الشمسُ طالعةً فالعالَمُ مضیٔیٌ اوتَرَکَّبَ من الحملیةِ والشرطیةِ نحوُ کلما کان هذاالشئُ انسانًا کان حیوانًا وکلُّ حیوانٍ جسمٌ فکلما کانَ هذاانسانٌ کانَ جسمًا وقدَّمَ المصنفُ البحثُ عن الاقترانیّ الحملیّ علی الشرطیّ لِکونِه ابسطَ من الشرطیّ

ترجمہ:۔ مصنف کا قول حملی، یعنی قیاس اقترانی منقسم ہوتا ہے حملی اور شرطی کی طرف، اس لیے کہ اگر وہ مرکب ہو محض حملیات سے تو وہ حملی ہے جیسے العالم متغیر وکل متغیر حادث فالعالم حادث۔ ورنہ پس وہ شرطی ہے برابر ہے وہ مرکب شرطیات محضہ سے جیسے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

جب سورج طلوع ہوگا دن موجود ہوگا اور جب دن موجود ہوگا تو عالم روشن ہوگا، پس جب سورج طلوع ہوگا عالم روشن ہوگا۔ یا وہ مرکب ہو حملیہ اور شرطیہ سے جیسے جب بھی یہ شئی انسان ہوگی تو حیوان ہوگی اور ہر حیوان جسم ہے، تو جب بھی یہ شئی انسان ہوگی تو جسم ہوگی اور مصنف نے مقدم کیا حملی کی بحث کو شرطی کی بحث پر بوجہ اس کے شرطی سے کم اجزاء والے ہونے کے۔

﴿تشریح﴾ **ای قیاس الخ:** ۔قیاس کی تقسیم کرتے ہیں کہ قیاس کی دو قسمیں ہیں قیاس اقترانی اور قیاس شرطی، قیاس اقترانی وہ قیاس ہے جو محض قضایا حملیہ سے مرکب ہو جیسے العالم متغیر وکل متغیر حادث، تو نتیجہ ہوگا العالم حادث۔ اور قیاس شرطی وہ ہے جو محض حملیات سے مرکب نہ ہو خواہ وہ محض شرطیات سے مرکب ہو یا قضیہ حملیہ اور قضیہ شرطیہ سے مرکب ہو، محض قضایا شرطیہ سے مرکب ہو جیسے کلما کانت الشّمس طالعۃ فالنہار موجود، وکلما کان النہار موجودا فالعالم مضئی ۔ تو نتیجہ ہوگا کلما کان الشّمس طالعۃ فالعالم مضئی ۔ اور قضیہ حملیہ اور قضیہ شرطیہ سے مرکب ہو جیسے کلما کان ہذا الشی انسانا کان حیوانا وکل حیوان جسم ۔ نتیجہ ہے کلما کان ہذا الشئی انسانا کان جسما۔

وقدم الخ :ایک سوال کا جواب ہے کہ مصنف کے قیاس اقترانی کی بحث کو قیاس استثنائی کی بحث سے مقدم کیوں کیا؟ اس کا جواب دیا کہ قیاس اقترانی بمنزلہ بسیط کے ہے کیونکہ اس کے اجزاء تھوڑے ہوتے ہیں اور قیاس شرطی بمنزلہ مرکب کے ہے، بسیط مرکب سے مقدم ہوتا ہے اس لیے قیاس اقترانی کو قیاس شرطی سے مقدم کیا۔

قولہ من الحملیّ ای من الاقترانیّ الحملیِّ قولہ اصغرَ لِکونِ الموضوعِ فی الغالِبِ اخصَّ من المحمولِ واقلَّ افرادًا منہ فیکونُ المحمولُ اکبرَواکثرَافرادًا منہ قولُہ والمتَکَرِّرُ الاوسطَ لِتَوَسِّطِہ بینَ الطرفینِ قولہ ومافیہ ای المقدمۃُ التی فیہاالاصغَرُ وتذکیرُالضمیرِ نظراًالی لفظِ الموصولِ قولہ الصغری لِاشتمالِہا علی الاصغَرِ قولہ الکبری مافیہ الاکبرُ الکبریٰ لاشتمالِہا علی الاکبَرِ

ترجمہ: . مصنف کا قول من الحملی یعنی اقترانی حملی سے، مصنف کا قول اصغر، بوجہ موضوع کے عام طور پر اخص ہونے کے محمول کی نسبت اور بوجہ اس کے افراد کے قلیل ہونے کے، پس محمول اکبر ہوگا اور اس کے افراد زیادہ ہونگے ۔مصنف کا قول والمتکرر الاوسط، بوجہ اس کے طرفین کے درمیان میں ہونے کے، مصنف کا قول ومافیہ یعنی وہ مقدمہ جس میں اصغر ہوتا ہے، اور ضمیر کو مذکر لانا لفظ موصول کی طرف نظر کرتے ہوئے ہے ۔مصنف کا قول الصغری بوجہ اسکے اصغر پر مشتمل ہونے کے اور مصنف کا قول الکبری یعنی وہ مقدمہ جس میں اکبر ہو بوجہ اس کے اکبر پر مشتمل ہونے کے۔

﴿تشریح﴾ **من الحملی** :۔مصنف کی عبارت کا حاصل یہ ہے کہ قیاس اقترانی حملی میں نتیجہ کے موضوع کو اصغر اور نتیجہ کے محمول کو اکبر کہتے ہیں، اور وہ الفاظ جو متکرر ہوتے ہیں ان کو حد اوسط کہتے ہیں، اور وہ مقدمہ جس میں اصغر ہو اس کو صغری اور وہ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

مقدمہ جس میں اکبر ہو اس کو کبری کہتے ہیں۔

ای من الاقترانی :۔اشارہ کیا کہ مصنف کا قول الحملی صفت ہے اس کا موصوف محذوف ہے جو کہ الاقترانی ہے۔

لکون الخ:. اصغر کی وجہ تسمیہ ہے کہ عام طور پر نتیجہ کا موضوع محمول سے اخص ہوتا ہے اور اس کے افراد قلیل ہوتے ہیں اس لیے اس کو اصغر کہتے ہیں اور اکبر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ نتیجہ کے محمول کے افراد زیادہ ہوتے ہیں اس لیے اس کو اکبر کہتے ہیں

لتوسطه الخ:. حد اوسط کی وجہ تسمیہ ہے کہ وہ الفاظ جو صغری اور کبری میں متکرر رہوتے ہیں ان کو حد اوسط اسلیے کہتے ہیں کہ وہ اصغر اور اکبر کے درمیان میں ہوتے ہیں۔

ای المقدمة الخ:. ما کا مصداق بیان کیا کہ اس سے مراد مقدمہ ہے، مطلب یہ ہے کہ وہ مقدمہ جس میں اصغر ہو اس کو صغری کہتے ہیں۔

وتذکیر الخ:. ایک سوال کا جواب ہے کہ جب ما سے مراد مقدمہ ہے تو مقدمہ تو مونث ہے، پھر اس کی طرف فیہ کی ضمیر مذکر راجع کرنا کیسے درست ہوا؟ اس کا جواب دیا کہ ما لفظ کے اعتبار سے مذکر ہے، لہذا فیہ کی ضمیر مذکر کو اس کی طرف راجع کرنا درست ہوا۔

لاشتمالهاالخ:. صغری کی وجہ تسمیہ بیان کی کہ صغری کو صغری اس لیے کہتے ہیں کہ وہ اصغر پر مشتمل ہوتا ہے،

لاشتمالهاالخ:. کبری کی وجہ تسمیہ بیان کی کہ کبری کو کبری اس لیے کہتے ہیں کہ وہ اکبر پر مشتمل ہوتا ہے

متن:. والاوسَطُ اِمَّا محمولٌ فی الصغریٰ وموضوعٌ فی الکبریٰ فهو الشکلُ الاولُ اومحمولُهما فالثانِی اوموضوعُهما فالثالث اوعکسُ الاولِ فالرابعُ

اور حد اوسط یا محمول ہوگا صغری اور موضوع ہوگا کبری میں پس وہ شکل اول ہے یا ان دونوں کا محمول ہوگا پس وہ شکل ثانی ہے یا ان دونوں کا موضوع ہوگا پس وہ شکل ثالث ہے یا اول کا عکس ہوگا پس وہ شکل رابع ہے

قوله الشکل الاول یسمّٰی اوّلًا لانَّ انتاجَه بدیهیٌ وانتاجُ البواقِی نظریٌ یُرجَعُ الیه فیکونُ اسبقَ واقدَمَ فی العلمِ قوله فالثانِی لاشتراکِه معَ الاولِ فی اشرَفِ المقدمتینِ اعنِی الصغریٰ قولُه فالثالِثُ لاشتراکِه معَ الاولِ فی اخسّ المقدمتَینِ اعنِی الکبریٰ قولُه فالرابِعُ لکونِه فی غایةِ البعدِ عن الاوَّلِ

ترجمہ :۔مصنف کا قول الشکل الاول، اس کا نام اول رکھا جاتا ہے اس لیے کہ اس کا نتیجہ دینا بدیہی ہے اور باقیوں کا نتجہ دینا نظری ہے اول کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، پس شکل اول سب سے پہلے اور علم میں سب سے مقدم ہے۔مصنف کا قول فالثانی بوجہ اس کے شریک ہونے کے شکل اول کے ساتھ افضل مقدمہ یعنی صغری میں، مصنف کا قول فالثالث بوجہ اس کے شکل اول کے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ساتھ شریک ہونے کے گھٹیا مقدمہ یعنی کبری میں، مصنف کا قول فالرابع، بوجہ اسکے شکل اول سے انتہائی دور ہونے کے۔

﴿تشریح﴾ قوله الشکل الاول: ۔مصنف کی عبارت کا حاصل یہ ہے کہ قیاس کی شکلیں چار ہیں۔شکل اول، شکل ثانی، شکل ثالث اور شکل رابع ۔شکل اول یہ ہے کہ حداوسط صغری میں محمول کبری میں موضوع ہو جیسے ہر انسان جاندار ہے ہر جاندار جسم ہے ۔لہذا ہر انسان جسم ہے شکل ثانی یہ ہے کہ حداوسط صغری اور کبری دونوں میں محمول ہو جیسے ہر انسان جاندار ہے کوئی پتھر جاندار نہیں لہذا کوئی انسان پتھر نہیں ۔شکل ثالث یہ ہے کہ حداوسط صغری اور کبری دونوں میں موضوع ہو جیسے ہر انسان جاندار ہے کوئی انسان پتھر نہیں نتیجہ کوئی انسان پتھر نہیں ۔شکل رابع یہ ہے کہ حداوسط صغری میں موضوع اور کبری میں محمول ہو جیسے ہر انسان جاندار ہے کوئی پتھر انسان نہیں نتیجہ کوئی جاندار پتھر نہیں۔

یسمی الخ: شکل اول کی وجہ تسمیہ بیان کی کہ شکل اول کا نتیجہ دینا بدیہی ہے باقی شکلوں کا نتیجہ دینا نظری ہے، باقیوں کو شکل اول کی طرف راجع کیا جاتا ہے، پس شکل اول سابق اور مقدم فی العلم ہوئی اس لیے اس کو شکل اول کہتے ہیں

لاشتراکہ الخ:. شکل ثانی کی وجہ تسمیہ ہے کہ شکل ثانی شکل اول کے ساتھ افضل مقدمہ یعنی صغری میں شریک ہوتی ہے وہ اس طرح کہ دونوں میں حداوسط صغری میں محمول ہوتا ہے، اس لیے اس کو شکل ثانی کہتے ہیں۔

لاشتراکه الخ: ۔شکل ثالث کی وجہ تسمیہ ہے کہ شکل ثالث شکل اول کے ساتھ گھٹیا مقدمہ یعنی کبری میں شریک ہوتی ہے وہ اس طرح کہ دونوں میں حداوسط کبری میں موضوع ہوتا ہے، اس لیے اس کو شکل ثالث کہتے ہیں

لکونہ الخ: ۔شکل رابع کی وجہ تسمیہ ہے کہ شکل رابع شکل اول سے انتہائی دور ہے، کیونکہ وہ شکل اول کے ساتھ نہ صغری میں شریک ہے نہ کبری میں، اس لیے اس کو آخری درجہ پر رکھتے ہوئے شکل رابع کہا جاتا ہے۔

متن: ویُشتَرَطُ فی الاوَّلِ ایجابُ الصغری وفعلیتُها معَ کلیةِ الکبرٰی لِیُنتِجَ الموجبتانِ معَ الموجبةِ الکلیةِ الموجبتینِ ومعَ السالبةِ الکلیةِ السالبتینِ بالضرورةِ

اورمشروط ہے شکل اول میں صغری کا موجبہ ہونا اس کی فعلیت کے ساتھ اور مع کبری کے کلیہ ہونے کے، تاکہ نتیجہ دیں دوموجبہ موجبہ کلیہ کے ساتھ مل کر دو موجبوں کا اور سالبہ کلیہ کے ساتھ مل کر دو سالبوں کا بداہتہً

قوله فعلیتُها لِیَتَعَدّٰی الحکمُ من الاوسَطِ الی الاصغرِ وذالِکَ لانَّ الحکمَ فی الکبرٰی ایجابًا اوسلبًا انما هو علی مایثبُتُ له الاوسَطُ بالفعلِ بناءً علی مذهبِ الشیخِ فلولم یُحکَمُ فی الصغرٰی بان الاصغرَ یثبُتُ له الاوسَطُ بالفعلِ فلم یَلْزَمُ تعدّی الحکمِ من الاوسَطِ الی الاصغرِ

ترجمہ: مصنف کا قول فعلیتہا، تاکہ حکم متعدی ہو جائے حداوسط سے اصغر کی طرف، وہ اس لیے کہ کبری میں حکم خواہ ایجابی

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ہو یا سلبی، نہیں ہے سوائے اس کے کہ ہوتا ہے ایسی چیز پر جس کے لیے حداوسط بالفعل ثابت ہو بناء کرتے ہوئے شیخ ابوعلی سینا کے مذہب پر، پس اگر صغری میں یہ حکم نہ ہو کہ اصغر کے لیے حداوسط بالفعل ثابت ہے تو لازم نہ ہوگا حکم کا حداوسط سے اصغر کی طرف متعدی ہونا۔

﴾تشریح﴿ فعلیھتا: ۔مصنف کی عبارت کا حاصل یہ ہے کہ شکل اول کے نتیجہ دینے کی شرط یہ ہے کہ صغری موجبہ ہو اور اس میں موضوع کے لیے حکم بالفعل ثابت ہو اور کبری کلیہ ہو۔

لیتعدی الخ: ۔یہاں سے اس بات کی دلیل بیان کرتے ہیں کہ صغری میں حکم کا بالفعل ثابت ہونا ضروری ہے، حاصل یہ ہے کہ یہ اس لیے ضروری ہے تاکہ حکم حداوسط کے واسطے سے اصغر کی طرف متعدی ہو جائے۔ وہ اس طرح کہ کبری میں حکم خواہ ایجابی ہو یا سلبی، اس موضوع پر ہوتا ہے جس کے لیے حداوسط بالفعل ثابت ہوتا ہے، جیسا کہ شیخ بوعلی سینا کا مذہب ہے۔ پس اگر صغری میں اصغر کے لیے حداوسط بالفعل ثابت نہ ہو تو حکم حداوسط کے واسطے سے اصغر کی طرف متعدی نہ ہوگا۔ جیسے العالم متغیر وکل متغیر حادث، نتیجہ ہے فالعالم حادث۔ اس میں کبری (کل متغیر حادث) میں حکم اس متغیر پر ہے جس کے لیے تغیر بالفعل ثابت ہے، لہذا ضروری ہے کہ صغری (العالم متغیر) میں بھی تغیر العالم کے لیے بالفعل ثابت ہو، کیونکہ اگر تغیر العالم کے لیے بالفعل ثابت نہ ہو تو حداوسط (متغیر) کے واسطے سے حدوث کا حکم العالم کے لیے ثابت نہ ہوگا۔ لہذا نتیجہ نہیں نکلے گا۔

قوله مع كليةِ الكبرى لِيَلْزَمَ اندراجُ الاصغرِ في الاوسَطِ فيلزَمُ من الحكمِ على الاوسطِ الحكمُ على الاصغرِ وذالک لان الاوسَطَ يكونُ محمولًا ههنا على الاصغرِ ويجوزُ ان يكونَ المحمولُ اعمَّ من الموضوعِ فلو حُكِمَ في الكبرىٰ على بعضِ الاوسَطِ لاحتَمَلَ ان يكونَ الاصغرُ غيرَ مندرجٍ في ذالک البعضِ فلايَلزَمُ من الحكمِ على ذالِکَ البعضِ الحكمُ علَى الاصغرِ كمايُشَاهَدُ في قولک كلُّ انسان حيوانٌ وبعضُ الحيوانِ فرسٌ

ترجمہ: ۔ مصنف کا قول مع کلیۃ، تاکہ لازم ہو اصغر کا حداوسط میں داخل ہونا، پس لازم ہوگا حداوسط پر حکم لگانے سے اصغر پر حکم لگانا، اور وہ اس لیے کہ حداوسط یہاں اصغر پر محمول ہوتا ہے اور جائز ہے کہ محمول موضوع سے اعم ہو پس اگر کبری میں بعض حداوسط پر حکم لگایا جائے تو احتمال ہوگا اس بات کا کہ اصغر اس بعض میں داخل نہ ہو، پس لازم نہ ہوگا اس بعض حداوسط پر حکم لگانے سے اصغر پر حکم، جیسا کہ اس کا مشاہدہ کیا جاتا ہے تمہارے اس قول کل انسان حیوان وبعض الحیوان فرس میں

﴾تشریح﴿ لیلزم الخ: ۔ یہاں سے اس بات کی دلیل بیان کرتے ہیں کہ شکل اول کے نتیجہ دینے کے لیے کبری کا کلیہ ہونا بھی

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ضروری ہے، حاصل یہ ہے کہ یہ اس لیے ضروری ہے تا کہ اصغر حداوسط کے تحت داخل ہوجائے پس حداوسط پر جو حکم لگایا جاتا ہے وہی حکم اصغر پر بھی لازم ہوجائے، وہ اس طرح کہ شکل اول میں حداوسط اصغر پر محمول ہوتا ہے، تو ہوسکتا ہے محمول موضوع سے عام ہو، پس اگر کبریٰ جزئیہ ہو اور حکم بعض حداوسط پر ہو تو احتمال ہے کہ شاید اصغر اس بعض حداوسط میں داخل نہ ہو، لہذا اسی بعض حداوسط پر جب حکم ہوگا تو اس سے اصغر پر حکم کا ہونا لازم نہ ہوگا، جیسے کل انسان حیوان وبعض الحیوان فرس۔ یہاں کبریٰ کلیہ نہیں جزئیہ ہے، لہذا اس کا نتیجہ بعض الانسان فرس نہیں ہوسکتا اس لیے کہ یہاں کبریٰ میں فرس والا حکم بعض حداوسط یعنی بعض حیوان پر ہے، اور اصغر یعنی انسان اس بعض حیوان میں داخل نہیں (جس کے لیے فرس ثابت ہے) لہذا اب حداوسط کے واسطے سے فرس والا حکم انسان کے لیے ثابت نہ ہوگا۔

قوله لِيُنتِجَ الموجبتانِ اى الكليةُ والجزئيةُ واللامُ فيه لِلغايةِ اى اثرُهٰذِه الشرطِ انْ يُنتِجَ الصغرٰى الموجبةُ الكليةُ والجزئيةُ معَ الكبرٰى الكليةِ الموجبتينِ ففِى الاولِ يكون النتيجةُ موجبةً كليةً وفى الثانِى موجبةً جزئيةً وانْ يُنتِجَ الصغريَان يعنِى الموجبتينِ معَ السالبةِ الكليةِ الكبرٰى السالبتينِ الكليةَ والجزئيةَ على ماسَبَقَ وامثلةُ الكلِّ واضحِةٌ قولُه الموجبتينِ اى يُنتِجُ الكليةَ والجزئيةَ قولُه السالبتينِ اى يُنتِجُ الكليةَ والجزئيةَ قوله بالضرورة متعلِّقٌ بقولِه يُنتِجُ والمقصودُ الاشارةُ الى انَّ اِنتاجَ هذاالشكلِ لِلمحصوراتِ الاربَعِ بديهيٌ بِخلافِ انتاجِ سائِرِ الَاشكالِ لِنتَائِجها كماسَيَجِئُ تفصيلُها

ترجمہ: مصنف کا قول لینتج، یعنی کلیہ اور جزئیہ، اور اس میں الف لام غائت کا ہے یعنی اس شرط کا اثر یہ ہے کہ صغریٰ موجبہ کلیہ اور جزئیہ نتیجہ دے گا کبریٰ کلیہ کے ساتھ دو موجبہ کا پس پہلی صورت میں نتیجہ موجبہ کلیہ ہوگا اور دوسری صورت میں موجبہ جزئیہ ہوگا۔ اور یہ کہ دو صغرے یعنی دو موجبہ سالبہ کلیہ کبریٰ کے ساتھ نتیجہ دیں گے سالبہ کلیہ اور سالبیہ جزئیہ کا جیسا کہ گزرا۔ اور تمام کی مثالیں واضح ہیں، مصنف کا قول الموجبتین یعنی نتیجہ دے گا سالبہ کلیہ اور سالبہ جزئیہ کا، مصنف کا قول السالبتین یعنی نتیجہ دیگا سالبہ کلیہ اور سالبہ جزئیہ کا، مصنف کا قول بالضرورۃ، متعلق ہے اس کے قول ینتج کے، اور مقصود اشارہ کرنا ہے اس بات کی طرف کہ اس شکل کا محصورات اربع کے لیے نتیجہ دینا بدیہی ہے بخلاف باقی اشکال کے انتاج کے اپنے نتائج کے لیے، جیسے کہ ان کی تفصیل عنقریب آئیگی۔

﴿تشریح﴾ اى الكلية الخ: ۔متن کی وضاحت کرتے ہیں کہ لینتج میں لام غائت کے لیے ہے، مطلب یہ ہے کہ یہ جو شرط لگائی کہ صغریٰ موجبہ اور کبریٰ کلیہ ہو اس شرط کا اثر یہ ہے کہ صغریٰ اگر موجبہ کلیہ ہو اور کبریٰ موجبہ کلیہ ہو تو نتیجہ موجبہ کلیہ ہوگا جیسے ہر انسان حیوان ہے ہر حیوان جسم ہے نتیجہ ہر انسان جسم ہے، اور اگر صغریٰ موجبہ جزئیہ ہو اور کبریٰ موجبہ کلیہ ہو تو نتیجہ موجبہ جزئیہ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ہوگا جیسے بعض حیوان انسان ہیں اور ہر انسان ناطق ہے نتیجہ بعض حیوان ناطق ہیں ۔اور اگر صغری موجبہ کلیہ اور کبری سالبہ کلیہ ہو تو نتیجہ سالبہ کلیہ ہوگا جیسے ہر انسان حیوان ہے کوئی حیوان پتھر نہیں نتیجہ کوئی انسان پتھر نہیں ، اور اگر صغری موجبہ جزئیہ ہو اور کبری سالبہ کلیہ ہو تو نتیجہ سالبہ جزئیہ ہوگا ۔جیسے بعض حیوان انسان ہیں کوئی انسان پتھر نہیں نتیجہ بعض انسان پتھر نہیں ۔

ای ینتج الخ : ۔ یہ حاصل معنی ہے یعنی وہ نتیجہ دے گا دو موجبہ کا یعنی موجبہ کلیہ اور موجبہ جزئیہ کا ۔

ای ینتج الخ : ۔ حاصل معنی ہے کہ وہ نتیجہ دے گا دو سالبہ کا ،یعنی سالبہ کلیہ اور سالبہ جزئیہ کا ۔

متعلق الخ : ۔بالضرورۃ کی ترکیب بیان کی کہ بالضرورۃ جار مجرور ینتج کے متعلق ہے ،اس سے مقصود اس بات کی طرف اشارہ کرنا ہے کہ شکل اول کا محصورات اربع کے لیے نتیجہ دینا بدیہی ہے اور باقی اشکال کا نتیجہ دینا بدیہی نہیں جیسا کہ آئے گا ۔

متن : وفِی الثانِی اختلافُهما فِی الكيفِ وكليةِ الكبرٰى مع دوامِ الصغرٰى اوانعكاسُ سالبةِ الكبرٰى وكونُ الممكنة معَ الضروريةِ اوالكبرى المشروطةِ لِيُنتِجَ الكليتانِ سالبةً كليةً والمختلفتانِ فى الكمِّ ايضًاسالبةً جزئيةً بالخُلفِ اوعكسِ الكبرٰى اوالصغرٰى ثم الترتيبِ ثم النتيجةِ

اور شکل ثانی میں (شرط) ان دونوں کا مختلف ہونا ہے کیف میں اور کبری کا کلیہ ہونا صغری کے دوام کے ساتھ یا کبری کے سالبہ کا منعکس ہونا اور ممکنہ کا ضروریہ کے ساتھ ہونا یا کبری مشروطہ کے ساتھ ہونا تا کہ نتیجہ دیں دو کلیہ سالبہ کلیہ کا اور نیز (تا کہ) نتیجہ دیں وہ دو قضیے جو مختلف ہیں کم میں (نتیجہ دیں) سالبہ جزئیہ کا دلیل خلف کے ساتھ یا کبری یا صغری کے عکس کے ساتھ یا ترتیب کے عکس کیساتھ یا نتیجہ کے عکس کے ساتھ ۔

قوله وفی الثانِی اختلافُهما ای يُشتَرَطُ فی هذاالشكلِ بحسبِ الكيفيةِ اختلافُ المقدمتينِ فى السلبِ والايجابِ وذالِكَ لانَّه لو تَاَلَّفَ هذاالشكلُ من الموجبتينِ يحصُلُ الاختلافُ وهو ان يكونَ الصادِقُ فى نتيجةِ القياسِ الايجابَ تارةً والسلبَ اخرى فانه لوقُلنا كلُّ انسان حيوانٌ وكلُّ ناطق حيوانٌ كانَ الحقُّ الايجابَ ولوبدَّلْنا الكبرٰى بقولنا كلُّ فرس حيوانٌ كانَ الحقُّ السلبَ وكذا الحالُ لوتَاَلَّفَ من سالبتينِ كقولِنا لاشئَ من الانسانِ بحجر ولاشئَ من الناطقِ بحجر كان الحقُّ الايجابَ ولوقُلتَ لاشئَ من الفرسِ بحجر كان الحقُّ السلبَ والاختلافُ دليلُ عدمِ الانتاجِ فانَّ النتيجةَ هو القولُ الآخَرُ الذى يلزَمُ من المقدمتَينِ فلوكانَ اللازِمُ مِنَ المقدمتَينِ الموجبةَ لَمَاكانَ الحقُّ فى بعضِ الموادِّ هوالسالبةَ ولوكانَ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

اللازمُ منهما السالبةَ لَمَاصدَقَ فی بعضِ المواد الموجبةُ

ترجمہ : مصنف کا قول وفی الثانی، یعنی اس شکل میں مشروط ہے کیفیت کے لحاظ سے دونوں مقدموں کا مختلف ہونا سلب اور ایجاب میں اور وہ اس لیے کہ اگر یہ شکل مرکب ہو دو موجبوں سے تو اختلاف حاصل ہوگا اور وہ یہ ہے کہ قیاس کے نتیجہ میں صادق کبھی ایجاب ہوگا اور کبھی سلب، اس لیے کہ اگر ہم کہیں ہر انسان حیوان ہے اور ہر ناطق حیوان ہے تو حق ایجاب ہوگا اور اگر ہم کبری کو تبدیل کردیں اپنے قول ہر فرس حیوان ہے کے ساتھ تو حق سلب ہوگا، اور اسی طرح حال ہے اگر مرکب ہو دو سالبہ سے جیسے ہمارا قول کوئی انسان پتھر نہیں اور کوئی ناطق پتھر نہیں تو حق ایجاب ہوگا اگر تو کہے کوئی فرس پتھر نہیں تو حق سلب ہوگا اور اختلاف دلیل ہے نتیجہ نہ دینے کی اس لیے کہ نتیجہ وہ دوسرا قول ہوتا ہے جو دونوں مقدموں سے لازم ہو پس اگر دونوں مقدموں سے لازم موجبہ ہے تو بعض مواد میں حق سالبہ نہ ہوتا اور اگر ان دونوں سے لازم سالبہ ہے تو بعض مواد میں موجبہ صادق نہ ہوتا۔

﴿تشریح﴾ ای یشترط الخ:۔ متن کی وضاحت کرتے ہیں کہ شکل ثانی کے نتیجہ دینے کی پہلی شرط یہ ہے کہ دونوں مقدمے کیف میں مختلف ہوں یعنی ایک موجبہ ہو تو دوسرا سالبہ ہو، وجہ اس کی یہ ہے کہ اگر کیف میں اختلاف نہ ہو تو نتیجہ حاصل نہ ہوگا، وہ اس طرح کہ اگر دونوں مقدمے موجبہ ہوں تو نتیجہ میں اختلاف حاصل ہوگا، اس طرح کہ کبھی تو نتیجہ صادق موجبہ ہوگا اور کبھی نتیجہ صادق سالبہ ہوگا، نتیجہ صادق موجبہ ہو جیسے ہر انسان حیوان ہے اور ہر ناطق حیوان ہے، اس میں نتیجہ صادق ہر انسان ناطق ہے اور یہ موجبہ ہے۔ نتیجہ صادق سالبہ ہو جیسے ہر انسان حیوان ہے اور ہر فرس حیوان ہے، اس میں نتیجہ صادق کوئی انسان فرس نہیں، ہے۔ اور یہ سالبہ ہے۔ اسی طرح اگر دونوں مقدمے سالبہ ہوں تو کبھی نتیجہ صادق موجبہ ہوگا اور کبھی سالبہ، موجبہ ہو جیسے کوئی انسان پتھر نہیں اور کوئی ناطق پتھر نہیں، اس میں نتیجہ صادق ہر انسان ناطق ہے اور یہ موجبہ ہے، نتیجہ صادق سالبہ ہو جیسے کوئی انسان پتھر نہیں اور کوئی فرس پتھر نہیں اس میں نتیجہ صادق ہے کوئی انسان فرس نہیں اور یہ سالبہ ہے۔ معلوم ہوا کہ اگر دونوں مقدمے سالبہ ہوں یا دونوں موجبہ ہوں تو نتیجہ مختلف ہوتا ہے کبھی ایجاب اور کبھی سلب کی صورت میں، اور یہ اختلاف دلیل ہے اس بات کی کہ نتیجہ حاصل نہیں ہو رہا، کیونکہ نتیجہ تو وہ قول آخر ہوتا ہے جو دونوں مقدموں سے لازم ہو، اب دونوں مقدموں سے لازم یا تو موجبہ ہے یا سالبہ؟ اگر موجبہ ہے تو بعض مواد میں نتیجہ صادق سالبہ نہ ہوتا اور اگر دونوں مقدموں سے لازم سالبہ ہے تو بعض مواد نتیجہ صادق موجبہ نہ ہوتا۔ اس لیے کہ لازم تو وہ ہوتا ہے جو ہر حال میں یکساں رہے، مختلف نہ ہو، پس معلوم ہوا کہ شکل ثانی کے انتاج کی شرط یہ ہے کہ دونوں مقدمے کیف میں مختلف ہوں۔

قوله كليةُ الكبرٰی ای يُشتَرَطُ فی الشكلِ الثانی بحسبِ الكمِّ كليةُ الكبرٰی اذُعندَ جزئيتها يحصُلُ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

الاختلافُ کقولِنا کلُّ انسان ناطِقٌ وبعضُ الحیوانِ لیسَ بناطقٍ کانَ الحقُّ الایجابَ ولو قُلنا بعضُ الصَّاهِلِ لیس بناطقٍ کانَ الحقُّ السلبَ

ترجمہ: ۔مصنف کا قول کلیۃ الکبری یعنی مشروط ہے شکل ثانی میں کم کے لحاظ سے کبری کا کلیہ ہونا اس لیے کہ اس کے جزئیہ ہونے کے وقت اختلاف حاصل ہوگا جیسے ہمارا قول کل انسان ناطق اور بعض الحیوان لیس بناطق تو حق ایجاب ہوگا اور ہم اگر کہیں بعض الصاہل لیس بناطق تو حق سلب ہوگا۔

﴿تشریح﴾ ای یشترط الخ :۔متن کی وضاحت کرتے ہیں کہ شکل ثانی کے نتیجہ دینے کی دوسری شرط یہ ہے کہ کبری کلیہ ہو، اس لیے کہ اگر وہ جزئیہ ہو تو نتیجہ میں اختلاف حاصل ہوگا، کبھی نتیجہ صادق ایجاب ہوگا اور کبھی سلب۔ جیسے کل انسان ناطق وبعض الحیوان لیس بناطق، اس میں نتیجہ بعض الانسان حیوان ہے جو کہ موجبہ ہے اور صادق ہے۔ اور اگر ہم کہیں کل انسان ناطق وبعض الصاہل لیس بناطق تو نتیجہ ہوگا بعض الانسان لیس بصاہل، یہ سالبہ ہے اور صادق ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کبری جزئیہ ہو تو نتیجہ میں اختلاف حاصل ہوگا اور یہ اختلاف اس بات کی دلیل ہے کہ نتیجہ حاصل نہیں ہو رہا۔ پس معلوم ہوا کہ کبری کا کلیہ ہونا ضروری ہے۔

قولہ مع دوامِ الصغری ای یُشتَرَطُ فی هذاالشکلِ بحسبِ الجِهَةِ امرانِ الاولُ احدُ الامرینِ اِمَّا یصدُقُ الدوامُ علی الصغریٰ ای تکونُ دائمةً اوضروریةً واِمَّا ان تکونَ الکبریٰ من القضایَا الستةِ التِی تنعَکِسُ سوالبُها لامِنَ التسعِ التی لاتنعَکِسُ سوالبُها والثانی ایضًا احدُالامرینِ وهو انَّ الممکنةَ لاتستعمَلُ فی هذاالشکلِ الا معَ الضروریةِ سواءٌ کانَتِ الضروریةُ صغریٰ او کبریٰ اومعَ کبریٰ مشروطةٍ عامةٍ اوخاصةٍ وحاصلُه انَّ الممکنةَ ان کانَتِ صغریٰ کانت الکبریٰ ضروریةً اومشروطةً عامةً اومشروطةً خاصةً وان کانت کبری کانت الصغری ضروریةً لاغیرَ ودلیلُ الشرطینِ انه لولاهما لَزِمَ الاختلافُ والتفصیلُ لایُنَاسِبُ هذاالمختَصَرَ

ترجمہ: ۔مصنف کا قول مع دوام، یعنی مشروط ہیں اس شکل میں جہت کے لحاظ سے دو امر، پہلا دو باتوں میں سے ایک ہے، یا تو دوام صادق آئے صغری پر یعنی صغری دائمہ یا ضروریہ ہو اور یا کبری ان چھ قضایا میں سے ہو جن کے سوالب کا عکس آتا ہے نہ کہ ان نو میں سے جن کے سوالب کا عکس نہیں آتا اور دوسری بات بھی دو امروں میں ایک ہے اور وہ یہ ہے کہ ممکنہ اس شکل میں مستعمل نہیں ہوتا مگر ضروریہ کے ساتھ برابر ہے ضروریہ صغری ہو یا کبری، یا کبری مشروطہ عامہ کے ساتھ یا مشروطہ خاصہ کے ساتھ اور اس کا حاصل یہ ہے کہ ممکنہ اگر صغری ہو تو کبری ضروریہ ہو یا مشروطہ عامہ یا مشروطہ خاصہ ہو اور اگر وہ کبری ہو تو صغری ضروریہ ہو نہ کہ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

اس کے علاوہ، اوران دونوں شرطوں کی دلیل یہ ہے کہ اگر یہ نہ ہوتو اختلاف لازم آئیگا، اورتفصیل اس مختصر کتاب کے مناسب نہیں۔

﴿تشریح﴾ ای یشترط الخ: ۔متن کی وضاحت کرتے ہیں کہ جہت کے لحاظ سےشکل ثانی کےانتاج کی دوشرطیں ہیں ایک شرط یہ ہے کہ دوباتوں میں سےایک بات پائی جائے ۔ایک یہ ہے کہ صغری پردوام صادق ہویعنی صغری دائمہ ہو یاضروریہ ہو۔اگر صغری دائمہ ہوتواس پردوام کاصادق آنا تو ظاہر ہےاوراگرضروریہ ہوتواس پردوام اس طرح صادق ہے کہ دوام ضرورت سےاعم ہوتاہےاوراس کوشامل ہوتاہے۔اور یادوسری بات یہ ہے کہ کبری ان چھ قضایا میں سے ہوجن کےسوالب کاعکس آتاہے،ان نو قضایا میں سے نہ ہوجن کےسوالب کاعکس نہیں آتا، دوسری شرط بھی اسی طرح ہے کہ دوباتوں میں سےایک بات پائی جائے۔ ایک یہ ہے کہ اگرممکنہ صغری ہوتو کبری ضروریہ ہو یامشروطہ عامہ ہو یامشروطہ خاصہ ہواوراگرممکنہ کبری ہوتوصغری ضروریہ ہو۔

ودلیل الخ: ۔یہاں سےان دونوں شرطوں کی دلیل ذکرکرتے ہیں کہ اگر یہ شرطیں نہ پائی جائیں تونتیجہ میں اختلاف حاصل ہوگا کبھی نتیجہ صادق ایجاب ہوگااورکبھی سلب،اوراختلاف نتیجہ اس بات کی دلیل ہے کہ نتیجہ حاصل نہیں ہورہا۔

قوله لِيُنتِجَ الكليتانِ الضروبُ المُنتِجَةُ في هذاالشكلِ ايضاًاربعةٌ حاصلةٌ من ضربِ الكبرٰى الموجبةِ الكليةِ في الصغريين السالبتين الكليةِ والجزئيَةِ وضربِ الكبرٰى السالبةِ الكليةِ في الصغرَيَينِ الموجبتين

ترجمہ: مصنف کاقول لینتج الکلیتان ،نتیجہ دینے والی ضروب اس شکل میں بھی چار ہیں، جوحاصل ہونے والی ہیں کبری موجبہ کلیہ کودوصغری سالبہ کلیہ اورجزئیہ میں ضرب دینے سےاورکبری سالبہ کلیہ ہودوصغری موجبہ میں ضرب دینے سے۔

﴿تشریح﴾ الضروب الخ: ۔متن کی وضاحت کرتے ہیں کہ شکل ثانی کےنتیجہ دینے کی ضروب بھی چار ہیں وہ اس طرح کہ کبری موجبہ کلیہ کوصغری سالبہ کلیہ اورصغری سالبہ جزئیہ کے ساتھ ملائیں تو دوضربیں حاصل ہونگی، اورکبری سالبہ کلیہ کوصغری موجبہ کلیہ اورموجبہ جزئیہ کے ساتھ ملائیں تودواورضربیں حاصل ہونگی،اس طرح چارضربیں حاصل ہوجائینگی۔

فالضربُ الاولُ هو المرَكبُ من الكليتنِ والصغرٰى موجبةٌ نحو كلُّ ج ب ولاشئَی من ا ب والضربُ الثانِی هو المركَّبُ من كليتين وصغرٰى سالبةٌ نحولاشئَی من ج ب وكلُّ ا ب والنتيجةُ منهما سالبةٌ كليةٌ نحو لاشئَی من ج ا واليهما اشَارَ المصنّفُ بقولِه لِيُنْتِجَ الكليتانِ سالبةً كليةً والضربُ الثالِثُ هو المركبةُ من صغرى موجبةٍ جزئيةٍ وكبرى سالبةٍ كليةٍ نحوبعض ج ب ولاشئی من آ ب والضربُ الرابعُ هوالمركبُ من صغرى سالبةٍ جزئيةٍ وكبرى موجبةٍ كليةٍ نحو بعض ج ليس ب وكلُّ آ ب والنتيجةُ منها سالبةٌ جزئيةٌ نحو بعض ج ليس آ، واليهما اشَارَ المصنفُ بقولِه والمختلفَانِ في الكَمِّ ايضًا اى القضيتانِ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

الـلتـانِ هـمـا مـختـلـفتَـانِ فـی الکمِّ کماانّهما مختلفَانِ فی الکیفِ یُنتِجُ سالبةً جزئیةً بناءً علی ماسَبَقَ من الشرائِطِ

ترجمہ :. پس پہلی ضرب وہ وہ ہے جومرکب ہو دو کلیہ سے اور صغری موجبہ ہو جیسے ہر ج ب ہے اور کوئی آ ب نہیں، اور دوسری ضرب وہ ہے جو مرکب ہو دو کلیہ سے اور صغری سالبہ سے جیسے کوئی ج ب نہیں اور ہر آ ب ہے اور ان دونوں کا نتیجہ سالبہ کلیہ ہے جیسے کوئی ج آ نہیں اور انہی دو کی طرف مصنف نے اشارہ کیا اپنے قول لینتج الکلیتان سالبۃ کلیۃ کے ساتھ، اور تیسری ضرب وہ ہے جو مرکب ہو صغری موجبہ جزئیہ اور کبری سالبہ کلیہ سے جیسے بعض ج ب ہیں اور کوئی آ ب نہیں اور چوتھی ضرب وہ ہے جو مرکب ہو صغری سالبہ جزئیہ اور کبری موجبہ کلیہ سے جیسے بعض ج ب نہیں اور ہر آ ب ہے اور ان دونوں کا نتیجہ سالبہ جزئیہ ہوتا ہے جیسے بعض ج آ نہیں، اور انہی دو کی طرف اشارہ کیا مصنف نے اپنے قول والمختلفتان فی الکم ایضا سے یعنی وہ دو قضیے جو کم میں مختلف ہوں جیسے کہ وہ کیف میں مختلف ہوں، نتیجہ دیتے ہیں سالبہ جزئیہ کا بناء کرتے ہوئے ان شرائط پر جو پیچھے گزریں۔

تشریح فالضرب الاول الخ :۔ یہاں سے ان چار ضربوں کی تفصیل ذکر کرتے ہیں کہ پہلی ضرب وہ ہے جو صغری موجبہ کلیہ اور کبری سالبہ کلیہ سے مرکب ہو جیسے ہر انسان حیوان ہے اور کوئی پتھر حیوان نہیں، نتیجہ کوئی انسان پتھر نہیں۔ دوسری ضرب وہ ہے جو صغری سالبہ کلیہ اور کبری موجبہ کلیہ سے مرکب ہو جیسے کوئی انسان ناہق نہیں اور ہر حمار ناہق ہے ،نتیجہ کوئی انسان حمار نہیں۔ ان دونوں ضربوں کا نتیجہ سالبہ کلیہ آتا ہے اور انہی کی طرف مصنف نے اپنے قول لینتج الکلیتان الخ سے اشارہ کیا، کہ دونوں کلیہ (صغری بھی کلیہ اور کبری بھی کلیہ) کا نتیجہ سالبہ کلیہ آتا ہے۔ تیسری ضرب یہ ہے کہ وہ وصغری موجبہ جزئیہ اور کبری سالبہ کلیہ سے مرکب ہو جیسے بعض حیوان انسان ہیں اور کوئی حجر انسان نہیں نتیجہ بعض حیوان حجر نہیں، چوتھی ضرب وہ ہے جو صغری سالبہ کلیہ اور کبری موجبہ جزئیہ سے مرکب ہو جیسے بعض حیوان انسان نہیں اور ہر ناطق انسان ہے، نتیجہ بعض حیوان ناطق نہیں۔ ان آخری دو ضربوں کا نتیجہ سالبہ جزئیہ آتا ہے اور مصنف نے انہی دو کی طرف اپنے اس قول والمختلفتان الخ سے اشارہ کیا، یعنی وہ دو قضیے جو کم میں مختلف ہوں اور کیف میں بھی مختلف ہوں ان کا نتیجہ سالبہ جزئیہ آتا ہے۔

قـولـه بـالـخُـلفِ یـعـنـی انَّ دلیلَ انتاجِ هذه الضروبِ لِهَاتینِ النتیجتینِ امورٌ الاوَّلُ الخُلفُ وهو اَنْ یُجعَلَ نـقیـضُ الـنتیجةِ لِایجابِه صغریٰ و کبرَی القیاسِ لکُلیتِها کبری لِیُنتِجَ من الشکلِ الاولِ مایُنَافِی الصغریٰ وهذاجارٍ فی الضروبِ الاربَعِ کلِّها

ترجمہ :۔ مصنف کا قول بالخلف ،یعنی ان ضروب کا ان دو نتیجوں کی طرف منتج ہونے کی دلیل چند امور ہیں، پہلا امر دلیل خلف ہے اور وہ یہ ہے کہ نتیجہ کی نقیض کو اس کے موجبہ ہونے کی وجہ سے صغری بنایا جائے اور قیاس کے کبری کو کبری بنایا جائے اس کے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

کلیہ ہونے کی وجہ سے تا کہ یہ نتیجہ دیں شکل اول سے اس چیز کا جو منافی ہو صغری کے، اور یہ دلیل خلف جاری ہے تمام ضروب اربعہ میں۔

﴿تشریح﴾ یعنی ان الخ :۔ یہاں سے ان چاروں ضروب کے مذکورہ انتاج کی دلیلیں بیان کرتے ہیں، اس کی تین دلیلیں ہیں، پہلی دلیل دلیل خلف ہے، دلیل خلف یہ ہے کہ اگر نتیجہ کو تسلیم نہ کیا جائے تو نتیجہ کی نقیض کو صغری بنایا جائیگا اس لیے کہ وہ موجبہ ہوگی، اور قیاس کے کبری کو کبری رہنے دیا جائے، کیونکہ وہ کلیہ ہے، اب یہ شکل اول بن جائیگی، اس سے جو نتیجہ حاصل ہوگا وہ صغری کے منافی ہوگا۔ مثلا ضرب اول لے لیتے ہیں، کہ ہر انسان حیوان ہے اور کوئی پتھر حیوان نہیں، نتیجہ کوئی انسان پتھر نہیں، اگر یہ نتیجہ تسلیم نہیں تو اس کی نقیض صادق ہوگی جو کہ بعض انسان پتھر ہیں، ہے۔ اس نقیض کو صغری بنائیں گے اور اس قیاس کے کبری کو کبری ہی رہنے دیں گے اور اس طرح کہیں گے بعض انسان پتھر ہیں اور کوئی پتھر حیوان نہیں، نتیجہ بعض انسان حیوان نہیں، یہ صغری کے منافی ہے جو کہ یہ ہے ہر انسان حیوان ہے۔ پس معلوم ہوا کہ نتیجہ کی نقیض باطل ہے لہذا نتیجہ حق ہوگا۔

وھذاالخ :۔ ایک فائدہ بیان کیا کہ یہ دلیل خلف شکل ثانی کی ان چاروں ضرورب میں جاری ہوسکتی ہے، اس لیے کہ ان چاروں ضروب میں نتیجہ کی نقیض موجبہ ہوگی جو کہ صغری بن جائیگی اور ان کے قیاس کے کبری کو کبری ہی رہنے دیا جائیگا کیونکہ وہ کلیہ ہے۔ اس طرح سے یہ شکل اول بن جائیگی۔

والثانِی عکسُ الکبری لِیَرْتَدَّ الی الشکلِ الاولِ فیُنتِجُ النتیجۃَ المطلوبَۃَ وذالِکَ انما یَجرِی فی الضربِ الاولِ والثالِثِ لانَّ کبرٰاھما سالبۃٌ کلیۃٌ تنعَکِسُ کنفسِھا وامَّاالآخَرَانِ فکبرَاھما موجبۃٌ کلیۃٌ لاتنعَکِسُ الا الی موجبۃٍ جزئیۃٍ لاتصلَحُ لِکُبرَوِیَّۃِ الشکلِ الاولِ معَ انَّ صغراھما سالبۃٌ ایضا لاتصلَحُ لِصُغرَوِیَّۃِ الشکلِ الاولِ .

ترجمہ : . اور دوسرا امر کبری کا عکس ہے تا کہ وہ لوٹ جائے شکل اول کی طرف پس وہ نتیجہ دیگی مطلوب نتیجہ۔ اور یہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ جاری ہوتا ہے ضرب اول اور ثالث میں اس لیے کہ ان کا کبری سالبہ کلیہ ہوتا ہے جو کہ اپنی طرح منعکس ہوتا ہے اور بہرحال دوسرے دو پس ان کا کبری موجبہ کلیہ ہوتا ہے جو منعکس نہیں ہوتا مگر موجبہ جزئیہ کی طرف، جو صلاحیت نہیں رکھتا شکل اول کا کبری بننے کی نیز ان کا صغری بھی سالبہ ہوتا ہے جو صلاحیت نہیں رکھتا شکل اول کا صغری بننے کی۔

﴿تشریح﴾ والثانی الخ : یہاں سے دوسری دلیل ذکر کرتے ہیں کہ دوسری دلیل یہ ہے کہ کبری کا عکس نکالا جائے، پھر اس کو صغری کے ساتھ ملا کر شکل اول بنالی جائے تو جو نتیجہ نکلے گا وہ بعینہ وہی ہوگا جو شکل ثانی کا نتیجہ ہے۔ مثلا ہر انسان حیوان ہے اور کوئی پتھر حیوان نہیں، اس کے کبری کا عکس نکالیں تو وہ ہوگا کوئی حیوان پتھر نہیں، اب صغری کو اس کے ملائیں اور یوں کہیں

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ہرانسان حیوان ہےاورکوئی حیوان پتھرنہیں، یہ شکل اول بن گئی۔نتیجہ ہوگا کوئی انسان پتھرنہیں،اور یہ بعینہ وہی نتیجہ ہے جوشکل ثانی سےحاصل ہوتا ہے۔

وذالک الخ :۔ایک فائدہ بیان کیا کہ عکس کبری والی دلیل صرف ضرب اول اورضرب ثالث میں جاری ہوتی ہے اس لیے کہ ان دونوں کا کبری سالبہ کلیہ ہوتا ہےاورسالبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ آتا ہےاورسالبہ کلیہ شکل اول کا کبری بننے کی صلاحیت رکھتا ہے، یہ عکس کبری والی دلیل ضرب ثانی اورضرب رابع میں جاری نہیں ہوتی دووجھوں سے، پہلی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں کا کبری موجبہ کلیہ ہوتا ہےاورموجبہ کلیہ کا عکس موجبہ جزئیہ آتا ہےاورموجبہ جزئیہ شکل اول کا کبری بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ان دونوں کا صغری سالبہ ہوتا ہےاورسالبہ شکل اول کا صغری بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

والثالِثُ انْ یُنعَکَسَ الصغری فیصیرُ شکلاًرابعًا ثم یُنعَکَسَ الترتیبُ یعنی یُجعَلُ عکسُ الصغریٰ کبریٰ والکبریٰ صغریٰ فیصیرُ شکلًااولًا لِیُنتِجَ نتیجةً تنعَکِسُ الی النتیجةِ المطلوبَةِ

ترجمہ :۔اورتیسراامر یہ ہے کہ صغری کا عکس نکالا یا جائے پھروہ شکل رابع بن جائے گی پھرترتیب کا الٹ کیا جائے یعنی بنادیا جائے صغری کے عکس کو کبری اور کبری کو صغری، پس وہ شکل اول بن جائے گی تا کہ نتیجہ دے ایسا نتیجہ جومنعکس ہومطلوبہ نتیجے کی طرف

﴿تشریح﴾ **والثالث الخ** :۔یہاں سے تیسری دلیل ذکرکرتے ہیں کہ صغری کا عکس نکالا جائے، یہ شکل رابع بن جائے گی، پھر ترتیب کوالٹ دیا جائے بایں طورکہ صغری کے عکس کو کبری اور کبری کوصغری بنادیا جائے یہ شکل اول بن جائیگی،اس کے بعد جونتیجہ نکلے گا اس کا عکس نکالا جائے، یہ عکس بعینہ وہی نتیجہ ہوگا جوشکل ثانی سے حاصل ہورہا ہے،مثلاً کوئی انسان ناہق نہیں ہرحمار ناہق ہے، یہ شکل ثانی ہے،اسکا نتیجہ ہے کوئی انسان حمارنہیں،اس کے صغری کا عکس نکالیں وہ اس طرح ہوگا کوئی ناہق انسان نہیں،اس صغری کے عکس کو کبری بنائیں اور کبری کوصغری بنائیں یہ شکل اول بن جائے گی،اس طرح کہ ہرحمار ناہق ہےاورکوئی ناہق انسان نہیں اس کا نتیجہ ہے کوئی حمارانسان نہیں،اب اس نتیجہ کا عکس نکالیں وہ ہے کوئی انسان حمارنہیں، یہ بعینہ وہی نتیجہ ہے جوشکل ثانی سےحاصل ہورہا ہے۔

وذالِکَ انَّمایُتَصَوَّرُ فیمایَکُونُ عکسُ الصغری کلیةً لیَصلَحَ لِکُبرَوِیَّةِ الشکلِ الاولِ وهذاانَّما هو فی الضربِ الثانِی فانَّ صغراه سالبةٌ کلیةٌ تنعَکِسُ کنَفسِها واَمَّاالاولُ والثالِثُ فصغراهما موجبةٌ لاتنعَکِسُ الاجزئیةً واماالرابِعُ فصغراه سالبةٌ جزئیةٌ لاتنعَکِسُ ولوفُرِضَ انعکاسُها لاتنعَکِسُ الاجزئیةً ایضاًفتَدَبَّرْ

ترجمہ :۔اوروہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ متصور ہوتا ہے اس ضرب میں جس میں صغری کا عکس کلیہ ہوتا کہ وہ صلاحیت رکھے

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

شکل اول کا کبری بننے کی اور یہ نہیں ہے سوائے اس کے متصور ہے ضرب ثانی میں اس لیے کہ اس کا صغری سالبہ کلیہ ہوتا ہے جو منعکس ہوتا ہے اپنی طرح، اور بہر حال ضرب اول اور ثالث پس ان کا صغری موجبہ ہوتا ہے جو منعکس نہیں ہوتا مگر جزئیہ، اور بہر حال ضرب رابع اس کا صغری سالبہ جزئیہ ہوتا ہے جس کا عکس نہیں آتا، اور اگر فرض کر لیا جائے اس کا عکس تو اس کا عکس بھی نہیں آتا مگر جزئیہ، پس غور کر لے۔

﴿تشریح﴾ **و ذالک الخ** :۔ایک فائدہ بیان کیا کہ یہ تیسری دلیل شکل ثانی کی صرف اس ضرب میں متصور ہوتی ہے جس میں صغری کا عکس کلیہ آئے، تاکہ وہ شکل اول کا کبری بننے کی صلاحیت رکھے، اس لیے کہ شکل اول کی شرط ہے کہ کبری کلیہ ہو۔ اور یہ بات صرف ضرب ثانی میں متصور ہے، کیونکہ اس کا صغری سالبہ کلیہ ہوتا ہے جس کا عکس سالبہ کلیہ آتا ہے لہذا وہ شکل اول کا کبری بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ضرب اول اور ثالث میں یہ تیسری دلیل متصور نہیں اس لیے کہ ضرب اول میں صغری موجبہ کلیہ ہوتا ہے اور ضرب ثالث میں صغری موجبہ جزئیہ ہوتا ہے اور موجبہ خواہ کلیہ ہو یا جزئیہ اس کا عکس موجبہ جزئیہ آتا ہے۔ اور موجبہ جزئیہ شکل اول کا کبری بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اور ضرب رابع میں یہ تیسری دلیل اس طرح متصور نہیں کہ اس میں صغری سالبہ جزئیہ ہوتا ہے، اور سالبہ جزئیہ کا اولاً تو عکس آتا نہیں، اگر بالفرض آ بھی جائے تو وہ سالبہ جزئیہ ہوگا، اور سالبہ جزئیہ شکل اول کا کبری بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

متن : **وفی الثالثِ ایجابُ الصغری وفعلیتُها معَ کلیةِ احدِهما لِیُنتِجَ الموجبتانِ معَ الموجبةِ الکلیةِ اوبِالعکسِ موجبةً جزئیةً ومعَ السالبةِ الکلیةِ اوالکلیةِ معَ الجزئیةِ سالبةً جزئیةً بالخُلفِ اوعَکسِ الصغریٰ اوالکبریٰ ثم الترتیبِ ثم النتیجَةِ**

اور شکل ثالث میں مشروط ہے صغری کا موجبہ ہوگا اور اس کا فعلیہ ہونا ان دونوں میں سے کسی ایک کے کلیہ ہونے کے ساتھ۔ تاکہ نتیجہ دیں دو موجبہ موجبہ کلیہ کے ساتھ ملکر یا اس کے برعکس، موجبہ جزئیہ کا۔ اور (نتیجہ دیں موجبتان) سالبہ کلیہ کے ساتھ ملکر یا (نتیجہ دے) کلیہ جزئیہ کے ساتھ مل کر سالبہ جزئیہ کا دلیل خلف کے ساتھ یا صغری کے عکس کے ساتھ یا کبری کے عکس پھر ترتیب کے عکس پھر نتیجہ کے عکس کیساتھ۔

قوله ایجابُ الصغری وفعلیتُها لانَّ الحکمَ فی کبراہ سواءٌ کان ایجاباً اوسلبًا علی ماهو اوسَطُ بالفعلِ کمامرَّ فلولم یَتَّحِدِ الاصغَرُ معَ الاوسطِ بالفعلِ بانْ لایَتَّحِدَ اصلًا وتکونَ الصغری سالبةً اویَتَّحِدَ لکن لابالفعلِ وتکونَ الصغری موجبةً ممکنةً لم یَتَعَدَّ الحکمُ من الاوسَطِ بالفعلِ الی الاصغَرِ

ترجمہ :۔ مصنف کا قول ایجاب الصغری الخ اس لیے کہ اس کے کبری میں حکم خواہ ایجابی ہو یا سلبی، ان افراد پر ہوتا ہے جو

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

بالفعل حداوسط ہیں جیسا کہ گزرا۔پس اگر اصغر حداوسط کے ساتھ متحد نہ ہو بالفعل بایں طور کہ بالکل متحد نہ ہواور صغری سالبہ ہو یا متحد ہولیکن بالفعل نہ ہواور صغری موجبہ ممکنہ ہوتو حکم متعدی نہ ہوگا حداوسط سے بالفعل اصغر کی طرف۔

﴿تشریح﴾ **قولہ ایجاب الخ** :۔مصنف کی عبارت کا حاصل یہ ہے کہ شکل ثالث کے نتیجہ دینے کی تین شرطیں ہیں (۱) صغری موجبہ ہو (۲) صغری فعلیہ ہو (۳) صغری اور کبری میں سے کوئی ایک کلیہ ہو۔

لان الخ :. یہاں سے پہلی دوشرطوں کی دلیل ذکر کرتے ہیں۔صغری کا موجبہ ہونا اس لیے ضروری ہے کہ شکل ثالث کے کبری میں حکم خواہ ایجابی ہو یا سلبی ، ایسے افراد پر ہوتا ہے جن کے لیے حداوسط بالفعل ثابت ہوتا ہے جیسا کہ شیخ بوعلی سینا کا مذہب ہے۔پس صغری کا موجبہ ہونا ضروری ہے، کیونکہ اگر صغری سالبہ ہوتو حکم حداوسط سے اصغر کی طرف متعدی نہ ہوگا پس نتیجہ حاصل نہ ہوگا۔اور صغری کا فعلیہ ہونا اس لیے ضروری ہے کہ شکل ثالث کے کبری میں حکم خواہ ایجابی ہو یا سلبی ،ایسے افراد پر ہوتا ہے جن کے لیے حداوسط بالفعل ثابت ہوتا ہے پس ضروری ہے کہ صغری موجبہ ہوکر فعلیہ ہوا گر صغری فعلیہ نہ ہو بلکہ موجبہ ممکنہ ہوتو حکم حداوسط سے اصغر کی طرف متعدی نہ ہوگا پس نتیجہ حاصل نہ ہوگا۔

قوله مع كليةِ احدِهمالانه لو كانتِ المقدمتَانِ جزئيتينِ لجَازَ انْ يكونَ البعضُ من الاوسَطِ المحكومِ عليه بالاصغَرِ غيرَ البعض المحكوم عليه بالاكبَرِ فلايلزَمُ تعدِيَةُ الحكمِ من الاكبرِ الى الاصغَرِ

ترجمہ ۔مصنف کا قول مع کلیۃ الخ ،اس لیے کہ اگر دونوں مقدمے جزئیہ ہوں تو ممکن ہے کہ بعض حداوسط جو اصغر کا محکوم علیہ ہے وہ غیر ہواس بعض حداوسط کا جو اکبر کا محکوم علیہ ہے پس لازم نہ ہوگا حکم کا اکبر سے اصغر کی متعدی ہونا۔

﴿تشریح﴾ **لانہ لو الخ** :۔یہاں سے تیسری شرط کی دلیل ذکر کرتے ہیں کہ صغری اور کبری میں سے کسی ایک کا کلیہ ہونا اس لیے ضروری ہے کہ جیسا کہ معلوم ہے کہ شکل ثالث میں حداوسط صغری اور کبری دونوں میں موضوع یعنی محکوم علیہ ہوتا ہے تو اگر دونوں مقدمے جزئیہ ہوں تو ہوسکتا ہے کہ وہ بعض حداوسط جو اصغر کا محکوم علیہ (موضوع) ہے وہ اور ہواور وہ بعض حداوسط جو اکبر کا محکوم علیہ (موضوع) ہے وہ اور ہو، لہذا حداوسط کے واسطے سے حکم اکبر سے اصغر کی طرف متعدی نہ ہوگا۔مثلا بعض حیوان انسان ہیں اور بعض حیوان فرس ہے،اس میں دونوں مقدمے جزئیہ ہیں،اور وہ بعض حیوان جو انسان کا محکوم علیہ ہے وہ اور ہے اور وہ بعض حیوان جو فرس کا محکوم علیہ ہے وہ اور ہے۔لہذا حیوان کے واسطے سے فرسیت کا حکم انسان کی طرف متعدی نہ ہوگا۔

قولہ الموجبتانِ الضروبُ المُنتِجَةُ فی هذاالشكلِ بحسبِ الشرائِطِ المذكورَةِ ستةٌ حاصلةٌ من ضمّ الصغرىٰ الموجبةِ الكليةِ الى الكبريَاتِ الاربَعِ وضَمّ الصغرىٰ الموجبةِ الجزئيَةِ الى الكبريينِ الكليتينِ الموجبةِ والسالبةِ وهذه الضروبُ كلُّها مشتركةٌ فی انَّها لايُنتِجُ الاجزئيةً لكنْ ثلثةٌ منها تنتجُ الايجابَ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

وثلاثۃٌ منها تنتجُ السلبِ

ترجمہ : . مصنف کا قول الموجبتان، وہ ضروب جو نتیجہ دینے والی ہیں اس شکل میں مذکورہ شرائط کے اعتبار سے چھ ہیں، جو حاصل ہونے والی ہیں صغری موجبہ کلیہ کو کبری محصورات اربع کے ساتھ اور صغری موجبہ جزئیہ کو کبری موجبہ کلیہ اور کبری سالبہ کلیہ کے ساتھ ملا کر اور یہ ضروب سارے اس بات میں شریک ہیں کہ وہ نتیجہ نہیں دیتے مگر جزئیہ کا، لیکن ان میں سے تین نتیجہ دیتے ہیں ایجاب کا اور تین نتیجہ دیتے ہیں سلب کا۔

﴿تشریح﴾ الضروب الخ :۔ متن کی وضاحت کرتے ہیں کہ شکل ثالث میں وہ ضروب جو مذکورہ شرائط کے لحاظ سے نتیجہ دینے والی ہیں وہ چھ ہیں۔ چار تو وہ ہیں جو صغری موجبہ کلیہ کو محصورات اربع موجبہ کلیہ، موجبہ جزئیہ، سالبہ کلیہ اور سالبہ جزئیہ کے ساتھ ملا کر حاصل ہوتے ہیں اور دو وہ ہیں جو صغری موجبہ جزئیہ کو کبری موجبہ کلیہ اور کبری سالبہ کلیہ کے ساتھ ملا کر حاصل ہوتے ہیں۔ یہ سب ضروب اس بات میں تو مشترک ہیں کہ ان کا نتیجہ جزئیہ آتا ہے لیکن فرق یہ ہے ان میں تین کا نتیجہ موجبہ جزئیہ آتا ہے اور تین کا نتیجہ سالبہ جزئیہ آتا ہے۔

واَمَّاالمُنتِجَۃُ لِلایجابِ فاوَّلُھا المرکبۃُ من موجبَتَینِ کلیتینِ نحو کل ج بٰ وکل ج آ، فبعض ج ا ، وثانیھما المرکبُ من موجبۃٍ جزئیۃٍ صغریٰ وموجبۃٍ کلیۃٍ کبریٰ والی ھذین اشارَ المصنفُ بقولِہ لِیُنتِجَ الموجبتانِ ای الصغریٰ معَ الموجبۃِ الکلیۃِ ای الکبریٰ والثالِثُ عکسُ الثانِی اعنِی المرکبَ من موجبۃٍ کلیۃٍ صغری وموجبۃٍ جزئیۃٍ کبری والیہ اشَارَ بقولِہ او بالعَکْسِ فلیسَ المرادُ بالعکسِ عکسَ الضربینِ المذکورینِ اذْ لیسَ عکسُ الاولِ الَّا الاولَ فتَاَمَّلْ

ترجمہ :۔ اور بہر حال وہ جو نتیجہ دینے والی ہیں ایجاب کا، پس ان میں سے پہلی وہ ضرب ہے جو مرکب ہو دو موجبہ کلیہ سے جیسے کل ج ب وکل ج ا پس بعض ج ا، اور ان میں دوسری ضرب وہ جو مرکب ہو موجبہ جزئیہ صغری اور موجبہ کلیہ کبری سے اور انہی دو ضربوں کی طرف اشارہ کیا مصنف نے اپنے اس قول لینتج الخ یعنی تا کہ نتیجہ دیں دو موجبہ یعنی صغری (موجبہ کلیہ وموجبہ جزئیہ) موجبہ کلیہ یعنی کبری کے ساتھ مل کر۔ اور تیسری ضرب ضرب ثانی کا عکس ہے یعنی وہ جو مرکب ہو موجبہ کلیہ صغری اور موجبہ جزئیہ کبری سے اور اسی طرف اشارہ کیا اپنے قول او بالعکس کے ساتھ، پس عکس سے مراد دونوں ضربوں کا عکس نہیں جو مذکور ہوئے اس لیے کہ پہلی ضرب کا عکس نہیں ہے مگر ضرب اول، پس غور کر۔

﴿تشریح﴾ واماالمنتجۃ الخ :۔ یہاں سے شکل ثالث کی وہ ضروب بیان کرتے ہیں جن کا نتیجہ موجبہ جزئیہ آتا ہے۔ پہلی ضرب وہ ہے جس میں صغری موجبہ کلیہ ہو اور کبری موجبہ کلیہ ہو۔ جیسے ہر انسان حیوان ہے اور ہر انسان ناطق ہے نتیجہ ہے بعض

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

حیوان ناطق ہیں۔ دوسری ضرب یہ ہے کہ صغری موجبہ جزئیہ ہو اور کبری موجبہ کلیہ ہو جیسے بعض انسان حیوان ہیں اور ہر انسان ناطق ہے۔ نتیجہ بعض حیوان ناطق ہیں۔ مصنف نے لینتج سے انہی دو ضروب کی طرف اشارہ کیا کہ تا کہ نتیجہ دیں دو موجبہ یعنی صغری موجبہ کلیہ اور صغری موجبہ جزئیہ، کبری موجبہ کلیہ کے ساتھ مل کر (نتیجہ دیں) موجبہ جزئیہ کا۔ اور تیسری ضرب دوسری ضرب کا عکس ہے۔ یعنی صغری موجبہ کلیہ ہو اور کبری موجبہ جزئیہ ہے جیسے ہر انسان حیوان ہے اور بعض انسان لکھنے والے ہیں نتیجہ بعض حیوان لکھنے والے ہیں۔ مصنف نے اپنے قول او بالعکس سے اسی تیسری ضرب کی طرف اشارہ کیا۔

فلیس المراد الخ : یہ ایک وہم کا ازالہ ہے، وہم یہ ہے کہ شاید مصنف کی عبارت میں بالعکس سے مراد ضرب اول اور ضرب ثانی کا عکس ہے اس وہم کو دور کر دیا کہ نہیں، اس سے مراد صرف ضرب ثانی کا عکس ہے۔ اس لیے کہ ضرب اول کا عکس تو ضرب اول ہی ہے کیونکہ ضرب اول یہ ہے صغری موجبہ کلیہ اور کبری موجبہ کلیہ ہو۔ اس کا عکس بھی یہی ہے کہ صغری موجبہ کلیہ اور کبری موجبہ کلیہ ہو۔

وَاَمَّا النتیجةُ لِلسلَبِ فاوَّلُها المرکَّبُ من موجبةٍ کلیةٍ وسالبةٍ کلیةٍ والثانِی من موجبةٍ جزئیةٍ وسالبةٍ کلیةٍ والیهما اشَارَبقولِه معَ السالبةِ الکلیةِ ای لِیُنتِجَ الموجبتانِ معَ السالبةِ الکلیةِ والثالثُ من موجبةٍ جزئیةٍ وسالبةٍ جزئیةٍ کماقَالَ والکلیةُ معَ الجزئیةِ ای الموجبةُ الکلیةِ مع السالِبَةِ الجزئیةِ

ترجمہ :۔ اور بہر حال سلب کا نتیجہ پس پہلی ضرب وہ ہے جو مرکب ہو موجبہ کلیہ اور سالبہ کلیہ سے اور دوسری ضرب وہ ہے جو مرکب ہو موجبہ جزئیہ اور سالبہ کلیہ سے اور انہی دو کی طرف اشارہ کیا اپنے اس قول مع السالبۃ الکلیۃ کے ساتھ یعنی تا کہ نتیجہ دیں دو موجبہ (کلیہ اور جزئیہ) سالبہ کلیہ کے ساتھ ملکر۔ اور تیسری ضرب وہ ہے جو مرکب ہو موجبہ کلیہ اور سالبہ جزئیہ سے جیسا کہ مصنف نے کہا اوالکلیۃ مع الجزئیۃ یعنی (نتیجہ دے) موجبہ کلیہ سالبہ جزئیہ کے ساتھ مل کر۔

﴿تشریح﴾ واما النتیجة الخ :۔ یہاں سے وہ ضروب بیان کرتے ہیں جن کا نتیجہ سالبہ جزئیہ آتا ہے۔ پہلی ضرب یہ ہے کہ صغری موجبہ کلیہ ہو اور کبری سالبہ کلیہ ہو جیسے ہر انسان حیوان ہے اور کوئی انسان فرس نہیں نتیجہ ہے بعض حیوان فرس نہیں۔ دوسری ضرب یہ ہے کہ صغری موجبہ جزئیہ ہو اور کبری سالبہ کلیہ ہو جیسے بعض حیوان انسان ہیں اور کوئی حیوان پتھر نہیں، نتیجہ ہے بعض حیوان پتھر نہیں۔ مصنف نے ان دو ضربوں کی طرف اشارہ اپنے قول ومع السالبۃ الکلیہ سے کیا۔ یعنی تا کہ دو موجبہ (کلیہ اور جزئیہ) سالبہ کلیہ کے ساتھ مل کر سالبہ جزئیہ کا نتیجہ دیں۔ تیسری ضرب یہ ہے صغری موجبہ کلیہ ہو اور کبری سالبہ جزئیہ ہو جیسے ہر انسان حیوان ہے اور بعض انسان فرس نہیں نتیجہ ہے بعض حیوان فرس نہیں۔ مصنف نے اپنے قول والکلیۃ مع الجزئیۃ سے اسی ضرب کی طرف اشارہ کیا۔ یعنی تا کہ موجبہ کلیہ اور سالبہ جزئیہ دونوں مل کر سالبہ جزئیہ کا نتیجہ دیں۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

قوله بالخُلفِ یعنی بیانُ انتاجِ هذه الضروبِ لهذه النتائجِ اِمَّا بِالخلفِ وهو هٰهُنا انْ یُوخَذَنقیضُ النتیجةِ ویُجعَلَ لِکُلیتِه کبرٰی وصغرٰی القیاسِ لِایجابِه صغرٰی لِیُنتِجَ من الشکلِ الاولِ مایُنافِی الکبرٰی وهذایَجرِیُ فی الضروبِ کلِّها واِمَّابِعکسِ الصغرٰی لِیَرْجِعَ الی الشکلِ الاولِ وذالِکَ بحیثُ یَکونُ الکبرٰی کلیةً کمافی الضربِ الاولِ والثانِی والرابِعِ والخَامِسِ واِمَّا بِعکسِ الکبرٰی لِیصیرَ شکلًا رابعًا ثم عکسِ الترتیبِ لِیَرْتَدَّ شکلا اولا ویُنتِجُ نتیجةً ثم یُعکَسُ هذه النتیجةُ فانَّه المطلوبُ وذالِکَ حیثُ یکونُ الکبری موجِبَةً لِیَصلَحَ عکسُه صغرٰی الشکلِ الاولِ ویکونُ الصغرٰی کُلیةً لِیَصلَحَ کبرٰی له کمافی الضرب الاولِ والثالِثِ لاغیرَ

ترجمہ :۔مصنف کا قول بالخلف ،یعنی ان ضروب کا ان نتائج کے لیے انتاج یا تو دلیل خلف کی وجہ سے ہے اور وہ یہاں پر یہ ہے کہ نتیجہ کی نقیض نکالی جائے اور اس کو اس کے کلیہ ہونے کی وجہ سے کبری بنایا جائے اور قیاس کے صغری کو اس کے ایجاب کی وجہ سے صغری بنایا جائے تا کہ وہ نتیجہ دے شکل اول سے وہ نتیجہ جو کبری کے منافی ہو۔اور یہ تمام ضروب میں جاری ہوتی ہے اور یا صغری کے عکس کیساتھ تا کہ وہ شکل اول کی طرف لوٹے اور وہاں ہوگی جہاں کبری کلیہ ہو جیسے کہ ضرب اول، ثانی، رابع اور خامس میں، اور یا کبری کے عکس کے ساتھ تا کہ وہ شکل رابع بن جائے پھر ترتیب کے عکس کے ساتھ تا کہ وہ شکل اول کی طرف لوٹے اور ایک نتیجہ دے، پھر اس نتیجہ کا عکس نکالا جائے پس تحقیق وہی مطلوب ہوگا اور یہ وہاں ہوگا جہاں کبری موجبہ ہو تا کہ اس کا عکس شکل اول کا صغری ہونے کی صلاحیت رکھے اور صغری کلیہ ہو تا کہ وہ اس کا کبری ہونے کی صلاحیت رکھے جیسا کہ ضرب اول اور ثالث میں نہ کہ ان کے علاوہ میں۔

﴿تشریح﴾ یعنی الخ :۔یہاں سے شکل ثالث کے ضروب کے منتج ہونے کی دلیلیں ذکر کرتے ہیں، پہلی دلیل دلیل خلف ہے ،دلیل خلف کا مطلب یہاں پر یہ ہے کہ نتیجہ کی نقیض نکالی جائے اور اس کو کبری بنایا جائے اس لیے کہ وہ کلیہ ہوگی ،اور صغری کو صغری ہی رہنے دیا جائے اس لیے کہ وہ موجبہ ہوگا، یہ شکل اول بن جائیگی ، جو نتیجہ حاصل ہوگا وہ کبری کے منافی ہوگا۔مثلا ہر انسان حیوان ہے ہر انسان ناطق ہے۔اسکا نتیجہ ہے بعض حیوان ناطق ہیں۔اس نتیجہ کی نقیض ہے کوئی حیوان ناطق نہیں، اس کو کبری بنائیں اور صغری کو صغری ہی رہنے دیں اور کہیں ہر انسان حیوان ہے کوئی حیوان ناطق نہیں، نتیجہ کوئی انسان ناطق نہیں، یہ کبری کے منافی ہے اس لیے کہ کبری یہ تھا ہر انسان ناطق ہے۔معلوم ہوا کہ نتیجہ کی نقیض باطل ہے۔لہذا نتیجہ حق ہوگا۔

وھذاالخ :۔ یہ ایک فائدہ بیان کیا کہ یہ دلیل خلف شکل ثالث کے تمام ضروب میں جاری ہوتی ہے، اس لیے کہ تمام ضروب میں نتیجہ جزئیہ ہوتا ہے اور جزئیہ کی نقیض کلیہ آتی ہے پس وہ شکل اول کا کبری بننے کی صلاحیت رکھے گی ،اور ان تمام

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ضروب میں صغری موجبہ ہوتا ہے جو کہ شکل اول کا صغری بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

واما بعکس الخ:۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ صغری کا عکس نکالا جائے، یہ شکل اول بن جائیگی اس سے جونتیجہ حاصل ہوگا وہ بعینہ وہی نتیجہ ہوگا جو شکل ثالث سے حاصل ہورہا ہے، مثلاً ہر انسان حیوان ہے ہر انسان ناطق ہے۔ نتیجہ بعض حیوان ناطق ہیں۔ اس میں صغری کا عکس نکالیں جو کہ یہ ہے بعض حیوان انسان ہیں۔ اب یہ شکل اول بن گئی کہ بعض حیوان انسان ہیں اور ہر انسان ناطق ہے نتیجہ ہے بعض حیوان ناطق ہیں، یہ بعینہ وہی نتیجہ ہے جو شکل ثالث سے حاصل ہوا۔

وذالک الخ:۔ ایک فائدہ بیان کیا کہ یہ دوسری دلیل ان ضروب میں جاری ہوگی جن میں کبری کلیہ ہوتا کہ وہ شکل اول کا کبری بننے کی صلاحیت رکھے، اور یہ بات ضرب اول، ثانی، رابع اور خامس میں پائی جاتی ہے۔ لہذا یہ دوسری دلیل بھی فقط ان ضروب میں جاری ہوگی۔

واما بعکس الخ:۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ کبری کا عکس نکالا جائے، اس سے شکل رابع بن جائیگی، پھر ترتیب کو الٹ دیا جائے یعنی کبری کے عکس کو صغری بنایا جائے اور صغری کو کبری بنایا جائے، یہ شکل اول بن جائے گی پھر جونتیجہ نکلے اس کا عکس نکالا جائے، وہ عکس بعینہ وہی نتیجہ ہوگا جو شکل ثالث سے حاصل ہورہا ہے، مثلاً ہر انسان حیوان ہے ہر انسان ناطق ہے نتیجہ ہے بعض حیوان ناطق ہیں۔ اس میں کبری کا عکس نکالیں جو کہ یہ ہے بعض ناطق انسان ہیں۔ اس کو صغری بنائیں اور صغری کو کبری بنائیں، اس طرح کہ بعض ناطق انسان ہیں ہر انسان حیوان ہے، نتیجہ ہے بعض ناطق حیوان ہیں۔ اس نتیجہ کا عکس نکالیں جو کہ یہ ہے بعض حیوان ناطق ہیں۔ یہ بعینہ وہی نتیجہ ہے جو شکل ثالث سے حاصل ہوا۔

وذالک الخ: ایک فائدہ بیان کیا کہ یہ تیسری دلیل ان ضروب میں جاری ہوگی جن میں دو باتیں پائی جائیں۔ (۱) کبری موجبہ ہو (۲) صغری کلیہ ہو۔ کبری کا موجبہ ہونا تو اس لیے کہ ضروری ہے کہ ہم اس کا عکس نکالیں گے اور اس کو شکل اول کا صغری بنائیں گے، اور اس کے لیے شرط یہ ہے کہ صغری موجبہ ہو۔ موجبہ کا عکس موجبہ آتا ہے اس لیے کبری کا موجبہ ہونا ضروری ہے۔ اور صغری کا کلیہ ہونا اس لیے ضروری ہے کہ ہم اس کو شکل اول کا کبری بنائیں گے اور اس کے لیے شرط یہ ہے کہ کبری کلیہ ہو۔ اور یہ دونوں باتیں صرف ضرب اول اور ضرب ثالث میں پائی جاتی ہیں۔ لہذا یہ تیسری دلیل صرف انہی دو ضربوں میں جاری ہوگی۔

متن: **وفی الرابِع ایجابُهما معَ کلیةِ الصغریٰ او اختلافُهما معَ کُلِّیةِ احدِهما**

اور شکل رابع میں (شرط) ہے ان دونوں کا موجبہ ہونا صغری کے کلیہ ہونے کے ساتھ یا ان کا مختلف ہونا ان میں سے ایک کے کلیہ ہونے کے ساتھ

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

قوله وفی الرابع ای یُشتَرَطُ فی اِنتاجِ الشکلِ الرابعِ بحسبِ الکمِّ والکیفِ احدُالامرینِ اِمَّا ایجابُ المقدمتَینِ معَ کلیةِ الصغرٰی واِمَّا اختلافُ المقدمتَینِ فی الکیفِ معَ کلیةِ احدِهما وذالِکَ لانَّه لو لااحدُهما لَزِمَ اِمَّا ان یکونَ المقدمتَانِ سالبتینِ اوموجبتَینِ معَ کونِ الصغرٰی جزئیةً اوجزئیتینِ مختلفتَینِ فی الکیفِ وعلَی التقادِیرِ الثلاثِ یحصُلُ الاختلافُ وهو دلیلُ العُقُمِ

ترجمه :. مصنف کا قول وفی الرابع ،یعنی مشروط ہے شکل رابع کے نتیجہ دینے میں کم اور کیف کے لحاظ سے، دوامروں میں سے کسی ایک کا ہونا یا دونوں مقدموں کا موجبہ ہونا صغری کے کلیہ ہونے کے ساتھ اور یا دونوں مقدموں کا مختلف ہونا کیف میں ان میں سے کسی ایک کے کلیہ ہونے کے ساتھ اور یہ اس لیے کہ اگر ان دونوں باتوں میں کوئی نہ ہوتو لازم آئیگا کہ دونوں مقدمے سالبہ ہوں یا دونوں موجبہ ہوں صغری کے جزئیہ ہونے کے ساتھ یا دونوں جزئیہ ہوں کیف میں مختلف ہوں اور تینوں صورتوں میں اختلاف حاصل ہوگا اور یہ بانجھ پن کی دلیل ہے۔

تشریح ای یشترط الخ : ۔متن کی وضاحت کرتے ہیں کہ شکل رابع کے نتیجہ دینے کی شرط یہ ہے کہ دو باتوں میں سے ایک بات پائی جائے ،(۱) دونوں مقدمے موجبہ ہوں اور صغری کلیہ ہو (۲) دونوں مقدموں میں سے کوئی ایک موجبہ ہو تو دوسرا سالبہ ہو اور کوئی ایک کلیہ ہو۔اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر ان دونوں باتوں میں سے کوئی نہ پائی جائے تو تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت لازم آئے گی (۱) دونوں مقدمے سالبہ ہوں (۲) دونوں موجبہ ہوں اور صغری جزئیہ ہو (۳) دونوں جزئیہ ہوں اور ایک موجبہ ہو ایک سالبہ ہو۔ اور ان تینوں صورتوں میں نتیجہ میں اختلاف حاصل ہوگا (کبھی تو نتیجہ صادق ایجاب ہو اور کبھی سلب) اور یہ اختلاف اس بات کی دلیل ہے کہ نتیجہ حاصل نہیں ہو رہا، پس معلوم ہوا کہ ان دونوں باتوں میں سے کسی ایک بات کا پایا جانا ضروری ہے۔

اَمَّا علَی الاوَّلِ فَلانَّ الحقَّ فی قولِنا لاشئَی من الحجرِ بانسان ولاشئَی من الناطِقِ بحجر هو الایجابُ ولوقُلنا لاشئَی من الفرسِ بحجر کان الحقُّ السلبَ واَمَّا علَی الثانی فَلِانَّا اذاقلنا بعضُ الحیوانِ انسانٌ وکلُّ ناطق حیوانٌ کانَ الحقُّ الایجابَ ولوقلنا کلُّ فرس حیوانٌ کانَ الحقُّ السلَبَ واَمَّا علَی الثالِثِ فلانَّ الحقَّ فی قولِنا بعضُ الحیوانِ انسانٌ وبعضُ الجسمِ لیسَ بحیوان هو الایجابُ ولوقُلنَا بعضُ الحَجَرِ لیس بحیوان کان الحقُّ السلَبَ

ترجمه :۔بہر حال پہلی صورت میں پس اس لیے کہ حق ہمارے قول کوئی پتھر انسان نہیں اور کوئی ناطق پتھر نہیں میں ایجاب ہے اور اگر ہم کہیں کہ کوئی فرس پتھر نہیں تو حق سلب ہوگا، اور بہر حال دوسری صورت میں پس اس لیے کہ جب ہم کہیں کہ بعض حیوان

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

انسان ہیں اور ہر ناطق حیوان ہے تو حق ایجاب ہوگا اور اگر ہم کہیں کہ ہر فرس حیوان ہے تو حق سلب ہوگا اور بہر حال تیسری صورت میں پس اس لیے کہ حق ہمارے قول بعض حیوان انسان ہیں اور بعض جسم حیوان نہیں، میں وہ ایجاب ہے اور اگر ہم کہیں کہ بعض پتھر حیوان نہیں تو حق سلب ہوگا۔

﴿تشریح﴾ **اما علی الاول الخ** :۔ یہاں سے پہلی صورت میں اختلاف فی النتیجہ کی دلیل ذکر کرتے ہیں کہ اگر دونوں سالبہ ہوں تو نتیجہ صادق کبھی موجبہ ہوگا اور کبھی سالبہ، موجبہ ہو جیسے کوئی پتھر انسان نہیں کوئی ناطق پتھر نہیں، اس کا نتیجہ ہوگا ہر انسان ناطق ہے، اور یہ موجبہ ہے۔ اور نتیجہ حق سالبہ ہو جیسے کوئی پتھر انسان نہیں کوئی فرس پتھر نہیں تو نتیجہ حق ہوگا کوئی انسان فرس نہیں اور یہ سالبہ ہے۔

و اما علی الثانی الخ:۔ یہاں سے دوسری صورت میں اختلاف فی النتیجہ کی دلیل ذکر کرتے ہیں کہ اگر دونوں موجبہ ہوں اور صغری جزئیہ ہو تو کبھی نتیجہ صادق ایجاب ہوگا اور کبھی سلب۔ ایجاب ہو جیسے بعض حیوان انسان ہیں اور ہر ناطق حیوان ہے، نتیجہ صادق بعض انسان ناطق ہیں اور یہ موجبہ ہے۔ اور نتیجہ حق سلب ہو جیسے بعض حیوان انسان ہیں اور ہر فرس حیوان ہے اس کا نتیجہ کوئی انسان فرس نہیں ہے اور یہ سالبہ ہے۔

و اما علی الثالث :۔ یہاں سے تیسری صورت میں اختلاف فی النتیجہ کی دلیل ذکر کرتے ہیں کہ اگر دونوں مقدمے جزئیہ ہوا اور ایک موجبہ ہوا اور ایک سالبہ ہو تو نتیجہ صادق کبھی ایجاب ہوگا اور کبھی سلب۔ ایجاب ہو جیسے بعض حیوان انسان ہیں اور بعض جسم حیوان نہیں، نتیجہ ہے بعض انسان جسم نہیں اور یہ موجبہ ہے۔ نتیجہ صادق سالبہ ہو جیسے بعض حیوان انسان ہیں اور بعض پتھر حیوان نہیں تو نتیجہ ہوگا بعض انسان پتھر نہیں اور یہ سالبہ ہے۔

ثم انَّ المصنفَ لم يَتَعَرَّضْ لِبيانِ شرائطِ الشكلِ الرابعِ بحسبِ الجهةِ لِقلةِ الاعتدادِ بهذ االشكلِ لِكمالِ بُعدِه عنِ الطبعِ ولَم يتَعَرَّضْ ايضا لِنتائِجِ الاختلاطاتِ الحاصِلَةِ من الموجَّهاتِ فى شئى من الاشكالِ الاربَعِ لِطولِ الكلامِ فيها وتفصيلُها موكولٌ الٰى مُطَوَّلاتِ هذاالفنّ

ترجمه :۔ پھر تحقیق مصنف نے نہیں چھیڑا شکل رابع کی شرائط کو جہت کے لحاظ سے بوجہ اس شکل کے کم معتبر ہونے کے بوجہ اس کے طبع سے بہت دور ہونے۔ اور نیز نہیں چھیڑا ان اختلاطات کے نتائج کو جو موجہات سے حاصل ہونے والے ہیں اشکال اربعہ میں سے کسی بھی شکل میں، بوجہ کلام کے اس میں طویل ہونے کے، اور ان کی تفصیل اس فن کی لمبی کتابوں کے سپرد کی گئی ہے۔

﴿تشریح﴾ **ثم ان الخ** :۔ ایک سوال کا جواب ہے کہ اس کی کیا وجہ کہ مصنف نے شکل اول، ثانی اور ثالث کی جہت کے لحاظ سے شرائط کو بیان کیا لیکن شکل رابع کی جہت کے لحاظ سے شرائط کو ذکر نہیں کیا؟ اس کا جواب دیا کہ شکل رابع طبیعت سے بہت دور

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ہے، اسی وجہ سے اس کا اعتبار بہت کم ہے، اسی وجہ سے مصنف نے جہت کے لحاظ سے اس کی شرائط کو نہیں ذکر کیا۔

ولم یتعرض الخ :۔ یہ ایک سوال کا جواب ہے کہ اس کی کیا وجہ کہ مصنف نے اشکال اربعہ میں سے کسی بھی شکل میں ان قیاسات کے نتائج کو ذکر نہیں کیا جو موجہات کے اختلاط سے حاصل ہوتے ہیں؟ اس کا جواب دیا کہ مصنف نے ان کو ذکر اس لیئے نہیں کیا کہ ان میں کلام بہت طویل ہے، ان کی تفصیل فن منطق کی بڑی کتابوں میں موجود ہے۔

متن: **لِيُنتِجَ الموجبةُ الكليةُ مع الاربعِ والجزئيةُ معَ السالبةِ الكليةِ والسالبتانِ معَ الموجبةِ الكليةِ وكليتِها معَ الموجبةِ الجزئيةِ جزئيةً موجبةً ان لم يكُن بِسلَبٍ والافسالبةٍ**
تا کہ نتیجہ دے موجبۃ کلیہ چاروں کے ساتھ اور جزئیہ سالبہ کلیہ کے ساتھ اور دو سالبے موجبہ کلیہ کے ساتھ اور سالبہ کلیہ موجبہ جزئیہ کے ساتھ جزئیہ موجبہ کا اگر سلب کے ساتھ نہ ہو ورنہ پس سالبہ کا

قوله لِينتِجَ الضروبُ المُنتِجَةُ فی هذاالشکلِ بحسبِ احدِ الشرطينِ السابقينِ ثمانيةً حاصلةً من ضمِّ الصغری الموجبةِ الكليةِ معَ الكبريَاتِ الاربَعِ والصغری الموجبةِ الجزئيةِ معَ الكبریٰ السالبةِ الكليةِ وضمِّ الصغريَينِ السالبتينِ الكليةِ والجزئيةِ مع الكبری الموجبةِ الكليةِ وضَمِّ كليتِها ای الصغری السالبةِ الكليةِ مع الكبری الموجبةِ الجزئيةِ .

ترجمہ :۔ مصنف کا قول لینتج، وہ ضروب جو اس شکل میں نتیجہ دینے والی ہیں دو شرطوں میں سے ایک کے مطابق جو گزر چکیں، آٹھ ہیں جو حاصل ہوتی ہیں صغری موجبہ کلیہ کو چار کبریات کے ساتھ ملا کر اور صغری موجبہ جزئیہ کو کبری سالبہ کلیہ کے ساتھ ملا کر اور دو سالبہ صغری کلیہ اور جزئیہ کو کبری موجبہ جزئیہ کے ساتھ ملا کر اور سالبہ کلیہ کو یعنی صغری سالبہ کلیہ کو کبری موجبہ جزئیہ کے ساتھ ملا کر۔

﴿تشریح﴾ الضروب الخ :۔ متن کی وضاحت کرتے ہیں کہ مذکورہ شرط کے مطابق شکل رابع کے نتیجہ دینے والی ضروب آٹھ ہیں۔ چار تو وہ ہیں جو صغری موجبہ کلیہ کو محصورات اربعہ کے ساتھ ملا کر حاصل ہوتی ہیں اور پانچویں ضرب وہ ہے جو صغری موجبہ جزئیہ کو کبری سالبہ کلیہ کے ساتھ ملا کر حاصل ہوتی ہے، اور چھٹی اور ساتویں وہ ضرب ہے جو صغری سالبہ کلیہ اور صغری سالبہ جزئیہ کو کبری موجبہ کلیہ کے ساتھ ملا کر حاصل ہوتی ہے اور آٹھویں ضرب وہ ہے جو صغری سالبہ کلیہ اور کبری موجبہ جزئیہ کو ملا کر حاصل ہوتی ہے۔

فالاوّلانِ من هذِه الضروبِ وهما المولَّفُ من موجبتينِ كليتينِ والمولَّفُ من موجبةٍ كليةٍ صغری وموجبةٍ جزئيةٍ كبری يُنتِجَانِ موجبةً جزئيةً والبواقِی المشتملةُ علی السلَبِ تُنتِجُ سالبةًجزئيةً فی

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

جمیعِها الافی ضربٍ واحدٍ وهو المرکبُ من صغری سالبةٍ کلیةٍ وکبری موجبةٍ کلیةٍ فانه یُنتِجُ سالبةً کلیةً وفی عبارةِالمصنفِ تسامُحٌ حیثُ تَوَهَّمَ انَّ ماسِوَی الاوَّلَینِ من هذه الضروبِ یُنتِجُ السلبَ الجزئیَّ ولیس کذالک کماعَرَفْتَ ولوقَدَّمَ لفظَ موجبةٍ علی جزئیةٍ لکانَ اولٰی

ترجمہ :۔پس پہلے دوضربیں جوکہ وہ ہیں جومرکب ہوں دوموجبہ کلیہ سےاوروہ ہےجومرکب ہوموجبہ کلیہ صغری اورموجبہ جزئیہ کبری سے،نتیجہ دیتی ہیں موجبہ جزئیہ کا۔اور باقی ضربیں جوسلب پرمشتمل ہیں وہ نتیجہ دیتی ہیں سالبہ جزئیہ کاان تمام میں مگرایک ضرب میں اوروہ وہ ہے جومرکب ہوصغری سالبہ کلیہ اورکبری موجبہ کلیہ سےاس لیے کہ وہ نتیجہ دیتی ہےسالبہ کلیہ کا،اورمصنف کی عبارت میں تسامح ہےاس طورپراس سے وہم ہواکہ پہلے دوضربوں کے ماسوانتیجہ دیتی ہیں سلب جزئی کا حالانکہ ایسانہیں ہے، جیساکہ تم نے جان لیااوراگرمصنف مقدم کرتے لفظ موجبہ کوجزئیہ پرتو بہتر ہوتا۔

﴿تشریح﴾ فالاولان الخ :۔یہاں سےان ضروب ثمانیہ کےنتائج کوذکرکرتے ہیں کہ پہلے دوضربوں یعنی صغری موجبہ کلیہ اورکبری موجبہ کلیہ اورصغری موجبہ کلیہ اورکبری موجبہ جزئیہ کانتیجہ موجبہ جزئیہ آتا ہے۔باقی چھ ضروب جوسلب پرمشتمل ہیں ان میں سے پانچ کانتیجہ سالبہ جزئیہ آتاہےاورایک ضرب کانتیجہ سالبہ کلیہ آتا ہے جوکہ یہ ہےصغری سالبہ کلیہ ہواورکبری موجبہ کلیہ ہو

وفی عبارۃ الخ :۔مصنف پراعتراض ذکرکرتے ہیں کہ مصنف کی عبارت میں تسامح ہے،وہ اس طرح کہ مصنف کی عبارت سے وہم ہوتا ہے کہ پہلی دوضربوں کوچھوڑکر باقی جو چھ ضربیں ہیں ان میں نتیجہ سالبہ جزئیہ آتا ہے،حالانکہ ایسی بات نہیں، چھ میں سے پانچ کانتیجہ توسالبہ جزئیہ آتا ہے، باقی ایک کا سالبہ کلیہ آتا ہے۔وہم اس طرح پیدا ہوا کہ مصنف کی عبارت میں ہےوالافسالبۃ۔اس میں سالبۃ کاعطف ہےموجبۃ پر،اورموجبۃ جزئیہ کی صفت ہے،تو عطف کےواسطے سےسالبہ بھی جزئیہ کی صفت ہوگا،توتقدیرعبارت ہوگی والجزئیۃ سالبۃ۔یعنی باقی سب چھ ضروب کانتیجہ سالبہ جزئیہ آتاہے۔اگرمصنف جزئیہ موجبۃ کے بجائےموجبۃ جزئیہ کہہ دیتے تو وہم نہ ہوتا،کیونکہ اس وقت سالبہ کاعطف موجبہ پرہوتا اورموجبہ جزئیہ کی صفت نہ ہوتا،تواسطرح سالبہ بھی جزئیہ کی صفت نہ ہوتا۔سالبہ عام ہوجاتا کلیہ کوبھی شامل ہوجاتا ہےاورجزئیہ کوبھی،کلیہ کوشامل ہونے کی وجہ سےوہ صورت داخل ہوجاتی جس میں نتیجہ سالبہ کلیہ آتاہےاورجزئیہ کوشامل ہونے کی وجہ سے وہ پانچ صورتوں داخل ہوجاتیں جن میں نتیجہ سالبہ جزئیہ آتاہے۔

والتفصیلُ ههنا اَنَّ ضروبَ هذاالشکلِ ثمانیةٌ الاولُ من موجبتینِ کلیتینِ والثانِی من موجبةٍ کلیةٍصغری وموجبةٍ جزئیةٍ کبری یُنتِجَانِ موجبةً جزئیةً والثالِثُ من صغری سالبةٍ کلیةٍ وکبری موجبةٍ کلیةٍ لِیُنتِجَ سالبةً کلیةً والرابعُ عکسُ ذالک والخامسُ من صغری موجبةٍ جزئیةٍ وکبری سالبةٍ کلیةٍ والسادسُ من

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

سالبةٍ جزئيةٍ صغرى وموجبةٍ كليةٍ كبرى والسابعُ من موجبةٍ كليةٍ صغرى وسالبةٍ جزئيةٍ كبرى والثامنُ من سالبةٍ كليةٍ صغرى وموجبةٍ جزئيةٍ كبرى وهذه الضروبُ الخمسةُ الباقيةُ تُنتجُ سالبةً جزئيةً فاحفَظْ هذاالتفصيلَ فانه نافِعٌ فيما سَيَجِئُ

ترجمہ :۔اور یہاں تفصیل یہ ہے کہ اس شکل کی ضروب آٹھ ہیں، پہلی وہ ہے جو مرجب ہو دو موجبہ کلیہ سے اور دوسری وہ ہے جو مرکب ہو موجبہ کلیہ صغری اور موجبہ جزئیہ کبری سے، یہ دونوں نتیجہ دیتی ہیں موجبہ جزئیہ کا، اور تیسری وہ ہے جو مرکب ہو صغری سالبہ کلیہ سے اور کبری موجبہ کلیہ سے تاکہ وہ نتیجہ دے سالبہ کلیہ کا، اور چوتھی اس کا عکس ہے اور پانچویں وہ ہے جو مرکب ہو صغری موجبہ جزئیہ سے اور کبری سالبہ کلیہ سے اور چھٹی وہ ہے جو مرکب ہو سالبہ جزئیہ صغری سے اور کبری موجبہ کلیہ سے اور ساتویں وہ ہے جو مرکب ہو صغری موجبہ کلیہ سے اور کبری سالبہ جزئیہ سے اور آٹھویں وہ ہے جو مرکب ہو سالبہ کلیہ صغری اور موجبہ جزئیہ کبری سے، اور یہ پانچوں ضروب جو باقی ہیں نتیجہ دیتی ہیں سالبہ جزئیہ کا پس اس تفصیل کو یاد کرلے اس لیے یہ نفع دینے والی ہے آئندہ کی باتوں میں۔

﴿تشریح﴾ والتفصيل الخ : . یہاں سے ان آٹھ ضروب کی تفصیل بیان کرتے ہیں جو نتیجہ دینے والی ہیں۔(۱) صغری موجبہ کلیہ ہو اور کبری موجبہ کلیہ ہو اس کا نتیجہ موجبہ جزئیہ ہوتا ہے جیسے ہر ناطق انسان ہے اور ہر کاتب ناطق ہے۔ نتیجہ ہے بعض انسان کاتب ہیں۔(۲) صغری موجبہ کلیہ ہو اور کبری موجبہ جزئیہ ہو اس کا نتیجہ بھی موجبہ جزئیہ آتا ہے جیسے ہر انسان ناطق ہے اور بعض حیوان انسان ہیں نتیجہ ہے بعض ناطق حیوان ہیں۔(۳) صغری سالبہ کلیہ اور کبری موجبہ کلیہ ہو اس کا نتیجہ سالبہ کلیہ آتا ہے جیسے کوئی انسان پتھر نہیں اور ہر ناطق انسان ہے نتیجہ ہے کوئی پتھر ناطق نہیں۔(۴) تیسری ضرب کا عکس یعنی صغری موجبہ کلیہ ہو اور کبری سالبہ کلیہ ہو۔ اس کا نتیجہ اور باقی تمام چار ضروب کا نتیجہ سالبہ جزئیہ آتا ہے۔ جیسے ہر انسان ناطق ہے اور کوئی پتھر انسان نہیں نتیجہ ہے بعض ناطق پتھر نہیں۔(۵) صغری موجبہ جزئیہ اور کبری سالبہ کلیہ ہو جیسے بعض حیوان انسان ہیں اور کوئی جماد حیوان نہیں نتیجہ ہے بعض انسان جماد نہیں۔(۶) صغری سالبہ جزئیہ اور کبری موجبہ کلیہ ہو جیسے بعض حیوان انسان نہیں اور ہر فرس حیوان ہے نتیجہ ہے بعض انسان فرس نہیں (۷) صغری موجبہ کلیہ ہو اور کبری سالبہ جزئیہ ہو جیسے ہر انسان حیوان ہے اور بعض پتھر انسان نہیں نتیجہ ہے بعض حیوان پتھر نہیں۔(۸) صغری سالبہ کلیہ اور کبری موجبہ جزئیہ ہو جیسے کوئی فرس انسان نہیں اور بعض صاہل فرس ہیں نتیجہ ہے بعض انسان صاہل نہیں۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

متن :. بالخُلفِ اوبعكسِ الترتيبِ اوبِعَكسِ المقدمتينِ اوبالرَّدِ الى الثانِى بعكسِ الصغرى اوالثالِثِ بعكسِ الكبرىٰ

(تاکہ نتیجہ دیں) دلیل خلف کے ساتھ یا ترتیب پھر نتیجہ کے عکس کے ساتھ یا دونوں مقدموں کے عکس کے ساتھ یا شکل ثانی کی طرف لوٹانے کے ساتھ صغری کے عکس کے ذریعہ، یا شکل ثالث کی طرف لوٹانے کے ساتھ کبری کے عکس کے ذریعہ۔

قوله بالخلف وهو فى هذاالشكلِ انْ يوخَذَ نقيضُ النتيجةِ ويُضَمَّ الى احدَى المقدمتينِ لِيُنتِجَ ما يَنْعَكِسُ الى مايُنَافِى المقدمةَ الاخرىٰ وذالك الخُلْفُ يجرِى فى الضربِ الاولِ والثانِى والثالثِ والرابعِ والخامسِ دونَ البواقِى وقال المصنفُ فى شرحِ الشمسيةِ بجريانِ الخُلُفِ فى السادِسِ وهذاسهوٌ.

ترجمہ :۔مصنف کا قول بالخلف ،اور یہ اس شکل میں یہ ہے کہ نتیجہ کی نقیض لی جائے اور اس کو ایک مقدمے کے ساتھ ملایا جائے تا کہ نتیجہ دے وہ اس چیز کا جو منعکس ہوایسی چیز کی طرف جو دوسرے مقدمے کے منافی ہے۔اور یہ دلیل خلف جاری ہوتی ہے ضرب اول، ثانی، ثالث، رابع اور خامس میں نہ کہ باقیوں میں اور مصنف نے شرح شمسیہ میں کہا دلیل خلف میں ضرب سادس میں جاری ہونے کے بارے میں اور یہ سہو ہے۔

﴿تشریح﴾ **وھوفی ھذا الخ** : ۔شکل رابع کے ضروب ثمانیہ کے منتج ہونے کی دلیلیں ذکر کرتے ہیں پہلی دلیل دلیل خلف ہے۔دلیل خلف یہاں یہ ہے کہ نتیجہ کی نقیض نکالی جائے اور اس کو ایک مقدمے کے ساتھ ملایا جائے ، یہ شکل اول بن جائیگی اور اس سے جو نتیجہ حاصل ہوگا اس کا عکس نکالا جائے ، وہ عکس دوسرے مقدمے کے منافی ہوگا۔مثلا ہر ناطق انسان ہے اور ہر کاتب ناطق ہے۔اس کا نتیجہ ہے بعض انسان کاتب ہیں۔اس نتیجہ کی نقیض نکالیں جو کہ یہ ہے کوئی انسان کاتب نہیں،اس کو کبری بنائیں اور صغری کو صغری رہنے دیں یہ شکل اول بن جائے گی اس طرح کہ ہر ناطق انسان ہے اور کوئی انسان کاتب نہیں ، نتیجہ ہے کہ کوئی ناطق کاتب نہیں ،اس کا عکس ہے کوئی کاتب ناطق نہیں ، یہ عکس کبری کے منافی ہے کیونکہ کبری یہ تھا ہر کاتب ناطق ہے۔کبری مفروض الصدق ہے لہذا یہ عکس باطل ہے ،اور یہ عکس نتیجہ کی نقیض کی وجہ سے لازم آیا اور مستلزم باطل باطل ہوتا ہے لہذا نقیض نتیجہ باطل ہے پس نتیجہ حق ہوگا۔

وذالک الخلف الخ : ۔یہ فائدہ بیان کیا کہ یہ دلیل خلف ضرب اول، ثانی، ثالث، رابع اور خامس میں جاری ہوگی باقیوں میں جاری نہ ہوگی ۔مصنف نے شرح شمسیہ میں کہا کہ ضرب سادس میں بھی یہ دلیل خلف جاری ہوتی ہے شارح کہتے ہیں یہ سہو ہے۔ضرب سادس میں یہ دلیل جاری نہیں ہوتی۔

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

قوله اوبعكسِ الترتيبِ وذالِكَ انما يَجرِى حيثُ يكونُ الكبرٰى موجبةً والصغرى كليةً والنتيجةُ معَ ذالك قابلةً لِلانعكاسِ كمافى الاولِ والثانِى والثالِث والثامِن ايضاًان انعَكَسَتِ السالبةُ الجزئيةُ كمااذاكانت احدَى الخاصتينِ دونَ البواقِى

ترجمہ: ۔مصنف کا قول اوبعکس الترتیب، اور یہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ جاری ہوتا ہے جہاں کبری موجبہ ہواور صغری کلیہ ہواور نتیجہ اس کے ساتھ انعکاس کے قابل ہو جیسے کہ ضرب اول، ثانی، ثالث میں، اور ضرب ثامن میں بھی اگر سالبہ جزئیہ کا عکس آئے جیسا کہ جب وہ نتیجہ خاصتین میں سے ایک ہو نہ کہ باقیوں میں۔

﴿تشریح﴾ قوله اوبعكس الترتيب : ۔مصنف کی عبارت کا حاصل یہ ہے کہ دوسری دلیل یہ ہے کہ ترتیب کو الٹ دیا جائے یعنی صغری کو کبری اور کبری کو صغری بنایا جائے یہ شکل اول بن جائے گی، پھر جو نتیجہ نکلے گا اس کا عکس نکالا جائے، یہ عکس بعینہ وہی نتیجہ ہوگا جو شکل رابع سے حاصل ہو رہا ہے، مثلا ہر ناطق انسان ہے اور ہر کاتب ناطق ہے۔اس کا نتیجہ ہے بعض انسان کاتب ہیں ۔اب ترتیب کو الٹ دیں اور کہیں ہر کاتب ناطق ہے اور ہر ناطق انسان ہے یہ شکل اول ہے اس کا نتیجہ ہے بعض کاتب انسان ہیں ۔اس کا عکس نکالیں تو یہ ہوگا بعض انسان کاتب ہیں یہ بعینہ وہی نتیجہ ہے جو شکل رابع سے حاصل ہو رہا تھا۔

وذالک الــخ :۔ یہ فائدہ بیان کیا کہ یہ دوسری دلیل ان ضروب میں جاری ہوگی جہاں تین باتیں پائی جائیں (۱) کبری موجبہ ہو کیونکہ ہم نے اس کو شکل اول کا صغری بنانا ہے جس کی شرط یہ ہے کہ صغری موجبہ ہو۔(۲) صغری کلیہ ہو کیونکہ ہم نے اس کو شکل اول کا کبری بنانا ہے جس کی شرط یہ ہے کہ وہ کلیہ ہو (۳) نتیجہ کا عکس ہو کیونکہ ہم نے نتیجہ کا عکس نکالنا ہے۔ اور یہ تینوں باتیں ضرب اول، ثانی اور ثالث میں پائی جاتی ہیں۔اور ضرب ثامن کا نتیجہ سالبہ جزئیہ آتا ہے، تو اگر سالبہ جزئیہ کا عکس آجائے مثلا وہ نتیجہ عرفیہ خاصہ سالبہ جزئیہ ہو یا مشروطہ خاصہ سالبہ جزئیہ ہو، ان کا عکس آتا سالبہ جزئیہ آتا ہے تو یہ دلیل ضرب ثامن میں بھی جاری ہوگی۔ان کے علاوہ باقیوں میں جاری نہ ہوگی۔

قوله اوبعكسِ المقدمتينِ فيَرجِعُ الى الشكلِ الاولِ ولايَجرِىُ الاحيثُ يكونُ الصغرٰى موجبةً والكبرى سالبةً كليةً لِتنعَكِسَ الى الكليةِ كمافى الرابِعِ والخامِسِ لاغيرَ

ترجمہ: ۔مصنف کا قول اوبعکس المقدمتین، پس یہ راجع ہو جائے گی شکل اول کی طرف، اور یہ جاری نہیں ہوتی مگر وہاں جہاں صغری موجبہ ہو، اور کبری سالبہ کلیہ ہو تا کہ اس کا عکس کلیہ آئے جیسا کہ ضرب رابع اور خامس میں نہ ان کے علاوہ میں۔

﴿تشریح﴾ اوبعكس الخ : ۔یہاں سے تیسری دلیل ذکر کرتے ہیں کہ صغری اور کبری دونوں کا عکس نکالا جائے، یہ شکل اول بن جائے گی، اس سے جو نتیجہ حاصل ہوگا وہ بعینہ وہی ہوگا جو شکل رابع سے حاصل ہو رہا ہے، مثلا ضرب رابع کی مثال ہر انسان

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

ناطق ہے اور کوئی پتھر انسان نہیں ۔اس کا نتیجہ ہے بعض ناطق پتھر نہیں ۔اس میں صغری کا عکس نکالیں جو کہ یہ ہے بعض ناطق انسان ہیں ،اور کبری کا عکس ہے کوئی انسان پتھر نہیں یہ شکل اول بن گئی کہ بعض ناطق انسان ہیں اور کوئی انسان پتھر نہیں ،نتیجہ ہے بعض ناطق پتھر نہیں ۔یہ بعینہ وہی نتیجہ ہے جو شکل رابع سے حاصل ہو رہا تھا۔

ولایجری الخ : ۔ایک فائدہ بیان کرتے ہیں کہ یہ دلیل ان ضروب میں جاری ہوتی ہے جن میں دو باتیں پائی جائیں (۱) صغری موجبہ ہو اس لیے کہ ہم نے اس کا عکس نکالنا ہے اور اس کو شکل اول کا صغری بنانا ہے ،جس کی شرط ایجاب کبری ہے ،موجبہ کا عکس موجبہ آتا ہے لہذا وہ شکل اول کا صغری بنانے کی صلاحیت رکھے گا۔(۲) کبری سالبہ کلیہ ہو ،اس لیے کہ ہم نے اس کا عکس نکال کے اس کو شکل اول کا کبری بنانا ہے ،جس کی شرط کلیت کبری ہے ،اور سالبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ آتا ہے لہذا وہ شکل اول کا کبری بننے کی صلاحیت رکھے گا۔اور یہ دونوں باتیں صرف ضرب رابع اور خامس میں پائی جاتی ہیں لہذا یہ دلیل صرف ضرب رابع اور خامس میں جاری ہوگی ۔

قولہ اوبالرَّدِ الی الثانِی ولایجرِی الاحیثُ یکونُ المقدمتَانِ مختلفتینِ فی الکیفِ والکبری کلیةً والصغری قابلةً للانعکاسِ کمافی الثالِثِ والرابِعِ والخامِسِ والسادسِ ایضًا ان انعَکَسَتِ السالبةُ الجزئیةُ لاغیرَ

ترجمہ :۔مصنف کا قول اوبالرد ،اور یہ دلیل جاری نہ ہوگی مگر وہاں جہاں دونوں مقدمے کیف میں مختلف ہوں اور کبری کلیہ ہو اور صغری قابل عکس ہو جیسا کہ ضرب ثالث ،رابع ،خامس میں اور ضرب سادس میں بھی اگر سالبہ جزئیہ کا عکس آئے ،نہ ان کے علاوہ میں ۔

﴿تشریح﴾ اوبالرد الخ : ۔یہاں سے چوتھی دلیل ذکر کرتے ہیں کہ صغری کا عکس نکالا جائے یہ شکل ثانی بن جائیگی ،اس سے جو نتیجہ نکلے گا وہ بعینہ وہی نتیجہ ہوگا جو شکل رابع سے حاصل ہو رہا ہے ۔جیسے ضرب ثالث کی مثال ہے کوئی انسان پتھر نہیں اور ہر ناطق انسان ہے ۔اس کا نتیجہ ہے کوئی پتھر ناطق نہیں ۔اس میں صغری کا عکس نکالیں جو کہ یہ ہے کوئی پتھر انسان نہیں ۔اب یہ شکل ثانی بن گئی کہ کوئی پتھر انسان نہیں اور ہر ناطق انسان ہے نتیجہ ہے کوئی پتھر ناطق نہیں ،یہ بعینہ وہی نتیجہ ہے جو شکل رابع کی ضرب ثالث سے حاصل ہو رہا تھا۔

ولایجری الخ : ۔ایک فائدہ بیان کیا کہ یہ دلیل ان ضروب میں جاری ہوگی جہاں تین باتیں پائی جائیں (۱) صغری اور کبری میں ایک موجبہ ہو دوسرا سالبہ ہو ۔(۲) کبری کلیہ ہو ۔ان دونوں باتوں کی وجہ یہ ہے شکل ثانی کے لیے شرط یہ ہے مقدمتین کیف میں مختلف ہوں اور کبری کلیہ ہو ۔(۳) صغری کا عکس آتا ہو اس لیے کہ ہم نے صغری کا عکس نکالنا ہے ۔اور یہ تینوں

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

باتیں ضرب ثالث، رابع اور خامس میں پائی جاتی ہیں لہذا یہ دلیل انہی ضروب میں جاری ہوگی۔اور ضرب سادس کا صغری سالبہ جزئیہ آتا ہے، تو اگر سالبہ جزئیہ کا عکس آتا ہو مثلا وہ سالبہ جزئیہ عرفیہ خاصہ یا مشروطہ خاصہ ہو تو یہ دلیل ضرب سادس میں بھی جاری ہوگی۔

قوله اوبعكسِ الكبرى ولايجرِى الاحيثُ يكون الصغرى موجبةً والكبرى قابلةً للانعكاسِ ويكونُ الصغرى اوعكسُ الكبرى كليةً وهذاالاخيرُ لازمٌ للاولينِ فى هذاالشكلِ فتدَبَّرُ وذالِكَ كمافى الاولِ والثانِى والرابعِ والخامسِ والسابعِ ايضا ان انعَكَسَ السلبُ الجزئىُّ دونَ البواقِى

ترجمہ :۔مصنف کا قول اوبعکس الکبری،اور یہ دلیل جاری نہ ہوگی مگر وہاں جہاں صغری موجبہ ہو،اور کبری قابل عکس ہو اور صغری یا کبری کا عکس کلیہ ہو اور یہ آخری دلیل اس شکل کی پہلی دو ضربوں میں لازم ہے پس غور کرلے۔ اور یہ جیسا کہ ضرب اول ،ثانی، رابع اور خامس میں ہے اور ضرب سابع میں جاری ہوسکتی ہے اگر سلب جزئی کا عکس آئے نہ کہ باقیوں میں ۔

﴿تشریح﴾ **اوبعكس الكبرى** :۔یہاں سے پانچویں دلیل ذکر کرتے ہیں کہ کبری کا عکس نکالا جائے یہ شکل ثالث بن جائے گی اس سے جو نتیجہ نکلے گا وہ بعینہ وہی ہوگا جو شکل رابع سے حاصل ہو رہا ہے۔مثلا ضرب اول کی مثال ہے ہر ناطق انسان ہے اور ہر کاتب ناطق ہے نتیجہ ہے بعض انسان کاتب ہیں۔اس میں کبری کا عکس نکالیں جو کہ یہ ہے بعض ناطق کاتب ہیں، یہ شکل ثالث بن گئی کہ ہر ناطق انسان ہے اور بعض ناطق کاتب ہیں۔نتیجہ ہے بعض انسان کاتب ہیں، یہ وہی نتیجہ ہے جو شکل رابع کی ضرب اول سے حاصل ہو رہا تھا۔

ولايجرى الخ:۔یہ ایک فائدہ بیان کیا کہ یہ دلیل ان ضروب میں جاری ہوگی جہاں تین باتیں پائی جائیں (۱) صغری موجبہ ہو اس لیے کہ شکل ثالث کے لیے ایجاب صغری شرط ہے (۲) کبری کا عکس آتا ہو اس لیے کہ ہم نے کبری کا عکس نکالنا ہے (۳) صغری کلیہ ہو یا کبری کا عکس کلیہ ہو۔اس لیے کہ شکل ثالث کے لیے مقدمتین میں ایک کا کلیہ ہونا ضروری ہے۔اور یہ تینوں باتیں ضرب اول، ثانی، رابع، خامس میں پائی جاتی ہیں لہذا یہ دلیل انہی ضروب میں جاری ہوگی، اور ضرب سابع کا کبری سالبہ جزئیہ آتا ہے پس اگر سالبہ جزئیہ کا عکس آتا ہو مثلا وہ سالبہ جزئیہ عرفیہ خاصہ یا مشروطہ خاصہ ہو تو اس وقت یہ دلیل ضرب سابع میں بھی جاری ہوگی۔

وہذاالاخیر الخ:۔ایک فائدہ بیان کیا کہ یہ دلیل خامس ضرب اول اور ثانی میں لازمی طور پر جاری ہوتی ہے اس لیے کہ ان دونوں کا کبری موجبہ ہوتا ہے اور موجبہ کا عکس ہمیشہ آتا ہے، یہ دلیل باقی دو ضربوں (رابع اور خامس) میں کبھی جاری ہوتی ہے اور کبھی نہیں، اس لیے کہ ان کا کبری سالبہ کلیہ ہوتا ہے اور ہوسکتا ہے یہ سالبہ کلیہ ان سوالب تسعہ میں سے ہو جن کا عکس نہیں

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com

آتا، اگر ایسا ہوتو ان میں یہ دلیل جاری نہ ہوگی اگر ایسا نہ ہو(یعنی یہ ان سوالب تسعہ میں سے نہ ہو جن کے سوالب کا عکس نہیں آتا) تو یہ دلیل ان دو میں بھی جاری ہوگی۔

تمت بالخیر

اللہم تقبل مناصالح الاعمال من القول والعمل والفعل والنیۃ

محمد سلیمان

استاذ جامعہ خیرالمدارس ملتان

Cell # 03336845839

Willing to read it using your Smart Phone or Tablet? Contact us at

hearthackerpk@gmail.com

PDF created with pdfFactory trial version www.pdffactory.com